

شَفَاءُ الْعَلِيلِ  
ترجمہ  
الْقَوْلُ الْحَمِيلُ

تصنيف

لِلْعَالِمِ رَبَّانِي حَضْرَتِ شَاهِ وَلي اللّٰهِ  
مُحَدِّثِ دِلْهَوِي رَح

مکتبہ اہل سنت  
کراچی

سَعَادَاتِ مَدِينِي \* اَدِيَتِ مَنَزِلِ  
يَا كُنْتَ اِجْرَا كِرَا حِي



مَا تَشَاءُ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

شفاء العليل

ترجمہ

القول الجمیل

مصنف

عالم ربانی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

باہتمام حاجی محمد ذکی عفی عنہ نیریہ عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفرلہ

سبع ایچ ایم  
سید کینی

ادب منسزل، پاکستان چوک - کراچی



مطبعہ

ایجوکیشنل پریس - کراچی

---

---

تاریخِ طبع

مارچ ۱۹۶۸ء

اشاعت دوم

مئی ۱۹۷۲ء

---

---



مشرقی پاکستان آفس

قرآن منزل

بابو بازار — ڈھاکہ



# فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۳۸	اشراک باخدا۔	۷	دیباچہ مترجم
۳۹	تصدیق کاہن وغیرہ	۱۰	مقدمہ مصنف
۳۹	پیغمبروں اور فرشتوں کو برا کہنا		پہلی فصل
۴۰	ترک نماز وغیرہ		بیعت کے مسنون ہونیکا بیان
۴۰	قتل ناحق	۱۳	
۴۱	تحقیق و تفصیل کبائر		دوسری فصل
۴۳	تفصیل شعب ایمانیہ		بیعت کی سنیت، غایت، منفعت اور
	چوتھی فصل	۱۸	شرائط کا بیان
	مشائخ جیلانیہ (قادریہ) کے	۱۹	حکمت بیعت
۴۷	اشغال کا بیان	۲۸	اقسام بیعت صوفیہ
۵۰	طریقہ ذکر نفی و اثبات	۲۹	حکمت تکرار بیعت
۵۲	بیان ذکر خنی دورہ قادریہ		تیسری فصل
۵۲	طریقہ پاس انفاس		مرید کی تربیت اور تعلیم کا بیان
۵۵	طریقہ مراقبہ	۳۵	تفصیل گناہ کبیرہ۔
۵۵	مراقبہ حضور حق تبارک و تعالیٰ	۳۸	



صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۷۸	طریقہ اثبات مجرد	۵۶	طریق معیت
۷۹	حقیقت مراقبہ بوجہ ثنوں	۵۶	اقسام مراقبہ قرآنیہ
۷۹	طریقہ مراقبہ بسیط	۵۷	مراقبہ فنا
۸۲	کلمات نقشبندیہ	۵۹	برائے کشف دقائق آئندہ
۸۵	ہوش دردم	۶۰	طریقہ کشف ارواح
۸۶	نظر بر قدم	۶۱	برائی حصول امور مشکلہ
۸۷	سفر در وطن	۶۱	برائی انشراح خاطر و دفع بلاہا
۸۸	خلوت در انجمن	۶۱	برائے شفاے مریض وغیرہ
۸۹	یاد کرد		
۹۰	بازگشت		
۹۱	نگاہ داشت	۶۳	پانچویں فصل مشائخ چشتیہ کے اشغال کا بیان
۹۱	یادداشت	۶۶	ذکر حلی و حنی
۹۲	وقوف زمانی	۶۷	پاس انفاس
۹۲	وقوف عددی	۶۸	شیخ کے ساتھ ربط قلب
۹۲	وقوف قلبی	۶۹	مراقبہ چشتیہ
۹۲	تصرفات نقشبندیہ	۷۰	شرائط چلہ نشینی
۹۳	طریقہ تاثیر طالب یعنی توجہ دارن	۷۲	کشف قبور و استفاضہ بدان
۹۵	حقیقت ہمت	۷۲	صلوۃ المعکوس
۹۵	سلب مرض	۷۲	صلوۃ کن فیکون
۹۶	طریقہ توبہ بخشی		چھٹی فصل
۹۶	طریقہ تصرف قلوب		مشائخ نقشبندیہ کے اشغال کا
۹۷	طریقہ اطلاع نسبت اہل اللہ	۷۵	بیان



صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۱۲۲	آیاتِ شفا برائے مریض	۹۷	طریقہ اشرف خواطر
	سی و سہ آیت برائے دفع ازسحر و محافظت	۹۷	طریقہ کشف و قلع آئندہ
۱۲۳	از زردان و درندگان	۹۸	طریقہ دفع بلا۔
۱۲۷	برائے حفظِ چچک	۹۹	اشغالِ طریقہ مجددیہ
۱۲۷	برائے حاجتِ روائی		
۱۲۸	نماز برائے قضاے حاجت		
✓ ۱۳۱	عملِ آسیب زدہ برائے دفع جن ازخانہ		ساتویں فصل
۱۳۲	برائے دفع جن ازخانہ	۱۰۳	حقیقت نسبت اور اسکی تحصیل
✓ ۱۳۲	با نچھ پن دور کرنے کیلئے۔	۱۱۳	کابیان
۱۳۵	برائے زنی کہ فرزندش نہ زید		فراستِ صادقہ
۱۳۵	ایضاً برائے فرزند زینہ		
	اعمال برائے چشم زخم ساحرہ کہ در سہدی		آٹھویں فصل
۱۳۵	ڈائن و ٹمھیا گویند۔	۱۱۶	خاندانِ ولی اللہی کے اعمالِ مجربہ
۱۳۷	برائے چشم زخم	۱۱۶	کابیان
۱۳۹	ایضاً برائے چشم زخم	۱۱۷	برائے کشائشِ ظاہری و باطنی
۱۳۹	برائے مسح و مریض مایوس العلاج	۱۱۸	برائے درد دندان و درد سر و درو دریا
۱۳۹	برائے گم شدہ	۱۱۸	برائے دفع حاجت و رد غائب و شفائے مریض
۱۴۰	برائے شناختنِ دزد	۱۱۹	برائے گزیدنِ سگِ دیوانہ
۱۴۱	برائے بردہ گزینختہ	۱۱۹	برائے دفع فاقہ
۱۴۲	برائے انجامِ حاجت	۱۲۰	بیدار شدن از شب
۱۴۲	طریقہ استخارہ	۱۲۱	عملِ حفظِ اطفال
۱۴۲	افسوس نہائے تپ	۱۲۲	برائے امان از ہر آفت
			برائے خوفِ حاکم



صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
		۱۴۴	برائے خنازیر
	دسویں فصل	۱۴۵	برائے سُرخ بادہ
۱۶۳	آدابِ ذکر اور وعظ گوئی کا بیان	۱۴۵	برائے ضعفِ بصر
		۱۴۵	برائے صرع
	گیارہویں فصل		لوہیہ فصل
۱۷۳	سلسلہ طریقت حضرت مصنف کا بیان		
۱۷۹	سند سلسلہ قادریہ	۱۴۷	آداب و شرائط عالم ربانی کا بیان



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## بیاض مترجم

تَحْمَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى سَيِّدِ الْأَوْلِيَاءِ وَالْآخِرِينَ  
عَلَى آيِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَوْلِيَاءِ أُمَّتِهِ أَجْمَعِينَ۔

آما بعد۔ عاجز بندہ گناہوں سے شرمندہ خرم علی عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین میں  
سرف کرنا ہے کہ بعض مخلص احباب نے فرمائش کی کہ کتاب مستطاب قول بحمیل فی بیان سوا  
لسبیل تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی  
رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو میں کرے تا زمانہ اخیر میں کہ روز بروز جہل کی ترقی ہے اہل دین حقیقت  
مال سے مطلع ہوں اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے آگاہ ہو کر افراط و تفریط سے  
بچیں نہ مطلقاً بیعت کا انکار کریں نہ ہر نااہل سے بیعت کر لیں ہر چند مترجم بسبب کور باطنی اس  
کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذاکرین حق اور اولیائے طریقت کے اشغال میں ہے لیاقت نہیں  
کھتا لیکن بجزوائے اس حدیث صحیح کے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم میں  
آیت ہے کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں پھر جب ذاکرین کو پاتے ہیں تو ان کو اپنے پردوں  
سے اول آسمان تک چھپا لیتے ہیں پھر جب حق تعالیٰ فرشتوں کو شاہد کر کے فرماتا ہے کہ میں نے ان کو

یہ مختصر حدیث دروازہ کا اس کے گے بوں ہے کہ جب فرشتے جناب باری تعالیٰ میں جاتے ہیں تو پوچھتا ہے ان سے پردہ کا عالم  
ملائکہ وہ بہت جانتا ہے ان سے کیا کہتے ہیں بندے میرے ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ ساتھ پاک اور بڑائی کے یاد کرتے ہیں  
جو اور تعریف کرتے ہیں تیری سبحان اللہ اللہ اکبر اللہ محمد کہتے ہیں اور تجید کرتے ہیں تیری یعنی لا حول پڑھتے ہیں پس فرماتا ہے  
اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہے انھوں نے مجھ کو عرض کرتے ہیں فرشتے کہ قسم ہے خدا کی نہیں دیکھا انھوں نے تجھ کو پس فرماتا ہے  
اللہ تعالیٰ کیا حال ہو اگر دیکھیں وہ مجھ کو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ تجھ کو ہوویں وہ بہت کرنیوالے عبادت تیری اور بہت  
یان کریں بزرگی تیری اور بہت کریں تسبیح تیری پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا مانگتے ہیں مجھ سے کہتے ہیں فرشتے کہ مانگتے ہیں تجھے  
بشت فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا دیکھی ہے انھوں نے بہشت عرض کرتے ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی اے رب ہمارے نہیں کبھی  
(باقی صفحہ ۸ پر)



بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہے کہ ان میں تو فلانا بندہ گنہگار بھی ہے جو ان کی راہ پر نہیں کسی کام کو آیا تھا سو  
ہاں بیٹھ گیا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اُس کو بھی بخشا وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس کا بیٹھ جانے  
والا شقی یعنی بے نصیب نہیں رہتا۔ ترجمہ اس کتاب کا وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیوں نہ ہو کہ حدیث  
مَنْ أَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ دستاویز قوی ہے انشاء اللہ تعالیٰ نظم۔

سید دل تیرے کارگو میں ہوں لیکن فدائی ہوں اللہ کے عاشقوں کا  
یہ امید رکھتا ہوں لطف ازل سے کہ اس دل میں پر تو پڑے صادقوں کا  
اور کیا عجب ہے رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندہ خدا اہل دل اس ترجمے  
کو دیکھ کر خوش ہو جاوے اور مترجم کے افلاس باطنی پر رحم کرے اور توجہ فرماوے یا بعد موت  
مترجم کے دعائے مغفرت کرے۔ مصرع۔

وَلِلْأَرْضِ مِنَ كَامِ الْكِرَامِ نَصِيبٌ

بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہے۔

پہلی فصل اور دوسری فصل اقسام بیعت اور اُس کے احکام اور شرائط میں۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) انھوں نے بہت فرماتے اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہوا اگر دیکھیں وہ بہت عرض کرتے ہیں  
فرشتے اگر دیکھیں وہ اُس کو تو بہت ہوں اُس پر حرص کرنے والے اور بہت طلب کریں اُس کو اور بہت کریں انکی محبت  
پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ عرض کرتے ہیں فرشتے کہ پناہ مانگتے ہیں وہ دوزخ سے فرماتا  
ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہے انھوں نے دوزخ کو کہتے ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی اے رب نہیں دیکھا انھوں نے اُس کو  
فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہوا اگر دیکھیں وہ اُس کو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ اُس کو تو بہت ہوں اُس سے  
بھاگنے والے اور بہت اس سے ڈرنے والے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس گواہ کرتا ہوں میں تم کو تحقیق میں نے بخش دے گا  
اُن کے پس عرض کرتا ہے ایک اُن فرشتوں میں سے کہ فلانا شخص اُن میں تھا کہ نہیں تھا ذکر کرنے والوں میں سوا  
اکے نہیں کہ آیا تھا کسی کام کے لئے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ہم الجلساء لاسی جلیسہم یعنی ایسے چھنے والے ہیں کہ  
بد بخت ہوتا، مٹشیں ان کا انتہی یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب ذکر اللہ عود جل میں بخاری سے نقل کی ہے ۱۲۔

۱۲ یعنی زمین کیلئے بزرگوں کے پیالے سے حصہ ہے کہ شربت وغیرہ پینے کے وقت کچھ پیالے میں سے زمین پر ڈال دیتے  
تفر کے دفع کیلئے یہ بحسب عرف کے کہا ہے حاصل یہ ہے کہ کیا عجب، جگہ جی انکی برکات میں سے کچھ مل جاوے ۱۲



یسری فصل سالکین کی تربیت کی ترتیب میں۔

چوتھی فصل مشائخِ قادریہ کے اشغال میں۔

پانچویں فصل مشائخِ چشتیہ کے اشغال میں۔

چھٹی فصل مشائخِ نقشبندیہ کے اشغال میں۔

ساتویں فصل آل کا اشغال یعنی تحصیل نسبت میں۔

آٹھویں فصل عزائم اور اعمال میں۔

نویں فصل عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح میں۔

دسویں فصل وعظ گوئی اور وعظ کی شرائط اور آداب وغیرہ میں۔

گیارہویں فصل سلاسل طریقت کے اسناد میں۔

اب معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمہ اس کتاب میں با محاورہ مقدم رکھا گیا اصل کے تراجم الفاظ میں

تقدیم اور تاخیر واقع ہو اس واسطے کہ ترجمہ کرنے سے سہولت فہم مقصود ہے سو ترجمہ تحت اللفظی

حاصل نہیں اور جو جوشی مصنف قدس سرہ اور ان کے خلیفہ الرشید علامہ عصر مسند ہر مولانا

شاہ عبدالعزیز کے اس کتاب پر صحیح پائے مزید توضیح اور تکثیر فوائد کے واسطے ان کا ترجمہ بھی

ذیل کے فوائد میں مندرج کر دیا جہاں کہیں مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ عبدالعزیز مراد

ہوں گے اور اس کا شفاء العلیل ترجمہ قول الجلیل نام رکھا حق تعالیٰ اس ترجمے کو اپنے مزید

کرم سے قبول فرماوے اور مترجم اور صاحب فرمایش اور صحیح اور ناشر اور سائر اہل دین کو اس

کتاب کے برکات سے فائدہ مند کرے۔ آمین

نحر علی عفا اللہ عنہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مقدمہ مصنف

سب تعریف اللہ کو جس نے نبی آدم کے دلوں کو واسطے فیضان انوار کے مستعد بنایا اور تقویٰ معارف اور اسرار کے واسطے لائق ٹھہرایا۔

اور بھیجا انبیاء برکزیہ اختیار کو داعی اور ہادی بنا کر کہ معارف اور اسرار الہی کی تحصیل کی راہیں بتادیں عبادات اور اذکار سے۔

پھر حق تعالیٰ نے انبیاء کے وارث ٹھہرائے یعنی علمائے مضبوط نیک کار جو ان کے علم اور ارشاد کو بعد زمانہ انبیاء کے قرناً بعد قرن قائم رکھیں۔

اور ہمیشہ تاقیامت ان میں سے چند لوگ حق پر قائم رہیں گے ان کو ضرورتاً پہنچا سکیں گے جو شریران کے معاند اور منکر ہوں گے۔

اور حق تعالیٰ نے دارین انبیاء کو چراغ ہدایت بنایا جن سے طبیعت اور بشریت کی تاریکیوں میں لوگ راہ پاتے ہیں خدا کے قرب کی طرف۔

سو جس کا دل بیدار ہے اس نے کلام حق کو سنا دھیان کر کے سو وہ راہ پا گیا اور اس کے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ قُلُوْبَ  
بَنِیْ اٰدَمَ مُسْتَعِدَّةً لِّفِیْضَانِ الْاَنْوَارِ  
مُتَهَيِّئَةً لِاِیْدَاعِ الْمَعَارِفِ وَالْاَسْرَارِ۔

وَبَعَثَ الْاَنْبِیَاءَ الْمُصْطَفِیْنَ  
الْاٰخِیَارَ دَاعِیْنَ وَهَادِیْنَ اِلٰی طُرُقِ  
الْکِتَابِهَا بِالطَّاعَاتِ وَالْاَذْکَارِ

ثُمَّ جَعَلَ لَهُمْ وَّرَثَةً یَّقُوْمُوْنَ  
بِعِلْمِهِمْ وَرُشْدِهِمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ  
الرَّاسِخِیْنَ الْاَبْرَارِ۔

وَلَا تَزَالُ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ قَائِمِیْنَ  
عَلٰی الْحَقِّ لَا یَضُرُّهُمْ مِنْ خَزَائِهِمْ  
مِنَ الْاَشْرَارِ۔

وَجَعَلَهُمْ سُرْحٰیئِیْهِ النَّاسِ  
بِهَافِیْ ظُلُمَاتِ الطَّبِیْعَةِ اِلٰی قُرْبِ  
مُحِبَّارِ۔

فَمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ اَوْ اَلْقٰی السَّمْعَ  
وَهُوَ شَهِیْدٌ فَقَدْ رَسَدَ وَاِلٰی النَّعِیْمِ



الْمُقِيمِ وَالْجَنَّاتِ وَالْأَنْهَارِ

وَمَنْ أَعْرَضَ وَتَوَلَّى  
فَقَدْ غَوَى وَهُوَ يَكْفُرُ  
الْجَحِيمِ وَالْحَمِيمِ وَمَا  
لَهُ مِنْ أَنْصَارٍ

نَحْمَدُكَ يَا رَبَّنَا  
وَسْتَغْفِرُكَ يَا رَبَّنَا  
مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ  
سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ  
يَهْدِي اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ  
وَمَنْ يَضِلَّ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ  
لَهُ وَشَهِدْنَا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
وَلَشَهِدْنَا أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ أَنْ سَأَلَهُ بِالْحَقِّ  
بَشِيرًا وَنَذِيرًا صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَاصْحَابِهِ وَبَارَكَ  
وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا

واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انہار ہیں۔  
اور جس نے اس ہدایت سے روگرداں  
اور سرکشی کی سوراہ کو بھولا اور نیچے گر پڑا اور  
اُس کے لئے دوزخ اور پانی گرم ہے اور  
کوئی اُس کا مددگار نہیں۔

ہم ستائش کرتے ہیں اللہ کی اور اس سے  
مدد چاہتے ہیں اور اُس سے مغفرت مانگتے ہیں  
اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں اپنے نفسوں کی  
برائیوں سے اور اپنے اعمال کی بدیوں سے جس کو  
اللہ نے ہدایت کی اُس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں  
اور جس کو اُس نے بہکایا اُس کا کوئی راہ بتانے  
والا نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی معبود  
برحق نہیں سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اُس کا  
کوئی سا جھی نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے  
پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اللہ  
نے بھیجا ساتھ حق کے بشیر اور نذیر کر کے حق تعالیٰ  
اُن پر اپنی رحمت نازل کرے اور اُن کی آل اور  
اصحاب پر اور برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا۔

أَمَّا بَعْدُ فَيَقُولُ الْعَبْدُ الضَّعِيفُ الْفَقِيرُ إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ الْكَرِيمِ وَبِاللَّهِ  
بِئْسَ الشَّيْءُ عَبْدُ الرَّحِيمِ تَعَمَّدَهُ اللَّهُ بِفَضْلِهِ الْجَسِيمِ وَجَعَلَ مَا لَهُمَا إِلَى النَّجِيِّينَ  
الْمُقِيمِ هَذِهِ فُصُولٌ مُشْتَمَلَةٌ عَلَى أَصُولِ الطَّرِيقَةِ وَمَا يَنْصِبُ بِهَا مِمَّا اسْتَفْدَانَا

۱۲ لہ بشیر خوشخبر کلائے والا مومنوں کو ساتھ جنت کے اور نذیر ڈرنالے والا کافروں کو ساتھ دوزخ کے



مِنْ مَشَاهِدِ خَنَا النَّقْشِ بِنْدِيَّةٍ وَاجْتِدَادِ نِيَّةٍ وَالْحَشْتِيَّةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ  
 سَمَّيْتَهَا بِالْقَوْلِ الْجَمِيلِ فِي بَيَانِ سَوَاءِ السَّبِيلِ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ  
 تَوَكِيلٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

بعد حمد و صلوة کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ ربیٰ شیخ  
 عبدالرحیم کا ان دونوں کو ڈھانپ لے اپنے فضل بڑے میں۔ اور ان دونوں کا ٹھکانا نعمت  
 دائمی کی طرف ٹھہرا دے۔ یہ چند فصلیں مشتمل ہیں قواعد طریقت پر یعنی کلیات درویشی پر اور اس پر  
 جو طریقت سے قریب اور مناسب ہے یعنی دعوات اور اعمال پر جس کو ہم نے اپنے نقشبندی اور  
 قادری اور چشتی پیروں سے حاصل کیا ہے راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے اور ان فصلوں کا  
 قول الجمیل فی بیان سوار السبیل میں نے نام رکھا۔ اللہ مجھ کو کافی ہے اور بہتر کار ساز  
 ہے اور نہیں بچاؤ گناہ سے اور نہیں طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہے برائی  
 والا۔



## پہلی فصل

## بیعت کے مستنون ہونے کا بیان

اس فصل میں مستنون ہونا بیعت کا مذکور ہے اگرچہ زمانہ رسالت میں بیعت کتنے ہی امور کے واسطے تھی اور اب ایک مقصد میں منحصر ہے اور یہ امر اصل غرض کو مضر نہیں۔

حق تعالیٰ نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے جو جو عہد شکنی کرتا ہے تو اپنی ذات کی مصرت پر عہد توڑتا ہے اور جس نے پورا کیا اس کو جس پر اللہ سے عہد کیا تھا سو عنقریب ان کو اجر عظیم عنایت کرے گا۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيَّ اللَّهُ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا

اور احادیث مشہورہ میں منقول ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم صلوٰۃ حج زکوٰۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر معرکہ کفار میں چنانچہ بیعت

وَاسْتَفَاضَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يُبَايِعُونَهُ تَارَةً عَلَى الْهَجْرَةِ وَالتَّجَاهِدِ وَتَارَةً عَلَى إِقَامَةِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى الثُّبَاتِ وَالْقَرَارِ فِي مَعْرَكَةِ الْكُفَّارِ وَتَارَةً عَلَى

سہ اراٹل کیجئے تو یہ بیعت بھی کتنے امور کیلئے اجمالاً ہوتی ہے اس لئے کہ پیر کے آگے تو بہ گناہوں سے کرتا ہے اور قرار کرتا ہے کہ احکام شرع شریف کے بجا لاؤں گا پس یہ بھی مشتمل ہوئی کتنے امور پر یہاں پر جو بحسب رسم کے بیعت کرنے اور ارادہ آڑے رہنے کا گناہوں پر ہے تو وہ البتہ بے فائدہ ہے کہ ایک امر کے لئے بھی نہ ہوئی پس حضرت مسنف کی وہی مراد ہے کہ جو پہلے لکھی گئی ۱۲ اق



التَّمَسُّكُ بِالسُّنَّةِ وَالْاجْتِنَابُ  
عَنِ الْبِدْعَةِ وَالْحِرْصُ عَلَى الطَّاعَاتِ  
كَبَاصِحِّ أَنْتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَعْنِي نِسْوَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى  
أَنْ لَا يَنْحُنَّ -

وَدَوَى ابْنُ مَاجَةَ أَنَّه بَايَعَ  
نَاسًا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ  
عَلَى أَنْ لَا يُسْئَلَ النَّاسَ شَيْئًا  
فَكَانَ أَحَدُهُمْ يَسْقُطُ سَوْطُهُ  
فَيَنْزِلُ عَنْ فَرَسِهِ فَيَأْخُذُ  
وَلَا يُسْئَلُ أَحَدًا -

وَمِمَّا لَا شَكَّ فِيهِ وَلَا شُبُهَةَ  
أَنَّهُ إِذَا ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلٌ عَلَى  
سَبِيلِ الْعِبَادَةِ وَالْإِهْتِمَامِ بِشَايِهِ  
فَأَنَّهُ لَا يَنْزِلُ عَنْ كَوْنِهِ سُنَّةً  
فِي الدِّينِ -

الرضوان اور کبھی سنت نبوی کے تمسک پر اور  
بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے حریص و شائق  
ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی انصاریوں کی  
عورتوں سے نوہ نہ کرنے پر -

اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے چند محتاج ہاجرین سے بیعت  
لی اس پر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں سو  
ان میں سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اس کا کوزا  
گر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اتر کر اس کو اٹھالیا  
تھا اور کسی سے کوزا اٹھانے کا بھی سوال نہ کرتا تھا -

اور جس میں شک اور شبہ نہیں وہ یہ  
ہے کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام  
کے نہ برسبیل عادت تو وہ فعل سنت دینی کے  
کتر تو نہیں -

**ف** اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت کمال اہتمام تھا تو بیعت کے

مسنون ہونے میں اب کچھ شک اور شبہ نہیں -

بَقِيَ أَنَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ خَلِيفَةَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَعَالِمًا  
بِمَا أَنْزَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْقُرْآنِ  
وَالْحِكْمَةِ وَمُعَلِّمًا لِلْكَتَابِ

باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
خلیفہ اللہ تھے اس کی زمین میں اور عالم تھے اس  
کے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر قرآن اور حکمت کو انار  
اور معلم تھے قرآن اور حدیث کے اور امت کے



وَالسُّنَّةِ وَمَزَكِيًّا لِلْأُمَّةِ فَمَا فَعَلَهُ  
عَلَى جِهَةِ الْخِلَافَةِ كَانَ سُنَّةً  
بِالْخِلَافِ وَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ كَوْنِهِ  
مَعْلَمًا لِلْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَمَزَكِيًّا  
لِلْأُمَّةِ كَانَ سُنَّةً لِلْعُلَمَاءِ  
الرَّاسِخِينَ -

پاک کرنے والے تھے سو جو فعل کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنا بر خلافت  
کے کیا وہ خلفاء کے واسطے سنت ہو گیا اور  
جو فعل کہ بھیت تعلیم کتاب اور حکمہ  
ترکیہ امت کے کیا وہ علمائے راسخین کے  
واسطے سنت ہوا۔

**ف** علمائے راسخین سے وہ مراد ہیں جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہیں۔

تو ہم کو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کریں کہ  
وہ کون قسم میں سے ہے سو بعض لوگوں نے یہ  
گمان کیا ہے کہ بیعت منحصر ہے قبول خلافت  
اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیوں کی عادت  
ہے باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعاً  
کچھ نہیں اور یہ گمان فاسد ہے بدلیل اس کے  
جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
گا ہے بیعت لیتے تھے اقامت ارکان اسلام  
پر اور گا ہے تمسک بالسنتہ پر اور صحیح بخاری  
گوای دے رہی ہے اس پر کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی  
ان کی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی  
لازم ہے ہر مسلمان کے واسطے اور حضرت صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیعت لی قوم انصار سے سو  
یہ شرط کر لی کہ نہ ڈریں امر خدا میں کسی ملامت گر  
کی ملامت سے اور حق ہی بات بولیں جہاں ہیں

فَلَنَبْحَثُ عَنِ الْبَيْعَةِ مِنْ أَيِّ  
قِسْمٍ هِيَ فَظَنَّ قَوْمٌ أَنَّهُمَا مَقْصُودَةٌ  
عَلَى قَبُولِهِ الْخِلَافَةَ وَأَنَّ الَّذِي  
تَعَادَاهُ الصُّوفِيَّةُ مِنْ مَبَايِعَةِ  
الْمُتَّصِفِينَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهَذَا ظَنٌّ  
فَاسِدٌ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يُبَايِعُ تَارَةً عَلَى إِقَامَةِ أَرْكَانِ  
الْإِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى التَّمَسُّكِ  
بِالسُّنَّةِ وَهَذَا صَحِيحٌ الْبُخَارِيِّ  
شَاهِدٌ عَلَى أَنَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اشْتَرَطَ عَلَى جَرِيرٍ عِنْدَ  
مَبَايَعَتِهِ فَقَالَ وَالنَّصْرُ بِكُلِّ مُسْلِمٍ  
وَأَنَّه بَايَعَ قَوْمًا مِنَ الْأَنْصَارِ  
فَاشْتَرَطَ أَنْ لَا يَخَافُونَ فِي اللَّهِ  
لَوْمَةً لَا يُعْرَفُونَ وَيَقُولُوا بِالْحَقِّ



حَيْثُ كَانُوا فَكَانَ أَحَدُهُمْ  
يُجَاهِرُ الْأَمْرَاءَ وَالْمُلُوكَ بِالرَّدِّ  
إِلَازِكَارِ وَأَنْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
سَلَّمَ بَايَعَ نِسْوَةً مِنَ الْأَنْصَارِ  
وَأَشْتَرَطَ الْإِجْتِنَابَ عَنِ التَّوْحَةِ  
إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَكُلِّ ذَلِكَ مِنَ  
التَّزْكِيَّةِ وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ  
وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ.

سوان میں سے بعضے لوگ امراء اور سلاطین  
پر کھل کر بلا خوف رد انکار کرتے تھے اور  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں  
سے بیعت کی اور شرط کر لی کہ نوحہ کرنے سے پرہیز  
کریں۔ ان کے سوائے بہت امور میں بیعت  
ثابت ہے اور وہ امور از قسم تزکیہ اور امر  
بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہیں۔

**ف** تو صاف ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہیں۔

تو حق یہ ہے کہ بیعت چند قسم پر ہے بعضی  
بیعت خلافت کی بعضی بیعت، اسلام لانے  
کی اور بعضی بیعت تقویٰ کی رسی پکڑنے کی اور  
بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد  
میں مضبوط رہنے کی۔

اور مسلمان ہونے کی بیعت خلفاء کے  
زمانہ میں متروک تھی خلفائے راشدین کے  
وقت میں بیعت اسلام تو اس واسطے متروک  
تھی کہ داخل ہونا لوگوں کا اسلام میں ان کے  
ایام میں اکثر بسبب شوکت اور تلوار کے تھا  
نہ تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام پر  
اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر  
تھا اور خلفائے راشدین کے سوا اور خلفاء  
کے وقت میں چنانچہ خلفائے مروانہ اور عباسیہ

فَأُحِقُّ أَنَّ الْبَيْعَةَ عَلَى أَقْسَامٍ  
مِنْهَا بَيْعَةُ الْخِلَافَةِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ  
التَّمَسُّكِ بِحَبْلِ التَّقْوَى وَمِنْهَا  
بَيْعَةُ الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَمِنْهَا  
بَيْعَةُ التَّوْتُّنِ فِي الْجِهَادِ.

وَمَا نَتَّ بَيْعَةَ الْإِسْلَامِ  
مَتْرُوكَةً فِي مَسْ  
الْخُلَفَاءِ أَمَا فِي مَسْ  
الرَّاشِدِينَ مِنْهُمْ فَلَانَ  
دَخُولِ النَّاسِ فِي الْإِسْلَامِ  
فِي أَيَّامِهِمْ كَانَ غَالِبًا  
بِالْقَهْرِ وَالسَّيْفِ لَا  
بِالسَّلْبِ وَإِظْهَارِ الْبُرْهَانِ  
وَلَا طَوْعًا وَسَرَّ غَيْبَةً وَأَمَّا



فِي غَيْرِهِمْ نَدَانَهُمْ كَانُوا  
فِي الْأَكْثَرِ ظُلْمَةً فَسَقَةً لَا  
يَهْتَمُونَ بِإِقَامَةِ السُّنَنِ -

وَكَذَلِكَ بَيْعَةُ التَّمُوكِ بِحَبْلِ  
التَّقْوَى كَانَتْ مَتْرُوكَةً أَمَا  
فِي زَمَانِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ  
فَلِكثْرَةِ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ  
اسْتَنَارُوا بِصُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَادَبُوا فِي  
حَضْرَتِهِ فَكَانُوا لَا يَحْتَاجُونَ  
إِلَى بَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ وَأَمَا فِي  
زَمَانِ غَيْرِهِمْ فَخَوْفًا مِنْ إِفْتِرَاقِ  
الْكَلِمَةِ وَأَنْ يُظَنَّ بِهِمْ مَبَالِغَةُ  
الْخِلَافَةِ فَتَهَيَّبَ الْفِتْنُ وَكَانَتْ  
الصُّوفِيَّةُ يَوْمَئِذٍ يُقِيمُونَ  
الْحِرْقَةَ مَقَامَ الْبَيْعَةِ ثُمَّ لَمَّا  
انْدَرَسَ هَذَا الرَّسْمُ فِي  
الْخُلَفَاءِ انْتَهَرَ الصُّوفِيَّةُ  
الْفُرْصَةَ وَتَمَسَّكُوا بِسُنَّةِ  
الْبَيْعَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

کے وقت میں اس واسطے بیعت اسلام متروک  
تھی کہ ان میں اکثر ظالم اور قاسق تھے اقامت  
سنن دین میں کوشش بیخبر نہ کرتے تھے  
اور اسی طرح تقویٰ کی رسی تھامنے  
کی بیعت زمانہ خلفاء میں متروک ہو گئی  
تھی خلفائے راشدین کے زمانے میں  
تو بسبب کثرت اصحاب کے متروک  
تھی جو نورانی ہو چکے تھے بسبب صحبت نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور متادب  
ہو گئے تھے آپ کے حضور میں تو ان کو  
کچھ حاجت نہ تھی خلفاء کے بیعت کی  
تصفیہ باطن کے واسطے اور خلفاء کے سوا  
اور زمانہ میں بسبب خوف پھوٹ پڑنے کے  
اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والوں  
کے ساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے  
تو فساد اٹھے بیعت مذکورہ ترک تھی اور  
اُس وقت میں اہل تقویٰ خرقہ دہی کو قائم مقام  
بیعت کے کرتے تھے پھر بعد مدت یہ رسم بیعت کی  
ملوک اور سلاطین میں معدوم ہو گئی تو حضرت صوفیہ نے  
فرصت کو غنیمت جان کر سنت بیعت اختیار کی واللہ اعلم

ف مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو حضرات صوفیہ بعد اندر اس رسم بیعت  
جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوئے کہ جو سنت مردہ کو جلاوے تو اس کو اس کا اجر  
ملے گا اور ان لوگوں کا بھی اُس کو اجر ملے گا جو اُس سنت پر چلیں



## دوسری فصل

## بیعت کی سنیت، غایت، منفعت اور شرائط کا بیان

اس فصل میں سنیت، بیعت اور اس کی غایت اور منفعت اور اس کی شرائط وغیرہ

کا بیان ہے۔

اور شاید کہ اسے مخاطب تو کہے گا کہ  
مجبو بیعت کا حکم بتائیے کہ کیا ہے واجب ہے  
یا سنت پھر بیعت کے مشروع ہونے میں حکمت  
کیا ہے پھر بیعت لینے والے کی شرط کیا ہے  
پھر بیعت کرنے والے کی شرط کیا ہے پھر بیعت کرنے  
والے میں ایفاءے بیعت کس کو کہتے ہیں۔ اور عہد شکنی  
کیا ہے پھر کیا جائز ہے مکرر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علما  
کثیر سے یا جائز نہیں پھر کون الفاظ منقول ہیں  
سلف سے بیعت کے وقت۔

وَلَعَلَّكَ تَقُولُ أَخْبِرْنِي عَنِ  
الْبَيْعَةِ مَا هِيَ وَاجِبَةٌ أَمْ سُنَّةٌ  
ثُمَّ مَا الْحِكْمَةُ فِي شَرْحِهَا ثُمَّ  
مَا شَرُطُ مَنْ يَأْخُذُ بِالْبَيْعَةِ ثُمَّ  
مَا شَرُطُ الْمُبَايَعِ ثُمَّ مَا وَفَاءُ الْمُبَايَعِ  
وَمَا نَكْثُهُ ثُمَّ هَلْ يَجُوزُ تَكَرُّرُ الْبَيْعَةِ  
مِنْ عَالِمٍ وَوَاحِدٍ أَوْ عُلَمَاءَ كَثِيرِينَ ثُمَّ  
مَا اللَّفْظُ الْمَأْثُورُ عِنْدَ الْبَيْعَةِ

جواب سوال اول | فَأَقُولُ أَمَّا  
الْمَسْئَلَةُ الْأُولَى فَأَعْلَمُ أَنَّ الْبَيْعَةَ  
سُنَّةٌ وَكَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لِأَنَّ  
النَّاسَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَتَقَرَّرَ بِوَابِقِهَا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى  
وَلَمْ يَدُلَّ دَلِيلٌ عَلَى تَأْتِيهِ

سو میں کہتا ہوں ساتوں سوالات کے  
جواب مفصلاً پہلے سوال کے جواب کو تو یوں سمجھ  
لے کہ بیعت سنت ہے واجب نہیں اس واسطے  
کہ اصحاب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
بیعت کی اور اس کے سبب سے حق تعالیٰ کی  
نزدیکی چاہی اور کسی دلیل شرعی نے تارک بیعت



کے گنہگار ہونے پر دلالت نہ کی اور ائمہ و بینا تارک بیعت پر انکار نہ کیا تو یہ عدم انکار گویا اجماع ہو گیا اس پر کہ وہ واجب نہیں۔

تَارِكُهَا وَلَمْ يُنْكِرْ أَحَدٌ مِنَ الْأُئِمَّةِ  
عَلَىٰ أَنَّهُالْيَسْتُ بِوَأَجِبَةٌ۔

**حکمت بیعت** اور اگر بیعت تقویٰ کی واجب ہوتی تو بالضرور اس کے تارک پر انکار اور ہوتے تو معلوم ہو گیا کہ بیعت سنت ہے اس واسطے کہ حقیقت سنت یہی ہے کہ فعل مسنون بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا موجب ہو۔

**جواب سوال دوم** | وَأَمَّا الْمَسْئَلَةُ

الثَّانِيَّةُ فَأَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى  
أَجْرَى سُنَّتَهُ أَنْ يَضْبِطَ الْأُمُورَ  
الْخَفِيَّةَ الْمُضْمَرَةَ فِي النَّفُوسِ  
بِأَفْعَالٍ وَأَقْوَالٍ ظَاهِرَةٍ وَيَنْصِبَهَا  
مَقَامَهَا كَمَا أَنَّ التَّصَدِيقَ بِاللَّهِ وَ  
رَسُولِهِ وَالْيَوْمَ الْآخِرِ خَفِيٌّ فَأَقِيمَ  
الْإِقْرَارَ مَقَامَهُ وَكَمَا أَنَّ رِضَى  
الْمُتَقَاتِدِينَ بِبَذْلِ الشَّمَنِ وَ  
الْمُبِيعِ أَمْرٌ خَفِيٌّ مُضْمَرَةٌ فَأَقِيمَ  
الْإِيجَابَ وَالْقَبُولَ مَقَامَهُ۔

فَكَذَلِكَ التَّوْبَةُ وَالْعَزِيمَةُ  
عَلَى تَرْكِ الْمَعَاصِي وَالْتِمَسُكَ

سوال ثانی کا جواب یوں معلوم کر  
کہ سنت اللہ یوں جاری ہے کہ امور خفیہ  
جو نفوس میں پوشیدہ ہیں ان کا ضبط افعال  
اور اقوال ظاہری سے ہو اور اقوال قائم  
مقام ہوں امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق  
اللہ اور اس کے رسول اور قیامت  
کی امر مخفی ہے تو اقرار ایمان کا بجائے  
تصدیق قلبی کے قائم مقام کیا گیا۔ اور چنانچہ  
رضامندی بائع اور مشتری کی قیمت اور  
مبیع کے دینے میں امر مخفی پوشیدہ ہے تو ایجاب  
اور قبول کو قائم مقام رضائے مخفی کے کر دیا۔  
سواسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک  
معاصی کا اور تقویٰ کی رسی کو مضبوط پکڑنا

۱۔ اور اسی اقرار پر احکام ایمان کے دائرہ ہو گئے چنانچہ حفظ جان اور مال اور وجوب نصر مومن ۱۲  
۲۔ اور اسی ایجاب اور قبول پر احکام بیع کے دائرہ ہوئے یعنی قیمت اور بیع میں تصرف کرنا  
اور ہبہ اور وراثت وغیر ذالک ۱۳۔



امر مخفی اور پوشیدہ ہے تو بیعت کو اُس کے قائم مقام کر دیا۔

مسئلہ ثالث کا جواب یہ ہے کہ بیعت لینے والے میں یعنی پیر اور مرشد میں چند امور ہیں جنکا بحیثیت شرط پایا جانا ضروری ہے شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری مراد نہیں کہ پلے سرے کا مرتبہ علم کا مشروط ہے بلکہ قرآن میں اتنا علم ہونا کافی ہے کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوان کے مانند تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کے محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اُس کو تحقیق کر لیا ہو اور اُس کے معنی اور ترجمہ لغات مشککہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اُس کے قریب ہے اُس کو جان چکا ہو۔

**ف۔** یعنی دو مختلف چیزوں میں تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور احکام مستنبطہ قرآنی کی۔

اور حدیث کا علم اتنا کافی ہے کہ ضبط اور تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق کے اور اُس کے معانی دریافت کر چکا ہو اور اُس کی شرح غریب یعنی لغات مشککہ کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کے برابر اُسے فقہائے دین کی معلوم کر چکا ہو۔

يَحْبِلُ التَّقْوَى حَقِيٌّ مُضْمَرٌ  
فَأُيَمَّتِ الْبَيْعَةُ مَقَامَهَا۔

**سوال سوم** | وَأَمَّا الْمَسْئَلَةُ  
الثَّالِثَةُ فَشَرْطُ مَنْ يَأْخُذُ الْبَيْعَةَ  
أَمُورٌ أَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَ  
السُّنَّةِ وَلَا أُرِيدُ الْمُرْتَبَةَ  
الْقُصْوَى بَلْ يَكْفِي مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ  
أَنْ يَكُونَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيرَ  
الْمَدَارِكِ أَوْ الْجَلَالِيِّينَ وَغَيْرَهُمَا  
وَحَقَّقَ عَلَى عَالِمٍ وَعَرَفَ  
مَعَانِيَهُ وَتَفْسِيرَ الْغَرِيبِ وَ  
أَسْبَابَ النُّزُولِ وَالْإِعْرَابِ  
وَالْقَصَصِ وَمَا يَنْصِلُ بِذَلِكَ۔

وَمِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَكُونَ  
قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ  
الْمَصَابِيحِ وَعَرَفَ مَعَانِيَهُ وَشَرَحَ  
غَرِيبَهَا وَإِعْرَابَ مُشْكَلِهَا  
وَتَأْوِيلَ مُعْضَلِهَا عَلَى رَأْيِ الْفُقَهَاءِ

۱۵ اور اسی پر احکام دائر ہوئے یعنی وجوب ایفا کے عہد شکنی وغیر ذالک ۱۲۔



**ف مُشْكِلٌ** اور **مُعْضَلٌ** میں فرق یہ ہے مشکل اُس دشوار لفظ کو کہتے ہیں جو باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہے جس کے معنی مشتبہ ہوں اور اس کے معنی کی تعیین نہ ہو سکے یا دوسری حدیث اُس کے معارض اور مخالف ہو فرمایا کہ مصنف یعنی مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی نے کہ اسی طرح میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا مترجم کہتا ہے مصنف نے لفظ محتمل المعنی اور احادیث متعارضہ میں تباہ مذاہب فقہاء کے اس واسطے تصریح کی کہ چاروں اماموں کی مخالفت میں ضلالت صریح ہے یعنی اُس نے ترک اجماع کیا۔

اور بیعت لینے والا مکلف نہیں علم قرآن میں اختلافات قرأت کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث میں حال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہیں جانتا کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے مقصود تو حصول ظن ہے ساتھ پہنچ جانے حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک۔

وَلَا يُكَلِّفُ بِحِفْظِ الْقُرْآنِ  
وَلَا الْفَحْصِ عَنْ حَابِ الْأَسَانِيدِ  
الْأَثْرَى أَنْ التَّابِعِينَ وَاتَّبَاعَهُمْ  
كَانُوا يَأْخُذُونَ بِمَا مَنَّقَطِعُ  
وَالْمُرْسَلِ إِنَّمَا الْمَقْصُودُ  
حُصُولُ الظَّنِّ بِبُلُوغِ الْخَبَرِ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

سوائی بات تو کتب معتمدہ حدیث میں تفحص رواۃ پر منحصر نہیں اگرچہ تحقیق فن حدیث میں بدون علم رجال کے حاصل نہیں۔

**ف** منقطع وہ حدیث ہے جس کا راوی اول سند میں مذکور نہ ہو اور مرسل وہ ہے جو آخر سند میں راوی مذکور نہ ہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہور و بالآخر تھا اور وسائل سند قلیل ہوتے تھے تو انقطاع سے بھی حصول ظن بلوغ خبر متصور تھا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ ان کو یہ دولت قریبہ خدا داد کہاں حاصل۔ خلاصہ یہ ہے کہ پیری مریدی کے واسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہے لیکن عمل بالحدیث اور استنباط



احکام کے واسطے بہت کچھ درکار ہے۔

وَلَا يَعْلَمُ إِلَّا صُبُولٌ وَالْكَلامِ  
جَزَائِيَّاتِ الْفِقْرِ وَالْفَتَاوَى۔

اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ  
اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور  
احکام حوادث کے یاد رکھنے کا مکلف نہیں

ف۔ مولانا عبدالعزیز قدس سرہ نے حاشیے میں فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل  
کلیات مراد نہیں بلکہ صورت مفروضہ مراد ہیں جن کی طرف کمتر حاجت ہوتی ہے۔ مترجم  
کہتا ہے تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجت ہیں ان  
کا حفظ مشروط ہے۔

اور عالم ہونا مرشد کا تو ہم نے فقط اتنے  
واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو  
امر کرنا ہے مشرعات کا اور روکنا اس کو خلاف  
شرع سے اور اس کی رہنمائی طرف تسکین باطنی  
کے اور دور کرنا بد خوؤں کا اور حاصل کرنا  
صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل میں لانا اس  
کو جمیع امور مذکورہ میں سو جو شخص عالم اور  
واقف ان امور سے نہ ہوگا اس سے کیونکر متصوَّف ہوگا

وَإِنَّمَا شَرَطْنَا لِعِلْمِ لَاتِ  
الْغَرَضَ مِنَ الْبَيْعَةِ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ  
وَنَهْيًا عَنِ الْمُنْكَرِ وَإِرْشَادًا إِلَى  
تَحْصِيلِ السَّكِينَةِ الْبَاطِنَةِ وَإِزَالَةَ  
الرَّذَائِلِ وَالْكَتَابِ الْحَمَائِدِ  
ثُمَّ امْتِثَالِ الْمُسْتَرْشِدِ بِهِ  
فِي كُلِّ ذَلِكَ فَمَنْ لَمْ يُكُنْ عَالِمًا  
كَيْفَ يُتَصَوَّرُ مِنْهُ هَذَا۔

ف۔ مترجم کہتا ہے سبحان اللہ کیا معاملہ بالعکس ہو گیا ہے فقراء جہاں کو اس  
وقت میں یہ خط سما یا ہے کہ پیری مریدی میں علم کا ہونا کچھ ضرور نہیں بلکہ علم درویشی کو مضر  
ہے اس واسطے کہ شریعت کچھ اور ہے اور طریقت کچھ اور حالانکہ صوفیان قدیم کے کتب اور  
ملفوظات میں مثل قوت القلوب اور عوارف اور اجیاء العلوم اور کیمیائے سعادت اور  
فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبدالقادر جیلانی میں صاف مصرح ہے  
کہ علم شریعت شرط ہے طریقت اور تصوَّف کی یہ بھی جہالت کی شامت ہے کہ جن

اے کتاب فریق ثمری میں لکھا ہے کہ سردار جماعت صوفیہ کرام اور امام ارباب طریقت (باقی اگلے صفحہ پر)



مرشدوں کا نام صبح و شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہیں ان کے کلام سے بھی غافل ہیں کہ وہ کیا فرمائے ہیں۔

وَقَدْ اتَّفَقَ كَلِمَةُ الْمُشَافِحِ  
عَلَىٰ أَنْ لَا يَتَكَلَّمُوا عَلَى النَّاسِ إِلَّا مَن  
كُتِبَ الْحَدِيثُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ -

اللَّهُمَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَنَّ  
رَجُلٌ صَحِبَ الْعُلَمَاءَ  
إِلَّا تَقِيَاءَ ذَهْرًا طَوِيلًا  
وَتَأَذَابَ عَلَيْهِمْ وَ  
كَانَ مُتَفَجِّصًا عَنِ الْحَلَالِ  
وَالْحَرَامِ وَقَافًا عِنْدَ  
كِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ  
رَسُولِهِ فَعَسَىٰ أَنْ

اور متفق ہے مشائخ کا قول اس پر  
و عظمانہ کرے لوگوں کو مگر وہ شخص جس نے کتابت  
حدیث کی ہو یعنی روایت کی ہو استاد سے اور  
جس نے قرآن کو پڑھا ہو۔

کچھ نہیں بنتی بار خدایا مگر یہ کہ ایسا  
مرد ہو جس نے متقی علماء کی بہت مدت تک  
صحبت کی ہو اور ان سے ادب سیکھا ہو اور  
حلال اور حرام کا متفحص ہو اور کثیر الوقوف  
ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے نزدیک۔ یعنی قرآن اور حدیث  
سُن کر ڈرجاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال  
اور حالات کو کتاب اور سنت کے موافق

۱۵ (بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲) کے حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں کہ جس نے نہ یاد کیا قرآن اور نہ  
کبھی حدیث نہ پیروی کی جاوے اس کی اس امر تصوف میں اس لئے کہ علم ہمارا اور یہ مذہب ہمارا  
مقید ہے ساتھ کتاب و سنت کے اور یہ بھی ان ہی کا قول ہے کل طریقتہ دو تہما الشریعہ دھو  
زندقتنا یعنی جس طریقت کو رد کرے شریعت پس وہ نیٹ کفر ہے اور فرمایا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ  
تصوف اسم ہے تین چیزوں کا ایک تو یہ کہ نہ بجاوے نور معرفت اُس کا نور درع اُس کے کو اور دوسرے یہ  
کہ نہ کلام کرے ساتھ علم باطن کے اس طرح کا کہ نقص کرے اُس کو ظاہر کتاب اللہ اور سیرے یہ کہ نہ باعث ہو  
اُسکو راست اوپر تک حرمت محارم اللہ تعالیٰ کے انتہی اور بہت اقوال بزرگان دین مثل ان ہی کے منقول ہیں  
چنانچہ جامع التفاسیر کے ص ۱۱ پر تفصیل بھی گئے ہیں جو چاہے اُس میں دیکھ لے ۱۲ - ق



کر لیتا ہو تو امید ہے کہ اس قدر معلومات بھی اُس کو کفایت کرے در صورت عدم علم والٹر اعلم۔

اور بیعت لینے والے کی دوسری شرط عدالت اور تقویٰ ہے تو واجب ہے کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہوں پر اتر نہ جاتا ہو۔

ف۔ مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیے میں فرمایا کہ تقویٰ مرشد کا اس واسطے مشروط ہوا کہ بیعت مشروع ہوئی ہے ولسطے صفائی باطن کے اور انسان مجہول ہے اپنے بنی نوع کی اقتدائے افعال پر اور صفائی باطن میں فقط قول بدون عمل کے کفایت نہیں کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف نہ ہو فقط زبان تفریروں پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہے۔

اور تیسری شرط بیعت لینے کی یہ ہے کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو محافظ ہو طاعات موکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثوں میں مذکور ہیں مدام تعلق دل کا اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یادداشت کی مشق کا بل اُس کو حاصل ہو مترجم کہتا ہے یادداشت کی حقیقت آگے مذکور ہوگی۔

اور چوتھی شرط یہ ہے کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو مشروع کا اور خلاف شرع سے روکتا ہو جو مستقل ہو اپنی رائے پر نہ کہ

يَكْفِيَهُ ذَلِكَ.

وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

سروط دوم مرشد | وَالشَّرْطُ  
الثَّانِي الْعَدَالَةُ وَالتَّقْوَى فَيَجِبُ  
أَنْ يَكُونَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْكِبَائِرِ  
غَيْرِ مُصِرِّعٍ عَلَى الصَّغَائِرِ.

شرط سوم | وَالشَّرْطُ الثَّلَاثُ  
أَنْ يَكُونَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا  
فِي الْآخِرَةِ مُوَظِّبًا عَلَى الطَّاعَاتِ  
الْمَوْكَّدَةِ وَالْأَذْكَارِ الْمَأْثُورَةِ  
الْمَذْكُورَةِ فِي صِحَاحِ الْأَحَادِيثِ  
مُوَظِّبًا عَلَى تَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللَّهِ  
سُبْحَانَهُ وَكَانَ يَأْدُدَ اشْتِ  
لَهُ مَلَكَتُ رَا سَخْتُ.

شرط چہارم | وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ  
أَنْ يَكُونَ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ نَاهِيًا  
عَنِ الْمُنْكَرِ مُسْتَبِدًّا بِرَأْيِهِ



مرد ہر جانی ہر دم خیالی جس کو نہ رائے ہو نہ امر مروت والا اور صاحب عقل کامل کا ہوتا کہ اس پر اعتماد کیا جاوے اس بتائے اور روکے ہوئے فعل پر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ گواہی ان کی مقبول ہے جن گواہوں کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہے صاحب بیعت کے ساتھ یعنی جب شاہدوں میں عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے مرشد میں بطریق اولیٰ عدالت اور تقویٰ شرط ہوگا۔

إِمَّعَةً لَيْسَ لَهُ رَأْيٌ وَلَا  
أَمْرٌ ذَامِرٌ وَلَا عَقْلٌ  
تَأْمِرٌ لِيُعْتَمَدَ عَلَيْهِ فِي كُلِّ  
مَا يَأْمُرُ بِهِ وَيَنْهَى  
عَنْهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ  
الشُّهَدَاءِ فَمَا ظَنُّكُمْ  
لِصَاحِبِ الْبَيْعَةِ.

ف۔ مولانا نے فرمایا یہ مراد نہیں کہ امر بالمعروف اور مستقل الرائے وغیرہ ہونا قبول شہادت کی شرط ہے تاکہ اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت میں شرط نہیں تو چاہیے کہ صاحب بیعت میں بھی شرط نہ ہو بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر مفوض کیا اور چونکہ رضا مخفی ہے لہذا اس کی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل اسلام کے رضا پر ہو کر تعیین اس کی علامات ظاہرہ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشد میں بطریق اولیٰ ہوگا۔

شرط پنجم | وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ  
أَنْ يَكُونَ صَاحِبَ الْمَشَارِخِ وَتَادِبًا  
لِيَهُمْ دَهْرًا طَوِيلًا وَأَخَذَ مِنْهُمْ  
الْمَنُورَ الْبَاطِنَ وَالسَّكِينَةَ وَهَذَا  
لِأَنَّ سُنَّةَ اللَّهِ جَرَتْ بِأَنَّ الرَّجُلَ

اور پانچویں شرط یہ ہے کہ بیعت لینے والا مرشد ان کامل کی صحبت میں رہا ہو اور ان سے ادب سیکھا ہو۔ زمانہ دراز تک اور ان سے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہو اور یہ یعنی صحبت کاملین اس واسطے



لَا يُفْلِحُ إِلَّا إِذَا سَأَى  
 الْمُفْلِحِينَ كَمَا أَنَّ الرَّجُلَ  
 لَا يَتَعَلَّمُ إِلَّا بِصُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ  
 وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ  
 غَيْرَ ذَلِكَ مِنَ الصَّنَاعَاتِ .

مشروط ہوئی کہ عادت الہی یوں جاری ہوئی ہے  
 کہ مراد نہیں ملتی جب تک مراد پانے والوں کو نہ  
 دیکھے جیسے انسان کو علم نہیں حاصل ہوتا مگر علم  
 کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہیں اور پیشے  
 یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا  
 نجاری بدون صحبت نجار کے نہیں آتی۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ جریان سنت اللہ کا بھید یہ ہے کہ انسان اس نہج  
 پر مخلوق ہوا ہے کہ یہ اپنے کمالات کو حاصل نہیں کر سکتا بدون انبائے جنس کی  
 مشارکت اور معاونت کے بخلاف اور حیوانات کے کہ ان کے کمالات پیدائشی ہیں اور  
 کسی نہایت کتر ہیں۔ چنانچہ تیرنا حیوانات میں پیدائشی کمال ہے اور انسان کو بدون  
 سکھے نہیں آتا۔

وَلَا يُشْرَطُ  
 فِي ذَلِكَ ظُهُورُ  
 الْكِرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ  
 وَلَا تَرْكُ الْكِسَابِ  
 لِأَنَّ الْأَوَّلَ شَرَاهُ  
 الْمُجَاهِدَاتِ لَا شَرْطَ  
 الْكَمَالِ وَالثَّانِي مُخَالَفَةُ  
 لِلشَّرِّ وَلَا تَغْتَرِبُ بِهَا فَعَلُهُ  
 الْمَغْلُوبُونَ فِي الْأَمْرِ الْبِهْرِ  
 إِنَّمَا الْمَأْشُورُ  
 الْقَنَاعَةُ بِالْقَلِيلِ  
 وَالْوَرَعُ مِنَ

اور شرط نہیں اس میں یعنی بیعت  
 لینے میں ظہور کرامات اور خوارق عادات  
 کا اور نہ ترک پیشہ وری کا اس واسطے  
 کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات ثمرہ آ  
 مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کے  
 اور ترک اکتساب مخالف شرع ہے اور  
 دھوکہ نہ کھاؤ اس سے جو درویش مغلوب  
 الاحوال کرتے ہیں یعنی جو صاحب حال بسبب  
 غلبہ اپنے حال کے کسب حلال کی طرف متوجہ  
 نہیں ہوتے ہیں ان کے فعل کو دلیل نہ پکڑنا  
 ترک کسب پر منقول تو یہی ہے کہ تھوڑے  
 پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا



یعنی مال مشتبہ اور پیشہ مکر اور مشتبہ سے بچنا ضرور ہے۔

الشُّبُهَاتُ .

ف۔ مولانا نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہیں کہ کمال ترہیب اختیار کرے یعنی عبادات شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم دہر اور تمام رات جاگنا اور گوشہ گیری نساہ سے کرنا اور طعام لذیذ کا نہ کھانا اور جنگل یا پہاڑوں پر رہنا چنانچہ ہمارے وقت کے عوام اس کو شرط کمال کی جانتے ہیں اس واسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدید علی النفس میں داخل ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانوں کو تو اللہ تم کو سخت پکڑے گا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام میں جائز نہیں۔

سوال

سوال جواب چہارم | وَ اَمَّا الْمَسْئَلَةُ الرَّابِعَةُ فَاَعْلَمْنَا انَّهُ يَحِبُّ اَنْ يَكُونَ الْمُبَايِعُ بِالْعَاقِلِ رَاغِبًا وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيثِ اَنْنَا عَرَضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيًّا لِيُبَايِعَنَا فَمَسَّحَ عَلَيَّ رَاْسَهُ وَدَعَاكَ بِالْبُرُكَةِ وَكَمْ يُبَايِعُ .

اور سوال چوتھے کا جواب یوں جان کہ واجب ہے یہ کہ بیعت کرنے والا جوان ہو شیخار رغبت والا ہو اور مقرر حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لڑکا گیا تا کہ آپ سے بیعت کرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اُس کے واسطے برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی۔

شروط مرید | مولانا نے فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کے واسطے

اس واسطے مشروط ہے کہ نابالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہیں تو تقویٰ اور اجتہاد فی الطاعات کا اُس کے حق میں کیا مذکور ہے۔

وَمِنْ الْمَشَارِحِ مَنْ يُجَوِّزُ بَيْعَةَ الصِّغَارِ تَبَرُّكًا وَتَقْوًا لَا وَاللَّهِ اَعْلَمُ .

اور بعضے مشارح لڑکوں کی بیعت کو جائز رکھتے ہیں بنا پر برکت اور نیک فالی کے واللہ اعلم۔



ف۔ مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث کے ہے کہ حضرت زبیرؓ اپنے بیٹے عبداللہؓ کو بیعت کے واسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر مسکرائے پھر ان سے بیعت

اقسام بیعت صوفیہ | اور سوال

جواب سوال پنجم | وَاَمَّا

الْمُسْئَلَةُ الْخَامِسَةُ فَأَعْلَمُ أَنَّ  
الْبَيْعَةَ الْمُتَوَارِثَةَ بَيْنَ الصُّوفِيَّةِ  
عَلَى وَجْهِ أَحَدٍ هَا بَيْعَةُ التَّوْبَةِ  
مِنَ الْمُعَاصِي وَالثَّانِي بَيْعَةُ  
التَّبَرُّكِ فِي سِلْسِلَةِ الصَّالِحِينَ  
بِمَنْزِلَةِ سِلْسِلَةِ أَسْنَادِ الْحَدِيثِ  
فَإِنَّ فِيهَا بَرَكَةً وَالثَّالِثُ بَيْعَةُ  
تَأْكُيدِ الْعَزِيمَةِ عَلَى التَّجَرُّدِ  
لِأَمْرِ اللَّهِ وَتَرْكِ مَا نَهَى عَنْهُ  
ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَتَعْلِيْقِ الْقَلْبِ  
بِاللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الْأَصْلُ -

پانچویں کا جواب یوں جان کہ جو بیعت کے صوفیوں میں متوارث ہے وہ کئی طریق پر ہے پہلا طریقہ بیعت توبہ ہے معاصی اور دوسرے طریقہ پر بیعت تبرک ہے بقصد برکت صالحین کے سلسلہ میں داخل ہونا بمنزلہ سلسلہ اسناد حدیث ہے کہ اس البتہ برکت ہے اور تیسرا طریقہ بیعت تاک عزمیت یعنی عزم مصمم کرنا واسطے خلوص مراد اور ترک مناسی کے ظاہر اور باطن سے اور تعلق دل کی اللہ جل شانہ سے اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہے۔

قسم اول و دوم | وَاَمَّا الْأَوْلَانِ

فَالْوُفَاءُ بِمَا لَبِيعَتِي فِيهِمَا تَرْكُ  
الْكِبَائِرِ وَعَدَمُ الْأَضْرَاعِ عَلَى الصَّغَائِرِ  
وَالْتَمَسْتُ بِالطَّاعَاتِ الْمَذْكُورَةِ  
مِنَ الْوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنِ الرَّوَاتِبِ  
وَالنَّكْتِ بِالْإِخْلَالِ فِي مَا ذَكَرْنَا -

اور پہلے دونوں قسم کے طریقوں میں بیعت کا پورا کرنا عبارت ہے ترک کبائر سے اور نہ اڑ جانا صغائر پر اور طاعات مذکورہ کو اختیار کرنا از قسم واجبات اور نکتہ سنتوں کی اور عہد شکنی عبارت ہے خلل ڈالنے سے اس میں جن کو ہم نے مذکور کیا یعنی ارتکاب کبائر اور اصرار علی الصغائر اور طاعات پر مستعد نہ ہونا بیعت شکنی ہے۔



اور تیسرے طریقے میں پورا کرنا بیعت کا عبارت ہے مدام ثابت رہنے سے اس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہاں تک کہ روشن ہو جاوے اطمینان کے نور سے اور یہ اُس کی عادت اور خواہر جبلت ہو جاوے بلا تکلف تو اس حالت کے نزدیک گاہے اُس کو اجازت دی جاتی ہے اُس میں جس کو شرع نے مباح کیا ہے از قسم لذات کے اور مشغول ہونے کے بعضے اُن کاموں میں جن میں طول مدت کی طرف حاجت ہو جاتی ہے جیسے درس کرنا علوم دینی کا اور قضا اور بیعت شکنی عبارت ہے اُس کی خلل اندازی سے قبل از نورانیت دل کے۔

### حکمت تکرار بیعت | اور چھٹے سوال

کے جواب میں معلوم کر کہ تکرار بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور اسی طرح حضرات صوفیہ سے لیکن دو چیزوں سے بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کے ہو اُس پر میں جس سے بیعت کر چکا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں اور اسی طرح اُس کی موت کے بعد یا اُس کی غیبت منقطعہ کے بعد کہ اُس کی توقع ملاقات کی باقی نہیں رہی اور بلاغند تو دوسرے مرشد سے بیعت کرنا مشابہ ہے

قسم سوم | وَأَمَّا الثَّالِثُ  
الْوَفَاءُ الْبَقَاءُ عَلَى هَذِهِ  
هَجْرَةٍ وَالْمُجَاهِدَةِ حَتَّى  
كُونَ مُتَنَوِّرًا بِنُورِ السَّكِينَةِ  
يَصِيرُ ذَلِكَ دَيْدَنَا لَنَا وَخَلْقًا  
جِبِلَّتًا فَعِنْدَ ذَلِكَ قَدْ  
فُضِيَ فِي مَا أَبَاحَهُ الشَّرْعُ  
نَ اللَّذَاتِ وَالِإِشْتِغَالِ  
فَضِ مَا يَحْتَاجُ إِلَى طُولِ  
عَهْدٍ كَالْتَدْرِيسِ وَالْقَضَاءِ  
فِيهِمَا وَالثَّلَاثِ بِالْإِخْلَالِ  
ذَلِكَ -

### جواب سوال ششم | وَأَمَّا

سُئِلَتْ السَّادِسَةُ فَأَعْلَمُ  
تَكَرَّرَ الْبَيْعَتِ مِنْ رَسُولِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثَوْرًا وَكَذَلِكَ عَنِ الصُّوفِيَّةِ  
أَمِنْ الشَّخْصَيْنِ فَإِنْ كَانَ  
هُوَ خَلَّلَ فِي مَنْ بَايَعَهُ  
بِأَسَى وَكَذَلِكَ بَعْدَ مَوْتِهَا  
غَيْبَتِهَا الْمُنْقَطِعَةِ وَأَمَّا بِلَا  
ذَلِكَ فَإِنَّهُ يُشْبِهُ الْمُتَلَدَّعِبَ



وَيَذُفُّهُم بِالْبُرْكَاتِ وَيَصْرِفُ  
قُلُوبَ الشُّيُوخِ عَنْ تَعَهُدِهِ  
وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

### جواب سوال، مفتی

المُسْتَلْتِ السَّائِعَةِ فَاعْلَمَنَّ  
اللفظ المأثور عن السلف عند  
البيعة أن يخطب الشيخ الخطبة  
المسنونة -

وَهِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مُحَمَّدًا  
وَنَسْتَعِينُهَا وَنَسْتَغْفِرُهَا وَنَعُوذُ  
بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ  
سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ  
يَهْدِ اللَّهُ فَلَا مَضِلَّ لَهُ  
وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ  
لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ  
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ

کھیل کے اور ہر جگہ بیعت کرنا برکت کو  
کھوتنا ہے اور مرشدوں کے دلوں کو  
اُس کی تعلیم اور تہذیب سے پھیرتا ہے  
واللہ اعلم یعنی اُس کو ہر جانی اور ہر دم  
خیالی سمجھ کر اُس پر التفات نہیں فرماتے  
اور ساتویں سوال کا جواب معلوم

کر کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے  
وقت یہ ہے کہ مرشد خطبہ مسنونہ پڑھے  
اور خطبہ مسنونہ یہ ہے یعنی الحمد لله

سے آخر تک ترجمہ اس کا یہ ہے سب  
تعریف اللہ کو ہم اُس کی حمد کرتے ہیں اور اُس  
سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت اُس سے

چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کی  
نفوس کی بدیوں سے اور اپنے اعمال کی برا  
سے جس کو اللہ نے ہدایت کی اُس کا کوئی

گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو اُس نے گمراہ  
اُس کو کوئی راہ بتانے والا نہیں اور گواہ  
دیتا ہوں میں اُس کی کہ کوئی معبود برحق

نہیں سوائے اللہ کے اور اس کی کہ محمد  
بندے ہیں اللہ کے اور اُس کے رسول  
رحمت بھیجے اللہ ان پر اور ان کی آل پر

۱۔ حسن حصین میں بعد اِلاَ اللّٰہ کے وَحْدًا لَا شَرِيكَ لَنَا بِحَقِّهِ ۱۲ -



ان کے اصحاب پر اور برکت کرے اور سلامتی عنایت فرماوے۔

پھر بعد خطبہ مذکور کے مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کرے سیویوں کہے کہ کہہ ایمان لایا میں اللہ پر اور جو اللہ کے نزدیک سے آیا اللہ کی مراد پر اور ایمان لایا میں رسول اللہ پر اور جو رسول اللہ کے نزدیک سے آیا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور بیزار ہو میں سب دینوں سے سوائے اسلام کے اور بیزار ہو اسب گناہوں سے اور میں اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہوں میں کہ گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کا بندہ ہے اور اس کا رسول۔

پھر مرشد کہے مرید سے کہہ میں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے خلفاء کے واسطے سے پانچ امر پر اس کی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے اور مقرر محمد رسول ہے اللہ کا اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوٰۃ کے دینے پر اور رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج پر اگر مجھ کو استطاعت ہوگی اس کی راہ کی۔

ف۔ استطاعت سبیل سے مراد زاد اور راحلہ ہے۔

صَحِيهِ وَبَارِكُ  
وَسَلِّمْ

ثُمَّ يَلْقَانِي إِذِ يَمَانِ  
لِاجْمَالِي فَيَقُولُ قُلْ أَمَنْتُ  
بِاللَّهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ  
عَلَىٰ مُرَادِ اللَّهِ وَأَمَنْتُ بِرَسُولِ  
لِلَّهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ  
لِلَّهِ عَلَىٰ مُرَادِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّأْتُ مِنْ  
جَمِيعِ الْأَدْيَانِ وَجَمِيعِ الْعَصِيَّانِ  
أَسْلَمْتُ الْآنَ وَأَقُولُ أَشْهَدُ  
بِأَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ  
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

ثُمَّ يَقُولُ قُلْ بَايَعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمَ  
بِوَأَسِطَةِ خُلَفَائِهِ عَلَىٰ خَمْسٍ  
شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَ  
قَامَ الصَّلَاةَ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةَ  
صَوْمَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتِ إِنْ  
سَطَّعْتُ إِلَيْهِ سَبِيلًا۔



ثُمَّ يَقُولُ قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَسِيَّتِهِ  
 حَلْفًا بِهَا عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ  
 شَيْئًا وَلَا اسْرِقُوا وَلَا أَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا  
 وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ أَفْتَرِيهِ بَيْنَ  
 يَدَيْكُمْ وَرِجَالِكُمْ وَلَا تَعْصِمُوا  
 فِي مَعْرُوفٍ -

پھر مرشد مرید سے کہے کہ بیعت کی میں  
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ  
 خلفائے حضرت کے اس پر کہ شریک نہ  
 کروں گا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری  
 نہ کروں گا اور زنا نہ کروں گا اور قتل نہ کروں  
 گا اور بہتان کو نہ لاؤں گا اپنے دونوں ہاتھ  
 اور دونوں پاؤں کے درمیان سے اس کو اقرار  
 کر کے اور نافرمانی رسول کریم کی نہ کروں گا  
 امر مشروع میں۔

ف۔ اس مضمون کی بیعت قرآن مجید میں منصوص ہے۔

ثُمَّ يَتْلُو الشَّيْخُ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ  
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ  
 وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَ  
 جَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ  
 تُفْلِحُونَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ  
 إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ  
 أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا  
 يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا

پھر مرشد ان دو آیتوں کو پڑھے یا  
 أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ  
 ایمان والو ڈرو اللہ سے اور تلاش کرو  
 اللہ کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اس کی  
 راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ  
 بیعت کرتے ہیں تمھ سے اے نبی وہ  
 بیعت کرتے ہیں اللہ سے اللہ سبحانہ  
 کا دست قدرت اور رحمت ان کے

۱۱۔ یہ کتاب ہے نفس سے یعنی اپنے جی سے بہتان کسی پر نہ بناؤں گا ۱۲

۱۳۔ قولہ الوسيلة ما يتوسلون به الى ثوابها والنفی منه من فعل الطاعة  
 وترك المعاصي من وسلي كذا اذا تقرب اليها وفي الحديث الوسيلة منزلة  
 في الجنة ۱۲ ايضا وي الوسيلة ما يقربكم اليها من طاعتها ۱۲ جلالين



عَاهِدًا عَلَيْنَا اللَّهُ قَسِيئًا وَتَيْبَةً  
أَجْرًا عَظِيمًا -

ہاتھوں پر ہے سو جس نے بیعت کو توڑا یہی بات ہے  
کہ اُس نے اپنی ذات کی مضرت کے واسطے بیعت  
کو توڑا اور جس نے پورا کیا اُس کو جو اللہ سے عہد  
کیا سو قریب اُس کو اجر عظیم عنایت کرے گا۔

ف۔ پہلی آیت میں وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہے مولانا نے حاشیے میں فرمایا  
کہ ہم نے اپنے جد امجد حضرت شاہ عبدالرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ اُن  
کے ہم عصر ایک عالم نے اُن سے بیعت کے سنت یا بدعت ہونے میں گفتگو کی جد امجد  
نے واسطے مشروعیت بیعت کے اس آیت سے استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہیں کہ  
وسیلے سے ایمان مراد لیجئے اس واسطے کہ خطاب اہل ایمان سے ہے چنانچہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا اس پر دلالت کرتا ہے اور عمل صالح بھی مراد نہیں ہو سکتا کہ وہ تقویٰ میں داخل  
ہے اس واسطے کہ تقویٰ عبارت ہے امثال ادا اور اجتناب نواہی سے اس واسطے  
کہ قاعدہ عطف کا مغایرت بین المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہے اور اسی طرح  
ہماد بھی مراد نہیں ہو سکتا بدلیل مذکور یعنی تقویٰ میں داخل ہے پس متعین ہو گیا کہ وسیلے  
سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہے پھر اس کے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہے ذکر اور  
فکر میں تا قلاع حاصل ہو کہ عبارت ہے وصول ذات پاک سے واللہ اعلم۔

پھر مرشد دعا کیے اپنی ذات کے واسطے اور  
مرید کے واسطے اور حاضرین کے واسطے مویوں  
کہے کہ اللہ تعالیٰ برکت کرے ہمارے اور تمہارے  
واسطے اور نفع پہنچا دے ہم کو اور تم کو۔

اور اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ مرید  
کو یوں تلقین کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ میں نے  
اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہے طرف  
شیخ اعظم اور قطب الفخیم خواجہ نقشبند کے یا

تَحَدِيدٌ عَوْلِنَفْسِهِ وَ  
لِلتَّسْبِيذِ وَالْحَاضِرِينَ فَيَقُولُ  
بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ وَ  
نَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ -

وَلَا بَأْسَ أَنْ يُلْقِنَهُ فَيَقُولُ  
قَلِ احْتَرْتُ الطَّرِيقَةَ النَّقْشَبَنْدِيَّةَ  
أَوِ الْقَادِرِيَّةَ أَوِ الْجِشْتِيَّةَ  
الْمُنْسُوبَةَ إِلَى الشَّيْخِ الْأَعْظَمِ



وَأَقْطَبَ الْأَفْحَمَ خَوَاجَةً نَفْسَلْبَدًا  
 أَوْ الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الْقَادِرِ  
 الْحَمْدَانِيِّ أَوْ الشَّيْخَ مُعِينِ الدِّينِ السَّجَرِيِّ  
 اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا تَرْجُوحًا وَاحْتِرَانًا  
 زُورَةً أَوْلِيَاءِهَا بِرَحْمَتِكَ  
 يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ  
 رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فِي مُبَشِّرَةٍ فَبَالَعْتُهُ فَأَخَذَ  
 عَلَيَّ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ يَدَايَ  
 بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَنَا أَصَافِحُ عِنْدَ  
 الْبَيْعَةِ عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ۔

طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ  
 محمد الدین عبدالقادر جیلانی کی طرف یا طریقہ  
 چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ معین  
 الدین سجری یعنی سیستانی کی طرف خداوند  
 ہم کو فتوح اس طریقے کے عنایت کر اور ہم کو  
 اس طریقے کے دوستوں کے گروہ میں محشور  
 کر اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین۔

سنا میں نے اپنے والد بزرگوار سے  
 فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں سو میں نے آپ  
 سے بیعت کی سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 میرے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں  
 مبارک میں کر لیا سو میں تو اسی طرح جیسے خواب  
 میں دیکھا مصافحہ کرتا ہوں بیعت لینے کے وقت

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ بعض اکابر مرید سے فرماتے ہیں کہ اپنا داہنا ہاتھ پھر  
 پھر بیعت لینے والا اس پر اپنا ہاتھ رکھتا ہے اسی طرح عمرو بن العاص نے نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے روایت کیا۔

أَمَّا بَيْعَةُ الْإِسَاءِ فَيَا  
 يَا خُذْ الشَّيْخَ طَرْفَ ثَوْبٍ ذَاتِي  
 تَبَايَعُ طَرْفَهُ الْآخِرَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

اور عورتوں کی بیعت کرنے کا طریقہ یہ  
 کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور  
 کرنے والی دوسرا کنارہ اس کا پکڑے واللہ اعلم

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتوں سے جائز ہے بدون پکڑنے کپڑے  
 کے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔



## تیسری فصل

## مُرید کی تربیت اور تعلیم کا بیان

اس فصل میں مُرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہے۔

سالموں کی تربیت کے واسطے درجاً  
ہیں علی الترتیب سوا دل جس کا سنوارنا واجب  
ہے وہ عقیدہ ہے توجیب کوئی شخص راہ  
خدا کے چلنے میں راغب ہو تو حکم کر اُس کو  
اول عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد  
سلف صالح کے یعنی ثابت کرنا واجب الوجود  
کا جو واحد ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے  
اُس کے موصوف ہے وہ جمیع صفات کمال  
سے جیات میں اور علم اور قدرت اور ارادے  
میں اور سوائے ان کے اور صفات میں کہ  
حق تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا  
ہے ساتھ ان کے اور نقل اُس کی ثابت  
ہوئی مجرب صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے  
اور صحابہؓ اور تابعینؒ سے۔

ایسا واحد ہے جو پاک ہے نقصان  
اور زوال کی سب نشانیوں سے محترم ہونے

لِتَرْبِيَةِ السَّالِكِينَ دَرَجَاتٍ  
مُتَرْتَبَةً فَأَوَّلُ مَا يَجِبُ أَنْ  
يَتَغَيَّرَ فِيهِ الْعَقِيدَةُ فَإِذَا رَغِبَ  
أَمْرُهُ فِي سُلُوكِ طَرِيقِ اللَّهِ  
فَمَرَّةً أَوَّلًا بِتَصْحِيحِ الْعَقَائِدِ  
عَلَى مُوَافَقَةِ السَّلَفِ الصَّالِحِ  
مِنْ إِثْبَاتِ وَاجِبٍ وَاجِدٍ  
إِلَّا أَنَّهُ هُوَ مُنْتَصِفٌ بِجَمِيعِ صِفَاتِ  
الْكَمَالِ مِنَ الْحَيَاةِ وَالْعِلْمِ  
وَالْقُدْرَةِ وَالْإِرَادَةِ وَغَيْرِهَا  
مِمَّا وَصَفَ اللَّهُ بِهِ نَفْسَهُ  
وَتَبَتَ بِهِ النَّقْلُ عَنِ الْمُخْبِرِ  
الصَّادِقِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
وَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ۔

مُنْرَةً مِنْ جَمِيعِ سِمَاتِ  
النَّقْصِ وَالزُّوَالِ مِنَ الْجَسْمِيَّةِ



وَالْتَّحَيُّزِ وَالْعَرْضِيَّةِ وَالْجِهَةِ  
وَالْأَلْوَانِ وَالْأَشْكَالِ -

وَأَمَّا مَا وَرَدَ مِنَ الْإِسْتِوَاءِ  
عَلَى الْعَرْشِ وَالصَّحْبِ وَإِثْبَاتِ  
الْيَدَيْنِ فَنُومِنُ مِنْ بِيهَا عَلَى الْجَمَلَةِ  
ثُمَّ نَعْلَمُ تَفْصِيْلَهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى  
وَنَعْلَمُ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ لَيْسَ كَمِثْلِ  
الْإِصْنَافِنَا بِالتَّحَيُّزِ وَغَيْرِهِ بَلْ  
لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ  
الْبَصِيرُ وَنَعْلَمُ أَنَّهُ شَيْءٌ ثَابِتٌ  
بِاللَّهِ تَعَالَى كَمَا اثْبَتَ فِي مُحْكَمِ  
كِتَابِهِ -

سے اور احتیاج مکانی اور عرض ہونے اور  
جہت میں ہونے اور الوان اور اشکال  
سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہے  
اور وہ جو وارد ہوا ہے استواء  
علی العرش اور صحک اور اثبات یدین کا  
سو اس پر ہم ایمان رکھتے ہیں مجمل بلا تفصیل  
پھر اس کی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے  
ہیں یعنی وہی خوب جانتا ہے کہ کیا مراد ہے  
استواء علی العرش سے اور اتنا تو ہم بالیقین  
جانتے ہیں کہ اس کے استوار وغیرہ میں ہمارا  
اتصاف بالتحیز وغیرہ نہیں بلکہ خدا کے مثل  
کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع اور بصیر ہے اور  
جانتے ہیں ہم کہ استوار علی العرش ایک چیز  
ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے واسطے چنانچہ اس  
نے اپنی کتاب محکم میں اس کو ثابت کیا ہے۔

ف۔ مترجم کہتا ہے صفات متشابہ میں یعنی استوار وغیرہ میں قدامتے سلف سے  
یہی منقول ہے کہ اس پر مجمل ایمان لائیے اور تاویل نہ کیجئے اور تفصیل اس کی علم الہی پر  
سپرد کیجئے امام مالک نے فرمایا کہ استواء علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اس کی مجہول  
ہے اور اس میں سوال کرنا بدعت ہے اور یہی راہ اسلم ہے کہ مبادا تاویل میں غیر حق کو  
حق قرار دینا پڑے۔

۱۵ یعنی مثلاً ہم ایک تخت یا کوٹھے پر بیٹھیں تو مکانیت اور جگہ کا گھیرنا لازم آتا ہے ویسا اس کے استواء  
میں نہیں لازم آتا وہ پاک ہے مکانیت وغیرہ صفات نقصان سے ۱۲ ق



ثُمَّ اثْبَاتِ نُبُوَّةَ الْأَنْبِيَاءِ  
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خُصُوصًا وَ  
وَجُوبِ اتِّبَاعِهِمْ فِي كُلِّ مَا أَمَرَ  
وَنَهَى وَتَصَدِّيقِهِمْ فِي كُلِّ مَا أَخْبَرَ  
مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ وَمِنَ الْمَعَادِ  
الْجَسْمَانِي وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ  
وَالْحِسَابِ وَالرُّؤْيِيَةِ وَالْقِيَامَةِ  
وَعَذَابِ الْقُبْرِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا ثَبَتَ  
بِهِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ بِهِ الرَّوَايَةُ -

پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیا  
علیہم السلام کی علی العموم ونبوت سیدنا  
محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علی الخصوص اور  
ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا واجب ہونا  
جس میں کہ آپ نے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق  
آپ کی جمیع اخبار میں یعنی منجملہ صفات ربانی اور  
معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب  
اور رویت الہی اور قیامت اور عذاب قبر  
اور سوائے ان کے اور امور میں چنانچہ حوض  
کوثر اور صراط اور میزان جس کی نقل حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور روایت  
اُس کی صحیح ہے۔

پھر بعد تصحیح عقائد کے نظر لاحق ہو گا کہ  
کے اجتناب اور صفائے شر مندہ ہونے  
میں۔

اور حق یہ ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہے  
جس پر وعید ہود وزخ کی یا عذاب شدید  
کی قرآن یا حدیث صحیح میں جو اہل حدیث  
کے نزدیک معروف ہو یا اُس کے مرتکب کو  
کافر کہا ہو جیسا کہ حدیث میں فرمایا کہ  
جس نے نماز کو عمداً ترک کیا وہ کافر ہے  
اور دوسری حدیث میں ہے کہ فرق ما بین  
مسلمین اور ما بین مشرکین کے نماز ہے

ثُمَّ يَتْلُوهُ النَّظَرُ فِي  
اجْتِنَابِ الْكِبَائِرِ وَالنَّدَمِ  
مِنَ الصَّغَائِرِ -  
وَالْحَقُّ أَنَّ الْكَبِيرَةَ كُلَّ  
ذَنْبٍ أُوْعِدَ عَلَيْهِ بِالنَّارِ أَوْ  
الْعَذَابِ الشَّدِيدِ فِي الْقُرْآنِ  
أَوِ السُّنَّةِ الصَّحِيحَةِ الْمَعْرُوفَةِ  
عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ أَوْ سُمِّيَ  
مُرْتَكِبُهُ كَافِرًا كَقَوْلِهِ مَنْ  
تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ  
كَفَرَ فَرَّقْ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ



سو جس نے اس کو چھوڑا وہ کافر ہے  
یا کبیرہ وہ ہے جس کے مرتکب پر شرع  
میں حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور  
راہزنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ  
برابر یا زیادہ ہو برائی میں کبار مذکورہ  
سے صریح عقل کے حکم میں۔

### اشراک با خدا

سو منجملہ کبار اکبر  
الکبار اشراک باللہ ہے یعنی خدا کے ساتھ  
ساچھا لگانا عبادت میں اور استعانت  
میں یعنی غیر خدا سے مدد مانگنی روزی اور  
شفا وغیرہا میں اور غیر کی عبادت اور استعا  
کی توبہ کی طرف اشارہ ہے حق تعالیٰ  
کے اس قول میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ  
اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔

الْمُشْرِكِينَ الصَّلَاةَ فَمَنْ تَرَكَهَا  
بِأَنَّ كَفْرًا وَشُرْعًا لِمُرْتَكِبِهِ  
حَدًّا كَالزَّنَاءِ وَالسَّرِقَةِ  
وَقَطْعِ الطَّرِيقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ  
أَوْ كَانَ مُسَاوِيًّا أَوْ أَكْثَرَ شَرًّا  
مِنْ هَذِهِ الْمَذْكُورَاتِ فِي  
حُكْمِ بَدَا هَتَا الْعَقْلِ۔

تفصیل گناہ کبیرہ | فِئْتَهَا الْاِشْرَاكُ  
بِاللّٰهِ تَعَالٰی عِبَادَةً وَاِسْتِعَانَةً  
فِي الرِّزْقِ وَالشِّفَاءِ وَغَيْرِهِمَا وَاِلٰى  
التَّوْبَةِ مِنْهُمَا الْاِشْرَاةُ فِي قَوْلِهِ  
تَعَالٰى اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ  
نَسْتَعِينُ۔

ف۔ مولانا نے حاشیہ اس کتاب میں فرمایا کہ مدد مانگنی روزی اور شفا میں  
ہمارے زمانے میں شائع ہے بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہے شرک فی العبادۃ  
یہ ہے کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کے واسطے یا خانہ خدا کے واسطے مخصوص ہیں  
ان کو غیر خدا کے واسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسی کو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا  
نام بطور اسم الہی کے ذکر کرنا یا قبور کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور  
یہ جو فرمایا کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ میں اشراک فی العبادۃ اور اشراک  
فی الاستعانتہ کی توبہ کا اشارہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہے  
تخصیص اور حصر کو یعنی خاص کرتی ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص کر تجھی سے ہم مدد چاہتے



یہ پھر جب عبادت اور استعانت حق تعالیٰ کو خاص ہوئی تو سوائے خدا کے اوروں کی عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگتی روزی اور شفا وغیرہ میں ہرگز جائز نہیں وجہ اختصاص عبادت کی تو ظاہر ہے اور وجہ اختصاص استعانت کی یہ ہے کہ مدد کرنا تین صفت پر موقوف ہے ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اس واسطے کہ جو غیر کی حاجت کو جانے کیونکر اس کی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہ ہو تو کس طرح حاجت روائی کر سکے اور اگر علم اور قدرت دونوں ہوں لیکن اگر رحمت اور شفقت نہ ہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا ظہور ہو حالانکہ صفات ثلاثہ مخصوص بخدای علیم و قدیر و رحیم ہیں لہذا استعانت غیر خدا سے جائز نہیں بعضے گورپرست کہتے ہیں کہ اولیاء کو حق تعالیٰ نے علم اور قدرت عطا کی ہے تو ان سے استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو ان کا جواب یہ ہے کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم محیط ہے کہ دور اور نزدیک اور غیب اور شہادت ان کے نزدیک برابر ہے ہر لحظہ سارے عالم کی حاجات سے مطلع ہیں اور مشکل کشائی کی قدرت رکھتے ہیں سو اس کا اثبات ہرگز ممکن نہیں تو ان کی کج بحثیوں کا کلام بھی لائق التفات کے نہیں حق تعالیٰ اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرماوے اور کج روی اور کج فہمی سے بچاوے آمین۔

تَصَدِّقُ كَاهِنٍ وَغَيْرِهِ | وَ مِنْهَا  
اور منجملہ کبار تصدیق کرنا ہے  
کاهن کا۔

ف۔ کاهن عرب میں کچھ لوگ تھے کہ جنوں سے دریافت کر کے اخبار غیبی لوگوں کو بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کاهن کے مانند ہے منجم اور رمال اور جفار اور شامہ بین کی تصدیق کرنا اس واسطے کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہے جو اس کا دعویٰ کرے وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے جھوٹا ہے۔

اور منجملہ اکبر الکبار کے پیغمبر اور  
قرآن اور فرشتوں کو بد کہنا اور انکار کرنا  
اور تمسخر کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح

پینجیروں اور فرشتوں کو برا کہنا و  
مِنْهَا سَبُّ الرَّسُولِ وَالْقُرْآنِ  
وَأَمْلُئْكُمْ وَإِنكَارُهَا وَالِاسْتِهْزَاءُ



ضروریات دین کا انکار کرنا۔

بِهَذَا كَذَّابًا نَكَارُضُورِيَّاتِ الدِّينِ

ف۔ مولانا نے فرمایا ضروریات دین وہ امور ہیں جو قرآن مجید اور حدیث مشہور

اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں۔

اور منجملہ کبار نماز اور زکوٰۃ

تَرَكَ نَمَازَ وَغَيْرَهَا وَمِنْهَا تَرَكَ

اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہے۔

الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالصَّوْمَ

اور منجملہ کبار ہے جان ناحق قتل

قَتْلُ نَاحِقٍ وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ

کرنا اور قتل ناحق میں اولاد کا قتل کرنا

بِغَيْرِ حَقٍّ وَمِنْهُ قَتْلُ الْوَالِدِ وَ

اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہے

قَتْلُ الْإِنْسَانِ تَفْسَهُ۔

اور منجملہ کبار زنا ہے اور اغلام

وَمِنْهَا الزِّنَاءُ وَاللِّوَاطَةُ

اور نشے والی چیز کا پینا اور چورنی اور ہزنی

وَشُرْبُ الْمُسْكِرِ وَالسَّرِقَةُ

اور غصب اور غنیمت کا مال چراتا اور

وَقَطْعُ الطَّرِيقِ وَالْغَصْبُ وَ

جھوٹی قسم کھانی اور پاکدامن عورت کو

الْغُلُولُ وَشَهَادَةُ الزُّورِ

زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور

وَالْيَهُائِنُ الْغُمُوسُ وَقَذْفُ

والدین کی نافرمانی کرنی ان کی خدمت نہ

الْمُحْصَنَةِ وَآكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ

کرنی اور حق برادری نہ ادا کرنا اور ناپ

وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَطْعُ

اور تول میں کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیانج

الرِّحْمِ وَتَطْفِيفُ الْكَيْلِ

کھانا اور جہاد میں کفار کی صف جنگ

وَالْوَرْنَ وَالرِّبَا وَالْفِرَارُ مِنَ

سے بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْنَا وَسَلَّمُ وَالرِّشْوَةُ

پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصلہ کرنے

فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْمُحَارِمِ وَالْقِيَادَةُ

میں رشوت لینا اور محارم سے نکاح کرنا

بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالسَّعَابَةُ

اور مردوں اور عورتوں کے درمیان میں

لَهُ أَوْرَاسِي هِيَ نَيْكٌ مَرْدٌ كَوْتَمَتْ زَنَادٌ وَغَيْرُهُ كِي لَكَانِي ۱۲



عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيُقْتَلَ أَوْ يَنْهَبَ  
وَتَرَكُ الْهَجْرَةَ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ وَ  
مَوْلَاةُ الْكُفَّارِ وَالْقِمَارَ وَالسِّحْرَ  
فَكُلُّ ذَلِكَ مِنَ الْكِبَايِرِ -

کٹاپن کرنا اور حاکم سے چغل خوری کرنا تاکہ  
وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دارالحررہ  
دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا اور کافروں  
سے دوستی کرنا ان کے خیر خواہ ہونا اور جو  
کھیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر میں داخل ہیں

تحقیق و تفصیل کبائر | مولانا نے فرمایا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ کبائر ستر کے

قریب ہیں اور سعید بن جبیرؓ نے کہا کہ قریب سات سو کے ہیں اور انسب یہ ہے کہ کبائر  
کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفسدہ سے کم ہو تو صغیرہ  
ہے اور نہیں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عزیز الدین بن سلامؒ ہے اور شیخ ابوطالبؒ مکی  
نے فرمایا کہ میں نے کبائر کی احادیث کو جمع کیا تو میں نے سترہ کبائر مصرح پائے چار گناہ دل  
میں شرک اور گناہ پر حرم جانے کی نیت اور رحمت الہی سے ناامید ہونا اور قہر خدا سے  
بے خوف ہونا اور چار گناہ زبان میں تھوٹی گواہی دینا اور پاکدامنوں کو زنا کا عیب  
لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیت میں شراب پینا اور یتیم کا مال  
کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرمگاہ میں زنا اور لواطت اور دو گناہ ہاتھ میں ناحق  
قتل اور چوری اور ایک گناہ پانوں میں یعنی جہاد میں صف جنگ سے بھاگنا اور ایک گناہ  
تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالیٰ اپنے کرم سے ہم کو ان گناہوں سے بچائے آمین

اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے ذک  
دیا یعنی بعد کبائر مذکورہ یا کہ امر مشروع کے  
مخالف یا رافع ہودین کے طریقہ مامور کا۔

وَالصَّغِيرَةُ كُلُّ مَا نَهَى عَنْهُ  
الشَّرْعُ أَوْ خَالَفَ مَشْرُوعًا وَسَرَفَ  
طَرِيقًا مَأْمُورًا فِي الدِّينِ -

۱۔ جب تک کہ کافر دو گئے ہوں اور جب دو گنتوں سے زیادہ ہوں تو بھاگنا جائز ہے لکن فی الکتب الدینیۃ ۱۲ - ق۔  
۲۔ ترک صلوٰۃ اور ترک زکوٰۃ اور صوم نہ رکھنا اور حج نہ کرنا باوجود فرض ہونے کے اور غیبت کرنی اور حکم خلاف شرع دینا اور غیبت  
کرنی کافروں سے وغیر ذلک مصرح قرآن و حدیث میں و عیدان پر مذکور ہیں پس تقسیم مہمل ہے واللہ اعلم ۱۲۔



پھر اجتناب کبار اور زناست صغائر کے بعد  
نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام میں از قسم طہارت  
اور صلوة اور صوم اور زکوٰۃ اور حج کے تو ان  
امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کے قائم کرے رعایت ابغاض اور آداب  
اور ہدایات اور اذکار سے۔

ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ النَّظْرُ فِي  
أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ  
وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ  
وَالْحَجِّ فَيُقِيمُهَا عَلَى مَا مَرَّبَهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ رِعَايَةِ الْأَبْغَاضِ وَالْآدَابِ  
وَالْهُدَايَاتِ وَالْأَذْكَارِ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ ابغاض سے مراد یہاں وہ امور ہیں جو ارکان وغیرہ کو  
شامل ہوں از قسم امور متاخرہ سوان میں سے بعض فقہاء کے نزدیک بعض امور واجب  
ہیں اور دوسرے فقہاء کے نزدیک سنت مؤکدہ۔

پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد  
نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش میں منجملہ  
اکل و شرب اور لباس اور کلام اور صحبت  
خلق وغیر ذلک اور نظر کرنا چاہیے امور  
خانگی میں منجملہ نکاح اور حقوق ممالیک  
اور حقوق اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے  
معاملات میں از قسم بیع اور ہبہ اور اجارے کے  
توان کو صحیح اور ٹھیک کرے بر وجہ سنت بدون  
سستی اور بے بجدی کے۔

ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ النَّظْرُ فِي  
الْمَعَاشِ مِنَ الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ  
وَاللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَالصُّحْبَةِ  
وغير ذلك وفي العقد المتربى  
من النكاح والمليكة والاولاد  
المعاملات من البيع والهبة  
والاجارة فيصحيحها على السنة  
من غير مصاداهنة ولا اعوجاج

ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ النَّظْرُ فِي

۱۔ مولانا نے فرمایا عیب بولتے ہیں فلاں حسن المملکہ ہے جب کہ وہ اپنے لونڈی غلاموں سے حسن  
سلوک کرتا ہو حدیث میں وارد ہے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سِوَى الْمَلِكَةِ يَعْنِي جُو مَالِكِ سے  
بد سلوک کرے جنت میں نہ داخل ہوگا ۱۲۱ منہ



ذَكَارِ الْمَأْمُورَةِ فِي الْأَوْقَاتِ  
 مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتِ  
 النَّوْمِ وَغَيْرِهَا وَتَهْدِي بِ  
 اخْلَاقٍ مِنَ الرِّيَاءِ وَالْعَجَبِ  
 الْحَسَنِ وَالْحَقْدِ وَالْمُؤَاطَبَةِ  
 فِي السَّلَاوَةِ وَذِكْرِ الْآخِرَةِ وَالْمُؤَاطَبَةِ  
 فِي مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحَلَقِ الذِّكْرِ  
 الْمَسَاجِدِ فَإِذَا تَأَذَّبَ بِهَذِهِ  
 آدَابِ حَانَ أَنْ يَشْتَغَلَ بِالشُّغَالِ  
 الْبَاطِنَةِ وَيَجْتَهِدَ فِي تَحْلِيلِ  
 لِقَلْبٍ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دَائِمًا وَالنَّظَرَ  
 لِيَوْمٍ يَبْصُرُ الْقَلْبَ وَإِنَّمَا تَرَكْنَا  
 بَيَانَ هَذِهِ الْأُمُورِ الْمُقَدَّمَةِ  
 سَبْكَتًا رَأَاهَا وَاعْتِمَادًا أَعْلَى فَهَمِ  
 طَالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَّبِعِ لِلْكِتَابِ  
 وَالسُّنَّةِ وَالْفِقْهِ وَالْكِتَابِ  
 الْمُتَوَسِّطَةِ فِي السُّلُوكِ مِثْلِ  
 رِيَاضِ الصَّالِحِينَ وَالْمُخْتَصَرَةِ  
 فِي الْعَقِيدَةِ كَالْعَقَائِدِ الْعَضُدِيَّةِ  
 وَمَنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ تَتَبُعُهَا  
 فَلْيَأْخُذْهَا مِنْ عَالِمٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

نظر کرنا چاہیے اُن اذکار میں جو اوقات مخصوصہ  
 یعنی صبح اور شام اور وقت خواب وغیر ذلک  
 میں مامور ہیں پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی  
 اخلاق میں از قسم ریا اور پندار اور حسد اور  
 کینہ وغیرہا کے اور مواظبت اور دوام  
 کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی  
 یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کے حلقوں  
 پر اور مساجد پر پھر جب کہ سالک ان  
 آداب مذکورہ کے ساتھ متادب ہو گیا تو  
 اب وقت آیا اشتغال باطنی کے اشتغال  
 کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کے ساتھ دل  
 لگائے رہنے کی کوشش کرنے کا اور  
 اسی کوتاہی رہنے کا دل کی بینائی سے  
 اور ہم نے تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ  
 التفصیل اُن کو بہت جان کر چھوڑ دیا اور  
 طالب صادق کے فہم پر بھروسہ کر کے جو طالب  
 کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ  
 سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب  
 مختصرہ عقائد مانند عقیدۃ عضدیہ کا  
 واقف اور محسوس ہے اور جس کو تتبع اور علم  
 ان کتابوں کا میسر نہ ہو وہ کسی عالم سے دریافت  
 کرے واللہ اعلم۔

تفصیل شعب الیگانہ | مولانا نے فرمایا کہ جن امور کو مؤلف قدس سرہ نے کثیر جان



کر ترک کیا ان کو ہم مجلاً بیان کرتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان  
 کی ستر اور چند شاخیں ہیں اور مراد یہاں ایمان سے ورع اور تقویٰ کا مراد ہے  
 تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہے چنانچہ ان کا بیان یوں ہے کہ خدا  
 پر ایمان لانا اور اس کے صفات پر اور اس کے غیر کو حادث جاننا اور اس کے مالک  
 پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور تقدیر پر اور کھیلے دن پر ایمان لانا اور  
 حق تعالیٰ سے محبت رکھنی اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل  
 انسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور ان کی تعظیم کا معتقد  
 رہنا اور درود پڑھنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہی میں داخل ہے اور آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے  
 کرنا اور ترک ریا و نفاق اخلاص ہی میں داخل ہے اور خدا سے خوف رکھنا اور اس  
 کی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا  
 شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا۔ اور ترک شہوت اور مجوم مصائب میں صابر رہنا  
 اور قضائے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ  
 کی اور ترحم خرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینہ کا ترک کرنا اور  
 غضب ترک کرنا بھی درحقیقت تواضع میں داخل ہے اور توحید ربانی کا ناطق  
 رہنا یعنی لا الہ الا اللہ پڑھتے رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کتررتہ تلاوت کا درس  
 آیتیں ہیں اور متوسط مرتبہ سو آیتیں ہیں اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلیٰ مرتبہ  
 میں داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذکر رہنا اور  
 استغفار ذکر ہی میں داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور حسنی اور حکمی طہارت کرنا اور  
 پرہیز کرنا بجا ستوں سے تطہیر ہی میں داخل ہے اور ستر کو چھپا رکھنا اور فرض اور  
 نفل نماز پڑھنی اور اسی طرح فرض زکوٰۃ اور نفل صدقہ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد  
 کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ریاضت کرنی سخاوت ہی میں داخل ہے اور  
 فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف کرنا اور شہب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمر



اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدين یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہاں اپنا دین نہ قائم رہ سکے اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفاروں کو ادا کرنا اور نکاح کر کے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق ادا کرنا اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کی تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلاموں کو مالکوں کی اطاعت کرنی اور مالکوں کو لونڈی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان حاکموں کی اطاعت کرنی اور خلق میں اصلاح کرتے رہنا اور خوارج اور باغیوں کا قتال تو اصلاح بین الناس میں داخل ہے اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اعانت میں داخل ہے اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد کرنا اور رابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی میں داخل ہے اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا ادا امانت میں داخل ہے اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے میں سختی نہ کرنا اور حسن معاملہ میں داخل ہے مال کا جمع کرنا طلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تیزیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ مال کو برباد نہ کرنا اتفاق المال فی حقہ میں داخل ہے اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا اور اپنی بُرائی سے لوگوں

۱۱ بشرطیکہ خلاف شرع وہ حکم نہ ہو۔ کَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ لِاطَاعَتِكَ لِلْمَخْلُوقِ فِي مَعْصِيَتِكَ الْخَالِقِ ۱۲۔

۱۲ بشرط پائے جانے شرائط کے ۱۲

۱۳ خرچ کردن در حق ادا ۱۳

۱۴ یعنی چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو یہ اُس کے جواب میں یرحمک اللہ کہے (باقی صفحہ ۴۶ پر)



کو بچانا ضرر نہ پہونچانا اور لہو و لعیب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راسے سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہے شیخ جلال الدین سیوطی نے اسی طرح شعبہ ایمان کی تفصیل نقایۃ العلوم میں فرمائی ہے۔ واللہ اعلم۔

دبقیہ حاشیہ ص ۲۵ کا) یہ جواب دینا واجب علی الکفایہ ہے اگر محفل میں سے کوئی جواب نہ دے گا تو سب گنہگار ہوں گے اور یہی حکم ہے سلام کے جواب کا ۱۲۔

۱۵ نام کتاب۔



## چوتھی فصل

## مشائخ جیلانیہ قادریہ کے اشغال کا بیان

فِي أَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْجِيلَانِيَّةِ  
وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ  
السَّيِّدِ أَبِي مُحَمَّدٍ مُحَمَّدِي الدِّينِ  
عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ وَعَنْهُمْ أَجْمَعِينَ۔

یہ فصل مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ  
کے اشغال میں ہے قادریہ امام طریقت  
شیخ ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی کے  
مرید ہیں خدا راضی ہے ان سے اور ان  
کے سب تابعین سے۔

ف۔ مصنف نے انتباہ میں فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب  
حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف ہے اور مجالس ستین ان کا ملفوظ ہے اور  
اصل طریقہ قادریہ اس میں مفصل موجود ہے۔

سو پہلا شغل جس کو مشائخ قادریہ تلقین

فَاوَّلُ مَا يُلْقِنُوهُ اللَّهُ الْجَهْرُ

۱۔ ذکر جہر مذہب حنفی میں بدعت ہے مگر اس جگہ کہ اس میں ذکر جہر آیا ہے مثل اذان وغیرہ کے اس میں  
بدعت نہیں ہے اور ما سوائے اس کے بدعت ہے چنانچہ فتح القدر میں ہے۔ والاصل فی الاذکار  
الاخفاء والجهربها بدعة انتھلی یعنی اصل اذکار میں چپکے ذکر کرنا ہے اور پکار کرنا اذکار کا  
بدعت ہے جہاں کہیں بدعت کو مطلق چھوڑتے ہیں بدعت سیئہ مراد ہوتی ہے چنانچہ یہ بات بھی فقہ کی کتابوں  
کی عبارتوں سے معلوم ہوتی ہے اور غایۃ البیان شرح ہدایۃ میں ہے۔ لان الجھر بالتکبیر بدعة  
لقولہ تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعاً وخفیۃً انتھلی یعنی پکار اپنے رب کو گڑگڑا کر اور پوشیدہ  
(باقی حاشیہ ص ۳۸ پر دیکھئے)۔



کرتے ہیں ذکر اللہ ہے جہر سے یعنی بلند  
آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ ہے  
کہ افراط سے نہ ہو تو اس تقریر سے کچھ  
مخالفت نہ رہی اس کے جواز میں اور اس  
میں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
منع فرمایا اس طرح کہ اعتدال اختیار کرو  
اور نرمی کرو اپنی جانوں پر کہ تم پہرے اور  
غائب کو نہیں پکارتے ہو الی آخر الحدیث

بِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْمُرَادُ  
بِهَذَا الْجَهْرُ هُوَ غَيْرُ الْمَقْرُطِ  
فَلَا مَنَافَاةَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ مَا نَهَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَيْثُ قَالَ لَوْ أَرَادُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ  
فَأَنْتُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمًّا وَلَا  
غَائِبًا الْحَدِيثُ

ابقیہ حاشیہ ص ۴۲ کا) انتہی اور کہا کفایہ شرح ہدایہ میں ان الجہر بالتکبیر بدعتا  
فی کل وقت الا فی المواقف المستثنیة یعنی جہر ساتھ تکبیر کے بدعت ہے ہر وقت میں مگر  
بعض جگہ اور تصریح کی ہے قاضی خاں نے اپنے فتاویٰ میں ساتھ کراہت ذکر جہر کے اور اتباع  
کیا اس کا اس پر صاحب مصنفی نے اور فتاویٰ علامہ میں ہے۔ ویمنع الصوت من رفع الصوت  
والصنفق یعنی منع کیا کرتے ہیں صوفی بلند کرنے آواز سے اور تالی بجانے سے اور یہاں شرح  
مواہب الرحمن میں ہے ان رفع الصوت بالذکر بدعتا یعنی بلاشبہ بلند کرنا آواز کا  
ساتھ ذکر کے بدعت ہے واسطے مخالفت قول اللہ تعالیٰ کے واذکر ربک فی نفسك تضرعاً  
وخیفۃ و دون الجہر من القول یعنی اور یاد کر اپنے رب کو اپنے جی میں گڑگڑا کر اور  
ازراہ خوف کے اس سے اور کم جہر کے قول سے اور جو کچھ کہ بعض احادیث میں ذکر جہر ثابت ہوا  
ہے بغیر مواضع مقررہ کے پس بنا بر تعلیم کے ہے چنانچہ ملا علی قاری نے شرح مشکوٰۃ میں یہ لکھا  
ہے ۱۲ مایۃ المسائل۔

۱۲ قولہ ارجعوا الی اعتدلو ایقال ربح القامة اذا کان معتد لہا ای ارفقہا  
یہا بالاجتناب عن الجہر المقرط ۱۲ من مولا ناعید العزیز قدس سرہ۔



ف۔ پوری حدیث یوں ہے بروایت ابو موسیٰ اشعریؓ کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے اور جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے قریب تر ہے اونٹ کی گردن سے انتہی یہ تمثیل ہے شدت قرب سے والاحق تعالیٰ جبل الوردیہ بھی قریب تر ہے شعرا:

اتصالے بے تکلف بے قیاس — ہست رب الناس را با جان ناس

كذاني الحاشية العزيزية فبنته  
اسم الذات إما بصوتية واحدة  
وصفتها ان يقول الله يا شدو  
المد والجهربقوة القلب والخلق  
جبيعا ثم يلبث حتى يعود اليها  
نفسه ثم يفعل هكذا وهكذا

سو منجملہ ذکر چہری کے اسم ذات ہے خواہ ایک ضرب سے ہو اور طریقہ یک ضربی کا یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازگی اور بلندی سے دل اور حلق دونوں کی قوت کے ساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے یہاں تک کہ ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر آ جاوے پھر اسی طرح بار بار ذکر کرے۔

وإما بصوتين وصفتها ان  
يجلس جلسة الصلوة ويضرب  
الجلاكة مرة في الركبتين  
ومرة في القلب ويكرر ذلك  
بلا فصل وينبغي ان يكون  
الضرب لا سيما القلبي بقوة و  
شدّة ليتأثر القلب ويجمع  
الخاطر۔

خواہ ذکر دو ضربی ہو اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایک بار داہنے زانو میں اور دوسری بار دل میں ضرب کرے اور اس کو بار بار بلا فصل کرے اور مناسب یہ ہے کہ ضرب خصوصاً قلبی قوت اور سختی کے ساتھ ہوتا کہ بلا پراثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاوے پریشان خاطری اور سواس مندفع ہو۔

وإما بثلاث ضربات وصفتها  
ان يجلس مترجعا فيضرب مرة

خواہ ذکر سه ضربی ہو اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایک بار داہنے زانو میں اور

۱۵ یعنی رگ جان



دوسری بار بائیں زانو میں اور تیسری بار  
دل میں ضرب کرے اور چاہیے کہ تیسری  
ضرب سخت تر اور بلند تر ہو۔

خواہ ذکر چہار ضربی ہو اس کا طریقہ

یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایک بار داہنے  
زانو میں اور دوسری بار بائیں زانو میں اور  
تیسری بار دل میں اور چوتھی بار اپنے سامنے  
ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب سخت  
تر اور بلند تر ہو۔

اور منجملہ ذکر چہری کے نفی اور اثبات

ہے اور وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا کلمہ ہے  
اور طریقہ اس کا یہ ہے کہ بطور نماز و بقبیلہ  
بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کر لے اور لاکھے گویا  
اپنی ناف سے اس کو نکالتا ہے پھر اس  
کو کھینچے یہاں تک کہ داہنے مونڈھے تک  
پہنچے پھر الہ کہے گویا اس کو دماغ  
کی جھلی سے نکالتا ہے پھر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کو دل  
پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور  
محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کی نفی  
غیر حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات اس  
کا ذکر مقدس میں دھیان کرے۔

فِي الرُّكْبَتِ الْيُمْنِيَّةِ وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَتِ  
الْيُسْوَى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَ لَكِنَّ  
الثَّالِثَ أَشَدُّ وَأَجْهَرُ۔

وَأَمَّا بَارِعَ ضَرْبَاتٍ وَصِفَتُهُ  
أَنْ يَجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَيَضُوبَ مَرَّةً  
فِي الرُّكْبَتِ الْيُمْنِيَّةِ وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَتِ  
الْيُسْوَى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَمَرَّةً  
أَمَامَهُ وَ لَكِنَّ الرَّابِعَ  
أَشَدُّ وَأَجْهَرُ۔

طريقة ذكر نفی واثبات وَمِنْهُ

النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ وَهُوَ كَلِمَةُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَصِفَتُهُ أَنْ  
يَجْلِسَ جُلُوسَةَ الصَّلَاةِ مُسْتَقْبِلَ  
الْقِبْلَةِ وَ يُغْبِضَ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ  
لَا كَاتِمًا يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ  
ثُمَّ يَبْدَأُهَا حَتَّى يَبْلُغَ إِلَى الْمَنْكَبِ  
الْأَيْمَنِ فَيَقُولُ إِلَهَ كَاتِمًا  
يُخْرِجُهَا مِنْ أَمِّ الدَّمَاعِ ثُمَّ  
يَضُوبُ إِلَّا بِاللَّهِ بِالشَّدَّةِ وَالْقُوَّةِ  
وَيُلَاحِظُ نَفْيَ الْمُحِبُّوبِيَّةِ أَوْ  
الْمَقْصُودِيَّةِ أَوْ الوجودِ مِنْ  
غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِثْبَاتِهَا لَهُ  
تَبَارَكَ وَتَعَالَى۔



ف۔ مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور باعتبار مراتبِ ذاکرین کے مختلف ہے یعنی مبتدی نفی مجبوریت کا تصور کرے اور متوسط نفی مقصوریت کا اور منتهی نفی موجود کا۔

اور شاید کہ تو کہے اے سالک کہ کیا حکمت ہے ضربات اور تشدیدات کے شرط کرنے میں اور کیا فائدہ ہے ان کے مکانا کی مراعات میں تو میں جواب میں کہتا ہوں کہ انسان مخلوق ہے جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہونے پر اور آوازوں کی طرف کان لگانے پر اور اس پر مجبور ہے کہ اس کے دل میں باتیں اور خطرات گھوما کریں تو علما طریقت نے یہ طریقہ نکالا اپنے غیر کی طرف متوجہ ہونے کے روک دینے کا اور خطرات بیرونی کے آنے سے باز رکھنے کا تا آہستہ آہستہ اپنی ذات سے بھی توجہ ٹوٹ کر اس کا دھیان فقط اللہ پاک سے لگ جاوے۔

وَعَلَّكَ تَقْوَلُ مَا الْحِكْمَةُ  
فِي إِشْتِرَاطِ الضَّرَبَاتِ وَ  
التَّشْدِيدَاتِ وَمُرَاعَاةِ  
أَمَا كِنَهَا فَأَقُولُ جِبِلَّ الْإِنْسَانِ  
عَلَى التَّوَجُّهِ إِلَى الْجِهَاتِ وَ  
الإِصْغَاءِ إِلَى إيقَاعِ النِّعَمَاتِ  
وَأَنْ تَدْوَرَ فِي نَفْسِهِ الْأَحَادِيثُ  
وَالنَّخَطَاتُ فَوْضَعُوا هَذَا  
الْوَضْعَ سِدًّا لِلتَّوَجُّهِ إِلَى غَيْرِ  
نَفْسِهِ وَكَيْفَا عَنِ خَطُورِ النَّخَطَاتِ  
الْخَارِجَةِ لِيَتَدَارَجَ مِنْهُ إِلَى  
تَقْوَى التَّوَحُّبِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى -

ف۔ مولانا حاشیے میں فرماتے ہیں اور اسی طرح پیشوایانِ طریقت نے جلسات اور ہیئات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کئے ہیں مناسباتِ مخفیہ کے سبب سے جن کو مرد صافی الذہن اور علومِ حقہ کا عالم دریافت کرتا ہے بعضی صورت میں کسرِ نفس ہے اور بعضے جلسے میں خشوع اور خضوع ہے اور بعضے میں جمعیتِ خاطر اور دفع و ہوا اس ہے اور بعضے میں نشاط ہے اسی بھید کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوٹھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل ناری کی شکل ہے اس واسطے کہ ایسی ہیئات میں اکثر کاہلی اور فتورِ نشاط ہوتا ہے اور وہ منافی ہے سرگرمی



عبادات کا تو اس کو یاد رکھنا چاہیے یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات  
سیئہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعضے کم فہم سمجھتے ہیں۔

اور لائق ہے کہ اہل سلوک مجتمع  
ہوں حلقہ کر کے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر  
الہی کرنے کے واسطے بطریق جمعیت کے  
کہ اس اجتماع میں فوائد میں جو تہنالی  
میں حاصل نہیں ہوتے۔

پھر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر  
ظاہر ہوا اور اس کا نور اس میں دکھائی  
دے تو اس کو ذکر حقی کا حکم کیا جاوے اور  
ذکر جلی کے اثر سے انبعاث شوق مراد ہے  
یعنی شوق کا ابھرنا اور نام خدا سے دل میں  
چین آنا اور احادیث نفس یعنی وساوس  
دور ہونا اور حق تعالیٰ کو اس کے ماسوا  
مقدم رکھنا۔

اور جو شخص مواظبت کرے اسم ذات  
پر ہر دن میں چار ہزار بار ساتھ تقدیم اور  
شرطوں کے جن کو ہم اول مذکور کر چکے ہیں  
دو مہینے یا ماہ انداز کے اس ذکر پر مداوم  
کرے تو اس میں یہ اثر البتہ مشاہدہ کرے

وَيُذَبِّغِي أَنْ يَجْتَمِعَ أَهْلُ  
السُّلُوكِ حَلَقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ وَ  
الْعَصْرِ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى  
عَلَى وَجْهِ الْجُمُعِيِّ قَفِي ذَلِكَ  
فَوَائِدُ لَا تُؤْحِدُنِي الْوَحْدَةَ -  
فَإِذَا ظَهَرَ عَلَى الطَّالِبِ اثْرُ  
هَذَا الذِّكْرِ الْجَلِيِّ وَشُوهِدَ  
فِيهِ نُورٌ أَمَرَ بِالذِّكْرِ الْحَقِيِّ  
وَالْمُرَادُ مِنْ هَذَا الْأَثَرِ انْبِعَاثُ  
الشَّوْقِ وَإِطْبِيقَانُ الْقَلْبِ  
بِاسْمِ اللَّهِ وَانْتِفَاءُ أَحَادِيثِ  
النَّفْسِ وَإِثَارَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى  
كُلِّ مَا عَدَاكَ -

وَمَنْ وَاطَبَ عَلَى ذِكْرِ اسْمِ  
الذَّاتِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لِكَلِمَةٍ  
أَرْبَعِ الْآفِ مَرَّةً مَعَ تَقْدِيمِ  
الشَّرُوطِ الَّتِي اسَلَفْنَا هَاوَا سَمَّرَ  
عَلَى ذَلِكَ شَهْرَيْنِ أَوْ نَحْوَهُ مِنْ

۱۷ کیونکہ یہ مداوم ہے حضور مع اللہ کے حاصل کرنے کا جیسے علم صرف و نحو آگاہ اور ممد میں  
عبارتوں کلام اللہ اور حدیث وغیرہما کتب دینیہ کے ۱۲



خواہ ذکر کم فہم ہو خواہ تیز فہم۔

اور منجملہ ذکر خفی اسم ذات ہے اور ان صفات کے ساتھ جو اصول ہیں اور طریقہ اس کا یہ ہے کہ اپنی دونوں آنکھوں اور دونوں لبوں کو بند کرے اور دل کی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا ان کو اپنی ناف سے نکالتا ہے اپنے سینے تک اور اپنے سینے سے نکالتا ہے اپنے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہے عرش تک پھر لوں کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اترتا ہوا ان ہی منزلوں پر جیسا کہ ان پر چڑھا تھا درجہ بدرجہ تو یہ ایک دورہ ہوا پھر اسی طرح بار بار کیا کرے اور اس طریقے کے بعض لوگ اللہ تقدیر کو بھی زیادہ کرتے ہیں۔

ذَلِكَ فَارْتَه يُشَاهِدُ فِيهِ الْأَثَرُ  
لَا مُحَالَاتَةَ سِوَاءٍ كَانَ مُبَيَّنًا أَوْ ذَكِيًّا  
بِإِن ذَكَرْ خَفِي دَوْرَةَ قَادِرِيہِ | وَأَمَّا  
الذِّكْرُ الْخَفِيُّ فَمِنْهُ اسْمُ الذَّاتِ  
مَعَ أُمَّهَاتِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُهُ  
أَنْ يَغْمِضَ عَيْنَيْهِ وَيَضْمَمَ  
شَفْتَيْهِ وَيَقُولُ بِلِسَانِ الْقَلْبِ  
اللَّهُ سَمِيعٌ اللَّهُ بَصِيرٌ اللَّهُ عَلِيمٌ  
كَأَنَّهُ يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ إِلَى  
صَدْرِهِ ۝ وَمِنْ صَدْرِهِ إِلَى دِمَاجِهِ  
وَمِنْ دِمَاجِهِ إِلَى الْعَرْشِ ثُمَّ  
يَقُولُ اللَّهُ عَلِيمٌ اللَّهُ بَصِيرٌ اللَّهُ  
سَمِيعٌ هَا بَطَاءً عَلَى تِلْكَ الْمَنَازِلِ  
كَمَا صَعِدَ عَلَيْهَا فَهِيَ ۝ دَوْرَةٌ  
وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَفْعَلُ هَكَذَا وَ  
هَكَذَا وَمِنْ أَهْلِ هَذَا الشَّانِ  
مَنْ يَزِيدُ اللَّهُ قَدِيرٌ۔

ف۔ توضیح اس کی یوں ہے کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینے تک چڑھے اپنے تصور میں پھر اللہ بصیر کہہ کر سینے سے دماغ تک پہنچے پھر وہاں سے اللہ علیم کہہ کر عرش تک پہنچے پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹھہرے اور اللہ بصیر کہہ کر دماغ سے سینہ تک ٹھہرے پھر اللہ سمیع کہتے ہوئے ناف تک ٹھہر جاوے اسی طرح ہر بار کرتا رہے اور اگر اللہ تقدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار آسمان تک پہنچے اور چوتھی بار عرش تک۔



طریقہ پاس انفاس | وَمِنْهُ  
 انْفِیْ وَالْاِثْبَاتُ وَصِفْتُهُ اِمَّا  
 كَذِبًا كَرْتَا فِي الْجَهْرِ وَاِمَّا يَانُ  
 يَكُوْنُ مُتَيَقِّظًا مُطْلِعًا عَلٰى  
 اَنْفَاسِهِ فَاِذَا خَرَجَ النَّفْسُ  
 بِطَبِيعَتِهِ مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ  
 وَاِرَادَتِهِ قَالَ مَعَ خُرُوْجِهِ  
 لَا اِلٰهَ اِلَّا بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَاِذَا  
 دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُوْلِهِ اِلَّا  
 اِلٰهٌ قَالَ اِلَّا كَا بَرُوْ هٰذَا  
 يَاسُ اَنْفَاسُ وَاِلَّا اَثْرٌ عَظِيْمٌ  
 فِيْ نَفْسِ الْخَوَاطِرِ وَرَوٰى اِلٰى حَدِيْثِ  
 النَّفْسِ -

اور منجملہ ذکر خفی نفسی اور اثبات ہے  
 اور طریقہ اس کا یا اس طرح ہے جو ذکر علی  
 میں مذکور ہے چکا یا اس طرح ہے کہ ذکر  
 بیدار اور ہوشیار ہو جاوے اپنے دموں  
 پر آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلے خود بخود  
 بدون اپنے ارادے اور قصد کے تو اس  
 کے باہر ہونے کے ساتھ ہی دل کی زبان  
 سے کہے لا آله بھیر جب سانس اندر کو  
 جاوے خود بخود تو اندر جانے کے ساتھ  
 ہی اِلَّا اللہ کہے طریقت کے بزرگوں نے  
 کہا ہے کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہے  
 اور اس کا بڑا اثر ہے نفسی خطرات اور دوسروں  
 کے دور ہو جانے میں۔

چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے۔ شعر

اگر تو پاس داری پاس انفاس  
 تا بجا روپ لا زوبی راہ  
 بسلطانی رسالت ازیں پاس  
 نرسی در مقام الا اللہ

سبأعی

در ذات مقدست کسی رازہ نیست  
 سراپہ رہروان کہ رایش طلبند  
 فَاِذَا ظَهَرَ اَثْرُ ذِكْرِ الْخَفِيِّ  
 وَشَوْهَدَ فِي الطَّالِبِ نُورًا  
 اَمْرًا اَلْمُرَاقِبَةِ وَاَلْمُرَادُ مِنْ  
 هٰذَا الْاَثْرِ الشَّوْقُ وَعَلْبَتُهُ

وزعین جلال بیچکس آگہ نیست  
 جز گفتن لا اِلَّا اللہ نیست  
 پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر ہو اور طالب  
 میں اس کا نور معلوم ہو تو اس کو مراقبہ  
 کرنے کا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے  
 اثر سے شوق مراد ہے اور غالب ہونا



محبت الہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا  
فکر کی جانب اور تقدیم اللہ عزوجل کی اور  
ہمت کا جم جانا اسی کی طلب پر اور صلاح  
پانا چپ رہنے میں اور گفتگو اور اشغال  
امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا۔

الْحُبِّ وَالنِّصْرَافِ عِنَانِ عَزِيمَتِهِ  
رَأَى الْفِكْرَ وَإِثَارَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ  
وَاجْتِمَاءَ الْهَمَّةِ عَلَى طَلَبِهِ وَوَجْدَانُ  
الْحَلَاوَةِ فِي السُّكُوتِ وَالنَّفْرَةَ  
عَنِ الْكَلَامِ وَالِاشْتِغَالَ بِأَمْرِ  
الدُّنْيَا۔

اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے  
نزدیک بہت اقسام پر ہے اور جامع ان  
اقسام کثیرہ کا ایک امر ہے وہ یہ ہے کہ  
ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے  
کہے یا اس کا دل میں خیال کرے اور اس  
کے معنی کو خوب طرح بوجھے پھر تصور کرے  
کہ یہ مدعا کیونکر ہے اور اس کی تحقیق اور  
ثبوت کی کیا صورت ہے پھر اسی صورت پر  
خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ سوائے  
اس کے کوئی خطرہ نہ آدے یہاں تک کہ  
اس میں استغراق متحقق ہو اور ایک طرح  
کی ربودگی اور غفلت اس کے ماسوا سے  
حاصل ہو مترجم کہتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ لفظ  
کے مفہوم میں اس طرح ڈوب جانا کہ سوائے  
اس کے کوئی چیز دھیان میں نہ رہے اس  
کو مراقبہ کہتے ہیں۔

اور اصل مراقبہ کی وہ حدیث ہے جو

طریقہ مراقبہ | وَأَمَّا الْمُرَاقِبَةُ  
فَهِيَ عِنْدَهُمْ عَلَى أَنْوَاعٍ كَثِيرَةٍ  
يَجْمَعُهَا أَمْرٌ وَهُوَ أَنْ يَتَلَفَّظَ  
بِأَيَّةٍ أَوْ كَلِمَةٍ بِاللِّسَانِ أَوْ  
يَتَخَيَّلَهَا فِي الْخَيَالِ وَيَفْهَمُ  
مَعْنَاهَا فَهَمًّا جَيِّدًا ثُمَّ يَتَصَوَّرُ  
كَيْفَ هَذَا الْمَعْنَى وَمَا  
صُورَةٌ تُحَقِّقُهُ ثُمَّ يَجْمَعُ  
الْخَاطِرَ عَلَى تِلْكَ  
الصُّورَةِ بِحَيْثُ لَا  
يَخْطُرُ خَطَرَةٌ سِوَاهَا  
حَتَّى يَتَحَقَّقَ الْإِسْتِغْرَاقُ  
فِيهَا رُتُوعٌ ذُهُولٌ  
عَمَّا سِوَاهَا۔

مراقبہ حضور حق تبارک و تعالیٰ اور الاصل فیہا



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے سو اگر تو اس کو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجھ کو دیکھتا ہے۔

تو اپنی زبان سے کہے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری الشریعی یا اس کو دل میں خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالیٰ کی حضوری اور نظر اور اس کی معیت یعنی ساتھ ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اس ذات مقدس کے جہت اور مکان سے یہاں تک کہ تصور کو جہاں کہ اس میں دوپ جاوے۔

یا اس آیت کا تصور کرے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنی حق تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں کہ تم ہو اور اس کے ساتھ ہونے کو دھیان کرے کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے تہنائی اور لوگوں کی ملاقات میں اور مشغولی اور بیکاری میں۔

یا یہ آیت پڑھے کہ أَيْنَمَا تَوَلَّوْا فَمُؤَدِّيهِمْ إِلَهُكُمُ الَّذِي يُدْعُونَ لِمَا قَالُوا فَهُوَ يُسْمِعُ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وہاں اللہ کی ذات ہے یا یہ آیت پڑھے اَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللّٰهَ يَرٰى عِبَادَهُ

قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اَلِإِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنْتَ  
تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ  
يَرَاكَ۔

فَيَتَلَفَّظُ السَّائِكُ اللّٰهُ حَاضِرِي  
اللّٰهُ نَاطِرِي اللّٰهُ مَعِي اَوْ يَتَخَيَّلُ  
فِي الْخِيَالِ ثُمَّ يَتَصَوَّرُ حُضُورَهُ  
تَعَالَى وَنَظْرَهُ وَمَعِيَّتَهُ تَصَوُّرًا  
جَيِّدًا مُسْتَقِيمًا مَعَ تَنْزِيهِهِ عَنِ  
الْجِهَةِ وَالْمَكَانِ حَتَّى يَسْتَغْرِقَ  
فِي هَذَا التَّصَوُّرِ۔

طریق معیت | اَوْ يَتَصَوَّرُ وَهُوَ مَعَكُمْ  
أَيْنَمَا كُنْتُمْ وَيَتَصَوَّرُ مَعِيَّتَهُ قَائِمًا  
وَقَاعِدًا اَوْ مُضْطَجِعًا فِي الْخَلْوَةِ  
وَالْجَلْوَةِ وَالشُّغْلِ وَالِدَّاعَةِ۔

اقسام مراقبہ قرآنیہ

اَرَيْتَ لَفْظُ اَيْنَمَا  
تَوَلَّوْا فَمُؤَدِّيهِمْ



اللَّهُ أَرَأَيْكُمْ  
بِأَنَّ اللَّهَ يَرِي  
أَوْ نَحْنُ أَقْرَبُ  
إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ  
الْوَرِيدِ أَوَّلُ وَاللَّهُ  
بِكُلِّ شَيْءٍ مُّخِيطٌ  
أَرَأَيْتَ مَعِيَ رَبِّي  
سَيَهْدِينِ أَوَّلُ  
هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ  
وَالظَّاهِرُ وَ  
الْبَاطِنُ فَهَذِهِ  
مُرَاقِبَاتٌ مُّفِيدَةٌ  
لِتَعَلُّقِ الْقَلْبِ  
بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

نہیں جانتا کہ اللہ اس کو دیکھتا ہے یا  
اس آیت کو مراقبہ کرے نَحْنُ أَقْرَبُ  
إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنی ہم  
قریب تر ہیں انسان کی رگ گردن سے یا  
اس آیت کا تصور کرے ذَاللَّهُ بِكُلِّ  
شَيْءٍ مُّخِيطٌ یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے  
ہوئے ہے یا اس آیت کا دھیان کرے  
إِنَّمَا مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ یعنی البتہ میرا  
رب میرے ساتھ ہے وہ اب مجھ کو ہدایت کریگا  
یا اس آیت کا مراقبہ کرے هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَ  
الظَّاهِرُ وَالبَاطِنُ یعنی حق تعالیٰ اول ہے اس  
سے پہلے کوئی چیز نہیں آخر ہے جو بعد فنا  
عالم باقی رہے گا ظاہر ہے باعتبار اپنی صفات  
اور افعال کے باطن ہے باعتبار اپنی ذات کے  
کہ اس کی حقیقت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا  
سو یہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھ دل  
متعلق ہونے کے واسطے مفید ہیں۔

مُرَاقِبَاتٌ مُّفِيدَةٌ  
بِقَطْعِ الْعَلَائِقِ وَالتَّجَرُّدِ  
التَّامِّ وَالسُّكْرِ وَالْمُخَوِّفِ  
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَإِنْ وَيَبْقَى  
وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ  
وَالْإِكْرَامِ وَصِفَتُهُ أَنْ

اور وہ مراقبہ جو قطع علالت اور پورے مجرد  
ہو جانے اور بیہوشی اور فنا کیلئے مفید ہے وہ  
مراقبہ اس آیت کا ہے كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَإِنْ  
وَيَبْقَى وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ  
یعنی جو زمین پر ہے وہ نیست و نابود ہونے والا  
ہے اور باقی رہے گی تیرے رب کی ذات جو بڑائی



يَتَصَوَّرَ نَفْسَهُ قَدْ مَاتَ  
وَصَارَ رَمَادًا تَذُرُّهُ الرِّيحُ  
وَالسَّمَاءُ قَدْ انشَقَّتْ وَكُلُّ  
شَيْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْكِيْبُهُ  
وَهَيْئَتُهُ وَيَتَصَوَّرُ اللهُ بَاقِيًا  
مَوْجُودًا فَيَبْقَى عَلَى هَذَا  
التَّصَوُّرِ مَلِيًّا فَإِنَّهُ يُفِيدُ  
الْمَحْوَ -

اور بزرگی والا ہے اور اس کے مراقبے کا  
طریقہ یہ ہے کہ آپ کو تصور کرے کہ مر گیا  
اور ایسی راہ ہو گیا جس کو ہوائیں اڑاتی  
ہیں اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ہر  
چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ  
کو باقی اور موجود دھیان کرے سو اس  
تصور پر دیر تک قائم رہے تو یہ نیستی اور  
نابودی کو مفید ہوگا۔

ف۔ ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امیر المؤمنین علی مرتضیٰ

سے مروی ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُلْ اللَّهُمَّ اهْدِنِي  
وَسَدِّدْنِي وَاذْكُرْ بِالْهُدَى هَذَا سَبِيلُكَ الطَّرِيقُ وَالسَّيِّئَاتُ إِسْدَادٌ اذْهَبْ  
یعنی اے علیؑ کہہ کہ خداوند مجھ کو ہدایت کر اور سیدھا چلا اور ہدایت کر اپنی راہ کے چلنے کو  
اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر المؤمنینؑ سے فرمایا  
کو وہ طریقہ سکھایا جس سے بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہنچ جائے  
تو اس کو یاد رکھنا چاہیے کذافی الحاشیۃ العزیزیتہ۔

اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت  
کا مراقبہ نیستی کا باعث ہے اِنَّ الْمَوْتَ  
الَّذِيْ آخِرَاتٍ تَكْلِفُ لِعَيْنِيْ مَقَرِّبِ الْمَوْتِ  
یچھا گئے ہو وہ تم کو ملنے والی ہے جہاں کہیں کہ تم  
ہو گے موت تم کو پالیوے گی اگرچہ تم اونچے یا  
مقبوط برجوں میں ہو۔

وَكَذَلِكَ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي  
تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهُ مُلَاقِيْكُمْ اَوْ  
اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا اِيْدِيْكُمْ اَلْمَوْتُ  
وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوجٍ مُّشِيْدَةٍ -

پھر جب اثر مراقبہ کا طالب میں ظاہر  
ہو اور اس کا نور مشاہدہ ہو تو اس کو توحید

فَاِذَا ظَهَرَ اَثْرُ الْمُرَاقِبَةِ  
فِي الطَّالِبِ وَشُوْهِدَ نُوْرُهُ اَمْرًا



بِالتَّوْحِيدِ الْأَفْعَالِيِّ -

افعالی کا امر کیا جاوے۔

ف۔ توحید افعالی یہ ہے کہ ہر فعل کو جو عالم میں ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے

نہ زید اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی نے فرمایا شعرا

کہ زیدم بیا زرد و عمروم نجست

اور جان رکھ اے مخاطب کہ شارع

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب

اور آمادگی دلائی ایک ذکر پر اور مراد ذکر سے

وہ ہے جو زبان سے بولا جاوے اور دوسرے

فکر پر اور مراد اس سے مراقبہ ہے۔

بعضی مشائخ نے کہا جس کا ہم نے تجربہ

کیا ہے دقائق آئندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک

ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت میں اعتکاف

کرے اور غسل کرے اور اپنا عمدہ لباس

پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے

اور گھلا ایک مصحف اپنے داہنے رکھے اور

گھلا ایک مصحف اپنے بائیں رکھے اور اسی

طرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسی طرح

ایک مصحف اپنے پیچھے رکھے پھر حق تعالیٰ

سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلا نے واقعے

کو اس پر ظاہر کر دے پھر اسم ذات کے ذکر

میں شروع کرے بدون آنکھ بند کرنے کے

ایک بار داہنے مصحف پر ضرب لگاوے

درین نوعی از شرک پوشیدہ ہست

وَاعْلَمُوا أَنَّ الشَّارِعَ عَلَيَّ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رَغَبٌ وَوَحْتٌ

عَلَى شَيْئَيْنِ عَلَى الذِّكْرِ وَالْمُرَادِ

مِنْهُ مَا يَنْتَلَفُ بِهِ وَعَلَى الْفِكْرِ

الْمُرَادِ مِنْهُ امْرَأَتَيْ -

برائے کشف دقائق آئندہ | قَالَ

بَعْضُ الْمَشَائِخِ مِمَّا جَرَيْنَا لِكَشْفِ

الْوَقَائِعِ الْأَتِيَّةِ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهَا

أَنْ يَعْتَكِفَ الطَّالِبُ فِي خَلْوَةٍ

وَيَغْتَسِلَ وَيَلْبَسَ أَحْسَنَ لِبَاسِهِ

وَيَنْتَضِبَّ وَيَجْلِسَ عَلَى السَّجَّادَةِ

وَيَضَعُ مَصْحَفًا مَفْتُوحًا عَلَى

يَمِينِهِ وَمَصْحَفًا مَفْتُوحًا عَلَى

بَسَائِرِهِ وَمَصْحَفًا كَذَلِكَ بَيْنَ

يَدَيْهِ وَمَصْحَفًا كَذَلِكَ خَلْفًا

ثُمَّ يَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ عَلَيْهِ

الْوَاقِعَةَ الْفُلَانَةَ بِجَهْدِ هَمَّتِهِ

ثُمَّ يَشْرَعُ فِي إِسْحَادِ الذَّاتِ مِنْ

لہ یعنی بھر پر



غَيْرُ غَمُضٍ الْعَيْنِ يَضْرِبُ مَرَّةً  
فِي الْمَصْحَفِ الْأَيْمَنِ وَمَرَّةً فِي  
الْيُسْرَى وَمَرَّةً حَلْفَةً وَمَرَّةً بَيْنَ  
يَدَيْهِ حَتَّى يَجِدَ فِي نَفْسِهِ الشَّرَّاحَا  
وَنُورًا أَوْ يُوَظَّبَ عَلَى ذَلِكَ سَبْعَةَ  
أَيَّامٍ وَنَحْوَهَا مَعَ الْخَلْوَةِ فَإِنَّهُ  
يُكْشَفُ عَلَيْهِ الْبَيْتَاتُ هَذَا  
مَا قِيلَ وَفِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ يَأْفِيهِ  
مِنْ إِسَاءَةِ الْأَدَبِ بِالْمَصْحَفِ -

وَالَّذِي اخْتَارَهُ سَيِّدِي  
الْوَالِدُ فِي هَذَا الْبَابِ أَنْ يَذْكَرَ  
اللَّهُ تَعَالَى بِهَذِهِ الْأَسْمَاءِ يَا  
عَلِيمُ يَا مُبِينُ يَا خَيْرَ مَعْمَرَاتِ  
الشُّرُوطِ الْمَذْكُورَةِ إِمَّا كَمَا وَصَفْنَا  
فِي الدِّكْرِ بِضَرْبَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ  
بِثَلَاثِ ضَرْبَاتٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

اور ایک بار بائیں پر اور ایک بائیں پر اور  
ایک بار آگے ضرب لگاوے یہاں تک  
کہ اپنے دل میں کشائش اور نور کو پاوے  
اور سات دن مانند اس کے اس پر مداومت  
کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اس پر کشف  
حال ہوگا میں کہتا ہوں کہ ایسا کچھ کہا ہے  
کہنے والوں نے اور میرے دل میں اس  
سے کچھ تردد ہے اس واسطے کہ اس  
میں بے ادبی ہے مصحف مجید کے ساتھ۔

اور کشف واقعہ آئندہ میں جو طریقہ  
ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہے وہ یہ  
ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے ان اسمائے  
ثلثہ سے یا علیم یا مبین یا خیر شرط مذکورہ  
کی مراعات کے ساتھ یا اس طرح جیسا ہم  
نے ذکر یک ضربی میں بیان کیا ہے یا اس  
طرح جیسا ذکر سہ ضربی میں واللہ اعلم۔

ف۔ مولانا نے فرمایا شرط مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو  
لگانا اور مصلی پر بیٹھنا بدون مصاحف کے رکھنے کے مراد ہے۔

اور مشائخ قادرینے کہا ہے کہ جو طریقہ  
کہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا مجرب ہے  
شرط مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہے کہ دلہنے

طريقة كشف ارواح | وَقَالَ  
وَمَا جَرَّبْنَا لِكَشْفِ الْأَرْوَاحِ بِهَذِهِ  
الشُّرُوطِ الْمَذْكُورَةِ أَنْ يَضْرِبَ

۱۷ یعنی حضرت شاہ ولی اللہ

۱۷ صحیح فرمایا حضرت مصنف نے اور کیا حاجت ہے اس کی مقصود اصلی تو استخارہ سنوہ میں بھی حال



طرف سُتُوْح کی ضرب لگا دے اور بائیں طرف  
قُدُوس کی اور آسمان میں رَبُّ الْمَلَائِكَةِ  
کی ضرب لگا دے اور دل میں وَالرُّوح کی۔  
اور امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے  
واسطے اُن ہی شروط مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ  
ہے کہ تہجد کی نماز پڑھے جس قدر اُس کے  
واسطے مقدر ہو پھر دایہ کی طرف یا چپ کی ضرب  
لگا دے اور بائیں طرف یا دہاب کی اسی طرح  
ہزار بار کرے۔

اور الشراح خاطر اور دور کرنے بلاؤں کا یہ  
طریقہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل میں لگا دے اور  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ کی اس طرح ضرب لگا دے  
جیسا ہم نے نفی اور اثبات میں بیان کیا اور اَلْحَىُّ  
کی ضرب دایہ کی طرف اور اَلْقَيُّوْم کی ضرب  
بائیں طرف لگا دے۔

اور جب اللہ عزوجل سے  
دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار  
کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا  
کشائش رزق کا یا مغلوبی دشمن  
کا تو چاہیے کوئی اسم الہی موافق  
اپنی حاجت کے اسمائے حسنیٰ  
سے طلب کرے سو اُس نام کو  
دو ضرب یا تین ضرب یا چار

فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ سُبُوْحًا وَ فِي  
الْاَيْسَرِ قُدُوسًا وَ فِي السَّمَاءِ رَبُّ  
الْمَلَائِكَةِ وَ فِي الْقَلْبِ وَالرُّوحِ  
بِرَاقِي حُصُولِ اُمُورٍ مُّشْكَلَةٍ اَوْ لِتَحْصِيْلِ  
الْاُمُورِ الْمُهْمَمَةِ الصَّعْبَةِ بِهَذِهِ  
الشُّرُوْطِ اِنْ يُصَلِّيَ فِي اللَّيْلِ مَا قَدَّرَكَ  
تَحْرِيفُ رَبِّ فِي الْاَيْمَنِ يَاحْتَى وَ فِي  
الْاَيْسَرِ يَآ وَ هَابٌ يَفْعَلُ ذَلِكَ  
اَلْفَ مَرَّةً۔

برای الشراح خاطر و دفع بلا یا و لا تشح  
الخاطر و دفع البلاء اِنْ يَضْرِبَ اللّٰهُ  
فِي الْقَلْبِ وَاِلَآءِ اِلَآهُ وَ كَمَا  
وَصَفْنَا هُوَ فِي النَّفْيِ وَاِلْتِمَاتِ وَاَلْحَىُّ  
فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ وَاَلْقَيُّوْمُ فِي الْاَيْسَرِ۔

برائے شفا کے مریض وغیرہ | وَاِذَا  
اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ  
لِشِفَاةٍ مَّرِيضٍ اَوْ دَفْعِ  
جُوعٍ وَ تَوَسُّعِ الرِّزْقِ  
اَوْ قَهْرِ عَدُوٍّ فَلْيَطْلُبْ  
الِاسْمَ الْمُنَاسِبَ بِحَاجَتِهِ  
فِي الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰى  
فَلْيَذْكُرْ بِذَلِكَ الْاِسْمِ



بِضَرْبَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثِ  
ضَرْبَاتٍ أَوْ أَرْبَعٍ فَيَقُولُ  
يَا شَافِي أَوْ يَا صَمِدُ أَوْ يَا  
رِزَاقُ أَوْ يَا مُذِكَ إِلَى غَيْرِ  
ذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَأَحْكَمُ۔

ضرب کے ساتھ ذکر کرے تو یوں کہے  
شفار بیمار میں یا شافی یا دفع گرسنگی  
میں یا صمد یا کشائش رزق میں یا  
رزاق یا دفع دشمن میں یا منزل اور  
سوا اس کے اور اسمائے الہی کو موافق اپنے  
مطلب کے بطریق مذکور ذکر کرے والست  
اعلم واحکم۔



## پانچویں فصل

## مشائخ چشتیہ کے اشغال کا بیان

یہ فصل ہے مشائخ چشتیہ کے اشغال میں اور وہ امام طریقہ خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مرید ہیں اور چشت خواجہ معین الدین کے پیروں کے گانوں کا نام ہے خدا راضی ہے ان سے اور ان کے سب پیروں سے۔

فِي أَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْچِشْتِيَّةِ  
وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ  
خَوَاجِدِ مُعِينِ الدِّينِ حَسَنِ  
الچِشْتِيِّ وَچِشْتِ قَرِيْبَةُ شَيْخِهِ  
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَنْهُمْ  
أَجْمَعِينَ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ اولیاء میں ہیں ان کے ہاتھ پر ہزاروں کفار ہنود مسلمان ہوئے۔ منقول ہے کہ جب خواجہ کا وصال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہو گیا۔ حَبِيْبُ اللهِ مَاتَ فِي حُبِّ اللهِ يَعْنِي خَدَاكَ دَوَسْتَ خَدَاكِ مَحَبَّتٍ فِي مَرْمَا۔

اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام اولیاء علی مرتضیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو راہ بتائیے جو سب راہوں سے زیادہ نزدیک ہو اللہ کی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے نزدیک اور اس کے بندوں پر آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اپنے اوپر لازم کر لے مداومت ذکر کی خلوت میں سو

وَقَالُوا جَاءَ عَلِيُّ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللهِ دُلَّنِي عَلَى أَقْرَبِ  
الطَّرِيقِ إِلَى اللهِ وَأَفْضَلِهَا  
عِنْدَ اللهِ وَأَسْهَلِهَا لِعبَادِهِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِمِلَادِ زَمَةِ الذِّكْرِ  
فِي الْخَلْوَةِ فَقَالَ عَلِيُّ كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى



وَجْهَهُ كَيْفَ أَذْكَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ غَبِضَ عَيْنَيْكَ وَأَسْبَعُ  
مِثِّي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَعَلِيٌّ يَسْمَعُ  
ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ  
ثُمَّ لَقِّنَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ  
الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ وَهَكَذَا حَتَّى وَصَلَ  
إِلَيْنَا وَهَذَا الْحَدِيثُ إِنَّمَا وَجَدْنَاهُ  
عِنْدَهُ هُوَ لِأَنَّ الْمَشَارِئَ وَعَلَى قَوَائِمِ  
أَهْلِ الْحَدِيثِ فِيهِ بَحْثٌ طَوِيلٌ -

علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کروں یا  
رسول اللہ فرمایا کہ اپنی آنکھوں کو بند کر  
اور مجھ سے سُن تین بار سو آنحضرت نے  
نے تین بار فرمایا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور  
علی مرتضیٰؑ سنتے تھے پھر علی مرتضیٰؑ نے تین  
بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا اور آنحضرت  
اُس کو سنتے تھے پھر علی مرتضیٰؑ نے یہ  
طریقہ حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح  
درجہ بدرجہ مرشد بمرشد ہم تک پہنچنا  
مصنف نے فرمایا کہ اس حدیث کو تو ہم  
نے فقط ان مشائخ چشتیہ کے پاس  
پایا۔ اور اہل حدیث کے قوائِم پر تو  
اس میں طویل بحث ہے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہے کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب  
ہے اور یہ شدت منقطع ہے اس واسطے کہ ملاقات حسن بصریؒ کی علی مرتضیٰؑ سے باعتبار  
تاریخ کے ثابت نہیں اور رکاکت الفاظ اس پر علاوہ مترجم کہتا ہے فی الواقع کتب اسما  
الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہے لیکن اولیائے چشت رضی اللہ عنہم کے ساتھ  
حُسن ظن اس کو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایہ اعتبار سے بشبہہ انقطاع ساقط نہ  
کیجئے اس واسطے کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک بشرط عدالت روایات حدیث

۱۵ خواجہ حسن بصریؒ تابعی خلافت فاروقی میں پیدا ہوئے اور شہادت عثمانؓ تک مدینے میں رہے  
پھر بصرہ آئے۔ حضرت علی مرتضیٰؑ سے انھیں سماع و لقا بخوبی ثابت ہے۔ دیکھئے رسالہ فخر الحسن مستتر  
اور حدیث حسن (صحیح)



مرسل بھی مجتہد ہے واللہ اعلم۔

فَإِذَا أَرَادَ الشَّيْءُ أَنْ يَلْقَنَ  
تَلْمِيزًا أَمَرَ أَنْ يَصُومَ يَوْمًا  
فَإِنْ كَانَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فَهُوَ أَوْلَى  
ثُمَّ يَا مُرَّةً بِالْإِسْتِغْفَارِ عَشْرَ  
مَرَّاتٍ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ  
مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ  
تَعَالَى يَقُولُ نِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ  
فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى  
جُنُوبِكُمْ فَاجْتَهِدُوا أَنْ لَا يَأْتِي  
عَلَيْكَ زَمَانٌ إِلَّا وَأَنْتَ ذَاكِرٌ  
لَعَلَّكُمْ أَنْ قَلْبِكُمْ مَوْضُوعٌ تَحْتَ  
شَدِيدِكَ الْأَيْسَرِ بِإِصْبَعَيْنِ عَلَى  
صُورَةِ زَهْرٍ الصَّنُورِ بَرِوَلَهُ  
بَابَانِ بَابُ فَوْقَانِي وَبَابُ  
تَحْتَانِي۔

پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے  
مرید کی تلقین کرنے کا تو اُس کو امر کرے  
روزہ رکھنے کا سو اگر پنجشنبہ کے دن  
ہو تو بہتر ہے پھر اُس شخص کو امر کرے  
دس بار استغفار کرنے کو اور دس بار درود  
پڑھنے کو پھر مرشد کہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
اپنی مضبوط کتاب میں فاذا ذکرُوا اللہ  
قیامًا وقعودًا وعلی جنوبکم یعنی  
اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو  
تو اس پر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر  
کے تجھ کو نہ گزرے اور معلوم کر اے طالب  
کہ تیرا دل رکھا ہے تیری بائیں چھاتی کے نیچے  
دو انگل پر بصورت شگوفہ چلغوزہ کے اور  
اُس کے دو دروازے ہیں ایک دروازہ  
اوپر کا ہے اور دوسرا نیچے کا۔

ف۔ مستفانے حاشیے میں فرمایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہے جو جسم سے ملا  
ہے اور باب تحتانی سے وہ مراد ہے جو روح سے متصل ہے۔

دل کے اوپر کے دروازے کی کشائش  
تو ذکرِ حلی سے ہوتی ہے اور نیچے کے دروازے

وَأَمَّا الْبَابُ الْفَوْقَانِي فَفَتْحُهُ  
بِالذِّكْرِ الْجَلِيِّ فَأَمَّا التَّحْتَانِي

۱۵ کتب لغت سے معلوم ہوا کہ چلغوزہ چیر کے درخت کو کہتے ہیں اور یہی درخت صنوبر ہے اور  
بعضوں نے صنوبر درخت سرو نازبو کو بھی کہا ہے۔ ۱۲



فَقَاتِحًا بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ -

ذکرِ جلی و خفی | فَإِذَا آرَدْتَ الذِّكْرَ

الْعَبِيَّ فَأَجْلِسْ مُتَرَبِّعًا وَخُذِ الْعِرْقَ

الَّذِي يُسَمَّى كَيْمَاسَ بِإِبْهَامِ

قَدَمِكَ الْيُمْنَى وَالَّتِي تَلِيهَا

وَسَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ قَدَسَ

سِرُّهُ يَقُولُ هُوَ عِرْقٌ فِي بَطْنِ

الرُّكْبَةِ يَهْبِطُ مِنْ جَانِبِ الْفَخْذِ وَ

أَخْذُهُ بِهَذِهِ الْكَيْفِيَّةِ يُفِيدُ نَفْسَ

الْخَوَاطِرِ وَيَجْمَعُ الْهَمَّةَ وَيُسَخِّنُ

الْقَلْبَ تَسْخِينًا عَجِيبًا -

وَاجْلِسْ جَلَسَةً الصَّلَاةِ

مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِاجْتِمَاعِ الْعَزِيمَةِ

ثُمَّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِالشَّدِيدِ

الْمَدِّ وَإِخْرَاجِ الْقُوَّةِ مِنْ دَاخِلِ

الْقَلْبِ وَآخِرُجْ لَفْظَةً لَا مِنْ

السُّرُورَةِ وَامْدُدْهَا إِلَى الْمَنْكِبِ

الْأَيْمَنِ وَلَفْظَتَا السَّمِّ مِنْ أَمَةِ

الدِّمَاغِ تُشِيرُ بِذَلِكَ أَنَّكَ

أَخْرَجْتَ حُبَّ مَنْ سِوَى اللَّهِ

کی کشادگی ذکر خفی سے ہوتی ہے۔

پھر جب تو ذکر جلی کا ارادہ کرے تو چار

زانو بیٹھ اور پکڑ اُس رگ کو جس کا کیماس

نام ہے اپنے داہنے پاتوں کے انگوٹھے اور

بیچ کی انگلی کو داب کر اور میں نے اپنے والد

مرشد قدس سرہ سے سنا کہتے تھے کہ

کیماس وہ رگ ہے زانو کے تلے ران

کی جانب سے اُتری ہے اور اُس کا اس

طرح سے پکڑنا نفی وساوس اور جمعیت، ہمت

کو مفید اور دل کو گرم کر دیتا ہے عجیب گرمی

کے ساتھ۔

اور بطریق مذکور بیٹھ بطور نشست

نماز کے رو بقبلہ حضور دل سے ہمت

کو بجمع کر کے پھر کہہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

سختی اور کشیدگی کے ساتھ اور قوت کو

دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لَا کا

ناف سے نکال اور اُس کو کھینچ داہنے

موندھے تک اور لفظ إِلَهَ کا دماغ

کی جھلی سے اشارہ کرے تو اس تصور سے

گویا تو نے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر

لے ظاہر ابتداء عبارت عربی پر ہمزہ رہ گیا ہے یعنی ادا جلس ہو تو دید کے لئے والا فقط لفظ مستقبل القاء  
بعد لفظ متربع کے لکھنا کفایت کرتا تھا اُس مطلب کے لئے کہ جو مترجم نے یہاں زیادہ کیا واللہ اعلم ۱۲



نکالا اور اُس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈالا اور  
دوسرا دم لے سو لا اذ اللہ کو دل میں  
سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کر۔

اور اس نفی اور اثبات سے مبتدی  
ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے  
اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی  
نفی وجود کا۔

اور شرط اعظم اس ذکر میں ہمت کا  
جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہے اور ذکر جلی  
کرنے والے کو لائق یہ ہے کہ کھانے کو نہایت  
کم نہ کرے بلکہ اُس کو کافی ہے کہ چوتھائی  
پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہے کہ کچھ چکنائی  
کھایا کرے تاکہ اُس کا دماغ نہ پریشان ہو  
خشکی کے سبب سے۔

اور جبکہ تو اے سالک پاس انفاس  
کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے دموں پر  
واقف ہو جا پھر جب دم باہر کو نکلے تو اُس  
کے نکلنے کے ساتھ لا اذ اللہ کہہ گویا ہر چیز  
کی محبت تو سوائے خدا کے اپنے باطن سے  
نکالتا ہے اور جب دم اندر کی طرف آئے  
تو اُس کے داخل ہونے کے ساتھ اذ  
اللہ کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت

عَالِي مِنْ بَاطِنِكَ وَالْقَيْتَهُ  
خَلْقِكَ فَتَنْفَسُ نَفْسًا آخَرَ  
نَاضِرًا إِلَّا اللَّهُ فِي الْقَلْبِ  
السَّادَةِ وَالْقُوَّةِ -

وَيُلَاحِظُ الْمُبْتَدِي نَفْيَ  
مُعْبُودِيَّةٍ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى  
الْمُتَوَسِّطُ نَفْيَ الْمَقْصُودِيَّةِ  
الْمُنْتَهَى نَفْيَ الْوُجُودِ -

وَالشَّرْطُ الْأَعْظَمُ فِي هَذَا  
ذِكْرُ جَمْعِ الْهَمَّتِ وَفَهْمُ  
لَعْنِي وَ يَتَّبِعِي لِصَاحِبِ الذِّكْرِ  
يَجْلِي أَنْ لَا يُقَلِّلَ الطَّعَامَ جِدًّا  
يَكْفِيهِ أَنْ يَخْلِي رُبْعَ الْمِعْدَةِ  
يَتَّبِعِي أَنْ يَأْكُلَ شَيْئًا مِنْ  
دَسَمٍ لِيَلْدَّ يَتَشَوَّشَ دِمَاغُهُ -

سُ الْاِنْفَاسِ | وَإِذَا أَرَدْتَ بِاسِ  
نَاسٍ فَكُنْ مُسْتَيْقِظًا وَاقِفًا  
بِالْاِنْفَاسِ فَكَلِمًا خَرَجَ النَّفْسُ  
مَعَهُ خَرُوجًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
رَبِّهِ مَجَبَّةً كُلِّ شَيْءٍ سِوَى  
اللَّهِ مِنْ بَاطِنِكَ وَإِذَا دَخَلَ  
نَفْسُ فَعَلْ مَعَهُ دُخُولًا إِلَّا اللَّهُ  
عَانَكَ تَدْخِيلُ وَتُسْتَيْقِظُ



مَعْتَمِدَةً عَلَى اللَّهِ فِي قَلْبِكَ -  
 شیخ کے ساتھ ربط قلب | قَالُوا  
 وَالرُّكْنُ الْأَعْظَمُ رَبُّ الْقَلْبِ  
 بِالشَّيْخِ عَلِيٍّ وَصَفِ الْمُحَبَّبِ وَ  
 التَّعْظِيمِ : مُلَا حَظَرَ صُورَتِهِ  
 قُتِبْتُ أَنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مَظَاهِرَ  
 كَثِيرَةً فَمَا مِنْ عَابِدٍ عَبِيدًا  
 كَانَ أَوْ ذَكِيًّا إِلَّا وَقَدْ ظَهَرَ  
 بِحِذَائِهِ صَائِرٌ مُعْبُودًا اللَّهُ  
 فِي مَرْتَبَتِهِ وَبِهَذَا السِّرِّ  
 نَزَلَ الشَّرْعُ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ  
 وَالْإِسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ  
 فَلَا يَبْصُقُ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ  
 اللَّهَ تَعَالَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ  
 وَسَأَلَ جَارِيَةً سَوْدَاءً فَقَالَ  
 أَيُّنَ اللَّهِ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ  
 فَسَأَلَهَا مَنْ أَنَا فَأَشَارَتْ بِأصْبَعِهَا  
 لَعَنِي اللَّهُ أَرَسَلْتِكَ فَقَالَ هِيَ  
 مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَتَوَجَّهَ  
 إِلَّا إِلَى اللَّهِ وَلَا تَرْبُطَ قَلْبَكَ  
 إِلَّا بِهِ وَتَوَيَّاسًا تَوَجَّهَ إِلَى

ابھی کو ثابت کرتا ہے اپنے دل میں۔  
 مشائخِ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ اگر  
 اعظم دل کا لگانا اور گانٹھنا ہے مرتبہ  
 کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت  
 اور اس کی صورت کا ملاحظہ کرنا عیب  
 کہتا ہوں حق تعالیٰ کے مظاہر کثیرہ  
 سو نہیں کوئی عابد غیبی ہو یا ذکی مگر کہ اس  
 کے مقابل ظاہر ہو کر اس کا معبود ہوگا  
 ہے بحسب مرتبہ اس کے اور اس کے  
 کے سبب سے رو بقبلہ ہونا اور اس کے  
 علی العرش کا شرع میں نازل ہوا ہے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اس  
 منہ کے سامنے نہ کھٹو کے اس واسطے  
 اللہ تعالیٰ ہے اس کے درمیان  
 اس کے قبلہ کے درمیان میں  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس  
 کالی لونڈی سے پوچھا تو فرمایا  
 اللہ کہاں ہے لونڈی نے آسمان  
 اشارہ کیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 اس سے پوچھا کہ میں کون ہوں تو  
 نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا مراد  
 یہ کہ خدائے تجھ کو بھیجا ہے پس فر



عَرُشٍ وَتَصَوُّرِ النُّورِ  
لَذِي وَضَعَهُ عَلَيْهِ  
هُوَ أَزْهَرُ اللَّوْنِ كَمِثْلِ  
وَن الْقَمَرِ أَوْ بِالتَّوَجُّهِ  
لِي الْقِبْلَةِ كَمَا أَشَارَ  
لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
تَلِيهِ وَسَلَّمَ فَيَكُونُ  
الْمُرَاقِبَةَ بِهَذَا  
لِحَدِيثِ

نے کہ یہ ایک انداز ہے تو اسے سالک تجھ  
پر کچھ مضائقہ نہیں اس میں کہ تو متوجہ  
نہ ہو مگر اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل نہ  
لگا دے مگر اسی سے اگرچہ ہو عرش کی طرف  
متوجہ ہو کر اور اس نور کا تصور کر کے جس  
کو حق تعالیٰ نے عرش پر رکھا ہے اور وہ  
نہایت روشن رنگ ہے چاند کے رنگ کے  
مانند یا قبیلے کی طرف متوجہ ہو کر چنانچہ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ کیا  
ہے تو یہ اس حدیث کا گویا مراقبہ ہو گا واللہ اعلم

ف۔ مصنف نے حاشیے میں فرمایا کہ حق تعالیٰ کی عالم مثال میں تجلی ہے تو ہر شخص  
کی استعداد کے مناسب اس کو ادراک کرتا ہے مترجم کہتا ہے تجلی اور عالم مثال کی  
فیقت کتب صوفیہ میں مفصل مذکور ہے یہ رسالہ مختصر لائق اس کی تفصیل کے نہیں۔

پھر جب طالب رنگین ہو جاوے منور  
کے نور سے تو مرشد اس کو مراقبہ کرنے  
کا امر کرے اور مراقبہ رقیب بمعنی محافظ  
اور نگہبان سے مشتق ہے اس کا نام مراقبہ  
اس واسطے رکھا گیا کہ سالک بعضی مراقبات  
میں اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہے یا  
بعضے مراقبات میں اللہ تعالیٰ کا مراقب ہوتا ہے

رَاقِبَةٌ چشتیہ | فَإِذَا تَنَوَّرَ الطَّالِبُ  
تَوَرَّكَ الذِّكْرَ مَرَّةً بِالْمُرَاقِبَةِ  
هِيَ مُشْتَقَّةٌ مِّنَ الرَّقِيبِ  
مِيَّتٌ بِهَذَا الِاسْمِ لِأَنَّ الطَّالِبَ  
مُرَاقِبٌ قَلْبَهُ أَوْ يُرَاقِبُ اللَّهَ  
مَا أَنَّ اللَّهَ يُرَاقِبُهُ فَيَقُولُ  
لِسَانِهِ أَوْ يَتَخَيَّلُ بِقَلْبِهِ اللَّهَ

لہ مراد حدیث سے یہی حدیث ہے جو ابھی اوپر گزری۔ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْصُقْ

نَبِيلَ وَجْهَهُ الْحَدِيثُ ۱۲ ق



حَاضِرِي أَللَّهُ نَاظِرِي  
 اللَّهُ شَاهِدِي أَللَّهُ  
 مَعِي أَوْ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ  
 شَيْءٍ مُّحِيطٌ أَوْ كَأَنَّهُ  
 حَاضِرٌ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ  
 الْقِبْلَةِ تَشَاهِدُكَ

شرائط چلہ نشینی | قَالَ الْمَشَائِخُ مَنْ

أَدَا الدُّخُولَ فِي الْأَرْبَعِيَّةِ  
 يَلْزِمُهُ مَرَاتِعُ أُمُورٍ دَوَامُ  
 الصِّيَامِ وَ دَوَامُ الْقِيَامِ وَ تَقْلِيلُ  
 الْكَلَامِ وَ الطَّعَامِ وَ الْمَنَامِ  
 وَ النَّصْبَةُ مَعَ الْأَنَامِ وَ الْمُوَظَّفَةُ  
 عَلَى الْوُضُوءِ فِي حَالَاتِ الْيَقْظَةِ  
 وَ عِنْدَ الْمَنَامِ وَ رَبُّ الْقَلْبِ  
 مَعَ الشَّيْخِ عَلَى الدَّوَامِ وَ تَرْكُ  
 الْغَفْلَةِ رَأْسًا حَتَّى تَكُونَ عِنْدَهُ  
 مِنَ الْحَرَامِ فَإِذَا دَخَلَ فِي  
 الْحُجْرَةِ رَجُلًا لِيَمْنَى لَعُودَ  
 وَسْمِي وَ قَرَأَ سُورَةَ النَّاسِ  
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ  
 الْبَيْتَ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ وَ بَيْتِي

جیسا اللہ اس کی حفاظت کرتا ہے تو مراقبہ کرنے  
 کے وقت زبان سے کہے یا اپنے دل سے خیال کرے  
 کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی  
 اس کا مراقبہ کرے اَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ  
 یعنی آگاہ ہو جا کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہے یا اس  
 کا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ حاضر ہے تیرے درمیان  
 اور تیرے قبلے کے درمیان میں اور تیرے  
 اس کو مشاہدہ کرتا ہے۔

مشائخ چشتیہ نے فرمایا جو چلے میں  
 داخل ہونے کا ارادہ کرے اس کو چار  
 امور کی رعایت کرنا لازم ہے ہمیشہ رو  
 رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور بوس  
 اور کھانے اور سونے اور صحبت خلم  
 کو کم کر دینا اور ہمیشہ با وضو رہنا جا  
 اور سونے کے حالات میں اور مرشد  
 ساتھ ہمیشہ دل لگائے رکھنا اور غفلت  
 کو بالکل ترک کرنا یہاں تک کہ اس  
 نزدیک غفلت از قسم حرام کے ہو جا  
 پھر جب حجرے میں داہنا پانوں داخل  
 تو اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
 اور بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 کہے اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ  
 کو تین بار پڑھے اور جب بایاں پانوں دا



فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كُنْ لِي  
 كَمَا كُنْتَ لِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ  
 عَلَيَّهِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِي مَحَبَّتَكَ  
 اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَاشْغَلْنِي  
 بِحَمَالِكَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمَخْلِصِينَ  
 اللَّهُمَّ امْعُ نَفْسِي بِجَذَبَاتِ  
 ذِكْرِكَ يَا أُنَيْسُ مَنْ لَا أُنَيْسَ  
 لَهُ رَبٌّ لَا تَدْرِي فَرْدًا وَأَنْتَ  
 خَيْرُ الْوَارِثِينَ -

کرے تو اللہ تم سے آخر تک دعا کرے  
 یعنی خداوند تو میرا کارساز ہے دنیا اور  
 آخرت میں میرا مددگار ہو جا جیسا تو محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار و کارساز تھا  
 اور مجھ کو اپنی محبت دے الہی مجھ کو اپنی  
 محبت نصیب کر اور اپنے جمال کے ساتھ  
 مشغول کرے اور مجھ کو عباد مخلصین میں کر  
 ڈال الہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات  
 کی کششوں سے اے انیس اُس کے جس کا  
 کوئی انیس نہیں اے رب مجھ کو نہ چھوڑیوں تنہا  
 اور تو بہتر وارثین سے ہے۔

فَيَقُومُ عَلَى الْمُصَلِّي وَيَقُولُ  
 لِي وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ  
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا  
 أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ  
 مَرَّةً ثُمَّ يَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ فِي  
 الْأُولَى آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَفِي الثَّانِيَةِ  
 أَمَّنَ الرَّسُولُ ثُمَّ يَسْجُدُ  
 سَجْدَةً طَوِيلَةً وَيَجْتَهِدُ فِي  
 الدُّعَاءِ ثُمَّ يَقُولُ يَا فَتَّاحُ خَمْسَ  
 مِائَةٍ مَرَّةً ثُمَّ يَسْتَعْلِقُ بِالْأَذْكَارِ  
 الَّتِي ذَكَرْنَا هَا -

پھر مصلے پر کھڑا ہو اور اپنی وجہت  
 وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ  
 حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ  
 بار پڑھے یعنی میں نے اپنا منہ متوجہ کیا یکسو  
 ہو کر اُس کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین  
 کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں داخل نہیں  
 پھر دو رکعت پڑھے پہلی رکعت میں آیت الکرسی  
 پڑھے اور دوسری رکعت میں اَمَّنَ الرَّسُولُ  
 پھر لنبأ سجدہ کرے اور دعا میں خوب کوشش  
 کرے پھر پانچ سو بار یا فَتَّاحُ کہے پھر اُن  
 اذکار میں مشغول ہو جن کو ہم ذکر کر چکے یعنی ذکر  
 جلی اور پاس انفاس اور مراقبات۔



اور مشائخِ چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان میں داخل ہو تو سورہ اِنَّا فَتَحْنَا دُورَكَعْتِیْنَ پڑھے پھر میت کی طرف سامنے ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت دیکر بیٹھے پھر سورہ مُلْكٍ پڑھے اور اللہم اَكْبِرْ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر کہے یارب یارب اکیس بار پھر کہے یاروح اور اُس کو آسمان میں ضرب کرے اور یاروح الروح کی دل میں ضرب کرے یہاں تک کہ کشائش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اُس کا جس کا فیضان صابا قبر سے ہو سکے دل پر۔

اور چشتیوں کے یہاں ایک نماز ہے جس کو صَلَوَةُ الْمَعْكُوسِ کہتے ہیں ہم نے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہائے ایسی صل اُس کی نہیں پائی جس سے ہم اس کی تقویت کریں اسی واسطے ہم نے اُس کو ذکر نہ کیا اور علم اُس کے جواز اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہے۔

اور چشتیہ کے یہاں ایک نماز ہے جس کو صَلَوَةُ كُنْ فَيَكُونُ کہتے ہیں۔

كشَفَ قُبُورًا وَاسْتَفَاضَهُ بِرَانَ | وَقَالُوا  
اِذَا دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ قَرَأَ سُورَةَ  
اِنَّا فَتَحْنَا فِي رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَجْلِسُ  
مُسْتَقْبِلًا اِلَى الْمَيِّتِ مُسْتَدْبِرًا  
الْكَعْبَةَ فَيَقْرَأُ سُورَةَ الْمَلِكِ  
وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ وَيَقْرَأُ سُورَةَ  
الْفَاتِحَةِ اِحْدَى عَشْرَ مَرَّةً  
ثُمَّ يَقْرُبُ مِنَ الْمَيِّتِ فَيَقُولُ  
يَا رَبِّ يَا رَبِّ اِحْدَى وَعِشْرِينَ  
مَرَّةً ثُمَّ يَقُولُ يَا رُوْحُ يَضْرِبُهُ  
فِي السَّمَاءِ وَيَا رُوْحَ الرُّوْحِ  
يَضْرِبُهُ فِي الْقَلْبِ حَتَّى يَجِدَ  
الشِّرَاحَا وَنُورًا ثُمَّ يَنْتَظِرُ  
لِمَا يُفِيضُ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ  
عَلَى قَلْبِهِ۔

صَلَوَةُ الْمَعْكُوسِ | وَ لِلْچِشْتِيَّةِ  
صَلَوَةٌ تَسْمَى صَلَوَةُ الْمَعْكُوسِ  
لَمْ يَجِدْ مِنَ السُّنَّةِ وَلَا اَقْوَالِ  
الْفُقَهَاءِ مَا نَشُدُّ هَا بِهٖ فَلِذَلِكَ  
حَدَفْنَا هَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ۔

صَلَوَةُ كُنْ فَيَكُونُ | وَلَهُمْ صَلَوَةٌ  
تَسْمَى صَلَوَةُ كُنْ فَيَكُونُ۔



ف۔ صَلَوَةٌ كُنْ فَيَكُونُ اس واسطے کہتے ہیں کہ مطلب برآری میں اس کی

تائیر نہایت جلد اور قوی ہے۔

مشائخِ چشتیہ نے صَلَوَةٌ  
كُنْ فَيَكُونُ کے بیان میں کہا  
ہے کہ جس کو سخت حاجت پیش آئے  
تو چاہیے کہ ہر رات کو لیاںِ ثلثہ یعنی پہار  
شنبه اور پنجشنبه اور جمعہ کی راتوں  
میں دو رکعتیں ادا کرے پہلی رکعت  
میں سورہ فاتحہ ایک بار اور قُلْ هُوَ  
اللَّهُ سُبُوٰنًا پڑھے اور دوسری رکعت  
میں فاتحہ سُبُوٰنًا بار اور قُلْ هُوَ اللَّهُ  
ایک بار اور سُبُوٰنًا بار یوں کہے اے آسان  
کنندہ دشواریاں اے روشن کنندہ  
تاریکیاں سُبُوٰنًا بار اور استغفار کرے  
سُبُوٰنًا بار اور درود پڑھے سُبُوٰنًا بار اور  
حق تعالیٰ سے دعا کرے بحضور قلب  
پھر جب تیسری رات ہو تو بھی یہی  
کرے جو مذکور ہوا پھر بگڑی یا ٹوپی کو  
سر سے اتارے اور اپنی آستین کو اپنی  
گردن میں ڈالے اور روئے اور حق تعالیٰ  
سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور  
النَّارُ اللّٰهُ تَعَالَى دُعَا اُس کی مستجاب  
ہوگی واللہ اعلم۔

قَالُوا مَنِ اعْتَرَضَتْ لَهُ  
حَاجَةٌ صَعْبَةٌ فَلْيُرْكَعْ كُلَّ  
لَيْلَةٍ مِّنْ لَّيَالِي الْاَرْبَعَاءِ  
وَ الْخَمِيْسِ وَ الْجُمُعَاتِ رَكَعَتَيْنِ  
يَقْرَأُ فِي الْاُولَى الْفَاتِحَةَ مَرَّةً  
وَ الْاِخْلَاصَ مِائَةً مَّرَّةً وَ فِي  
الثَّانِيَةِ الْفَاتِحَةَ مِائَةً مَّرَّةً  
وَ الْاِخْلَاصَ مَرَّةً وَ يَقُولُ مِائَةً  
مَّرَّةً اِيْ اَسَانَ كُنْدَةً دَشْوَارِيهَا  
وَ اِيْ رُوْشَنَ كُنْدَةً تَارِيكِيهَا  
مِائَةً مَّرَّةً وَ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ  
مِائَةً مَّرَّةً وَ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً مَّرَّةً  
وَ يَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُوْرٍ  
الْقَلْبِ فَاِذَا كَانَتِ الثَّلَاثَةُ  
فَعَلَ هَذَا ثُمَّ حَسَرَ الْعِمَامَةَ  
عَنْ رَاسِهَا وَ جَعَلَ كُمَّهُ فِي  
عُنُقِهِ وَ بَكَى وَ دَعَا اللّٰهَ اِلَى حَاجَتِهِ  
خَمْسِيْنَ مَّرَّةً فَاِنَّهُ لَا بُدَّ  
يُسْتَجَابُ لَهُ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ۔



ف۔ مولانا نے فرمایا کہ بعضے ناواقفوں نے اعتراض کیا ہے آستین گردن میں ڈالنا کیونکر جائز ہوگا حالانکہ ادعیہ ماثورہ میں یہ ثابت نہیں۔ ہم جواب دیتے ہیں کہ قلبِ ردا یعنی چادر کا اُلٹنا پلٹنا نماز استسقا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تا حال عالم کا بدل جاوے تو اسی طرح آستین گردن میں ڈالنا امرِ مخفی کے اظہار کے واسطے یعنی تضرع کے یا واسطے اشعار گردشِ حال کے حصول مقصود سے کیونکر جائز نہ ہوگا۔



## چھٹی فصل

## مشارح نقشبندیہ کے اشغال کا بیان

یہ فصل ہے مشارح نقشبندیہ کے اشغال میں نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہار الدین نقشبند بخاری کے مرید ہیں اللہ راضی ہو ان سے اور ان کے سب مریدوں سے۔

نقشبندیہ نے کہا کہ اللہ تک پہنچنے کی تین راہیں ہیں ایک تو ذکر ہے سو منجملہ ذکر کے نقی اور اثبات ہے اور وہی منقول ہے متقدمین نقشبندیہ سے اور طریقہ نقی و اثبات کے ذکر کا یہ ہے کہ فرصت کو غنیمت جانے تشویشات بیرونی سے چنانچہ لوگوں کی گفتگو سنا اور تشویشات اندرونی سے چنانچہ گرسنگی زائد اور غضب اور درد اور سیری بہت پھر موت کو یاد کرے اور تصور میں اس کو اپنے سامنے کر لے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے ان گناہوں کی جو اس سے صادر ہوئے پھر دونوں لبوں اور

فِي اشغال المشارح النقشبندیة  
وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ  
خَوَاجَةِ بَهَاءِ الدِّينِ نَقِشْبَنْدِ  
الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ  
أَجْمَعِينَ۔

قَالُوا طُرُقُ الْوُصُولِ إِلَى  
اللَّهِ ثَلَاثٌ أَحَدُهَا الذِّكْرُ فَمِنْهُ  
النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ وَهُوَ الْمَا ثُورُ  
عَنْ مُتَقَدِّمِيهِمْ۔

وَصِفَتْ أَنَّ يَنْتَهزُ فُرْصَةً  
مِنَ التَّشْوِيشَاتِ الْخَارِجِيَّةِ  
كَالاسْتِمَاعِ إِلَى أَحَادِيثِ النَّاسِ  
وَالدَّخْلِيَّةِ كَالجُوعِ الْمَفْرُطِ  
وَالغَضَبِ وَالْأَلَمِ وَالشَّبَعِ الْمَفْرُطِ  
ثُمَّ يَذْكُرُ الْمَوْتَ وَيَحْضُرُهُ بَيْنَ  
يَدَيْهِ وَيَسْتَعْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى  
مِمَّا صَدَرَ مِنْهُ مِنَ الْمَعَاصِي  
ثُمَّ يَضْمُّ شَفَتَيْهِ وَيُغِضُّ عَيْنَيْهِ



وَيَحْبِسُ نَفْسًا فِي بَطْنِهِ وَيَقُولُ  
بِالْقَلْبِ لَا يَخْرُجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ  
إِنِّي الْأَيْمَنُ وَيَمُدُّهَا حَتَّى يَهْلِكَ  
إِلَى مَنْكِبِهِ ثُمَّ يَحْرِكُ مَنْكِبَهُ  
إِلَى رَأْسِهِ فَيَقُولُ إِلَهَ ثُمَّ  
يَضْرِبُ فِي قَلْبِهِ بِالشَّدِّ  
إِلَّا اللَّهُ -

دونوں آنکھوں کو بند کرے اور دم کو  
اپنے پیٹ میں حبس کرے اور دل سے  
کہے لَا اس کو اپنی ناف سے داہنی طرف  
نکالے اور پیچھے یہاں تک کہ اپنے مونڈھے  
تک پہنچے پھر مونڈھے کو سر کی طرف  
جھکاوے اور ہلاوے اور کہے إِلَهَ پھر  
ضرب لگاوے اپنے دل میں سختی سے إِلَّا اللَّهُ کی۔

ف۔ مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ نے چار باب میں فرمایا  
کہ مبادی سلوک میں اسم ذات ہے ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات ہر ایک ایک  
ہزار ایک بار مواظبت کرنا آثار عجیب اور غریب کا مٹھ ہے۔

نقشبندیہ نے فرمایا کہ حبس نفس  
یعنی دم روکنے کی عجیب خاصیت ہے بان  
کے گرم کر دینے اور جمعیت عزیمت اور عشق  
کے ابھارنے اور دوسادس کے قطع کرنے  
میں اور بتدریج اندک اندک حبس دم  
کی مشق کرے تا اُس پر گراں نہ ہو جاوے اور  
خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور حبس  
دم سے حبس غیر مفرط مراد ہے جس کی نوبت  
حصر نفس تک نہ پہنچے تو نقشبندیہ کے  
حبس دم میں اور حبس کو جوگی بتاتے  
ہیں فسرق بعید ہے۔

قَالُوا الْحَبْسُ النَّفْسِ خَاصِيَّةٌ  
عَجِيْبَةٌ فِي تَسْخِيْنِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ  
الْعَزِيْمَةِ وَهَيْجَانِ الْعِشْقِ  
وَقَطْعِ أَحَادِيثِ النَّفْسِ وَ  
يَتَدَرَّجُ فِي الْحَبْسِ لِئَلَّا يَثْقُلَ  
عَلَيْهَا وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَيْرُ  
الْمَفْرُطِ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا يَأْمُرُ بِهِ  
الْجُودِيَّةُ بَدُنٌ بَائِنٌ -

ف۔ مصنف قدس سرہ نے فرمایا۔ رباعی

حاشا کہ اکابر رہ جوگیہ روند  
اثبات مقالات ربابین بکنند



جس نفس است آنچه نشانش بدہند  
 اور جس دم کے مانند شمار طاق کی بھی  
 عجیب خاصیت ہے تو اول اسی کلمہ تو  
 کو ایک بار ایک دم میں کہے پھر تین بار ایک  
 دم میں کہے اسی طرح درجہ بدرجہ چند روز کی  
 مشق میں اکیس بار تک پہنچے طاق عدد  
 کی مراعات کے ساتھ یعنی اول بار ایک بار اور  
 دوسری بار تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور  
 چوتھی بار سات بار علیٰ ہذا القیاس ۱۰

اور شرط اعظم نفی و اثبات ذکر میں  
 ملاحظہ کرنا ہے نفی معبودیت یا نفی مقصودیت  
 یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالیٰ سے اور اثبات  
 معبودیت وغیرہ کا حق تعالیٰ کے واسطے بروہ  
 تاکید اور اجتماع خاطر نہ اس طرح جیسے دل  
 میں خطرات اور باتوں کے خیالات گھومتے  
 پھرتے ہیں۔

اور جو شخص کہ اکیس بار تک پہنچا  
 اور اس کے واسطے جذب یعنی کشش ربانی  
 اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ کھلا  
 تو اس کو اس کے اسم کی مشغولی واجب ہوئی  
 اور نفرت اشغال دیگر سے لازم آئی تو چاہیے  
 کہ وہ معلوم کرے کہ اس کا عمل مقبول نہ  
 ہوا تو بشرط مذکورہ اس کو پھر از سر نو

جس نفس و حصر نفس دارد فرق  
 وَكَذَلِكَ لَعَدَدِ الْوَسْرِ  
 خَاصِيَّةٌ عَجِيْبَةٌ فَيَقُولُ اَوَّلًا  
 هَذِهِ الْكَلِمَةُ مَرَّةً فِي نَفْسٍ  
 وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَقُولُ ثَلَاثَ  
 مَرَّاتٍ فِي نَفْسٍ وَاحِدٍ وَهَكَذَا  
 يَتَدَرَّجُ حَتَّى يَصِلَ إِلَى أَحَدٍ وَ  
 عِشْرِينَ مَعَ الْمُرَاعَاتِ عَلَى  
 عَدَدِ الْوَسْرِ۔

وَ الشَّرْطُ الْأَعْظَمُ مَلَا حَظْمًا نَفِي  
 الْمَعْبُودِيَّةِ أَوْ الْمَقْصُودِيَّةِ  
 أَوْ الْوُجُودِ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى  
 وَ اثْبَاتُهَا لَكَ تَعَالَى عَلَى وَجْهِ  
 التَّأَكُّدِ وَ اجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ لَكُمَا  
 يَدُورُ فِي النَّفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ  
 وَالْأَحَادِيثِ۔

وَمَنْ بَلَغَ إِلَى إِحْدَى وَعِشْرِينَ  
 مَرَّةً وَ لَمْ يَنْفَتِحْ لَهُ بَابٌ مِّنْ  
 الْجَذْبِ وَ انْصَرَفَ الْبَاطِنُ إِلَى  
 اللَّهِ تَعَالَى وَ جَبَّ إِلَّا شُغْلًا  
 بِاسْمِهِ وَ النَّفْرَةَ عَنِ الْأَشْغَالِ  
 الْأُخْرَى فَلْيَعْرِفْ أَنَّ عَمَلَهُ  
 لَمْ يَقْبَلْ فَلْيَسْتَأْنِفْ بِهَذِهِ



تین سے شروع کرنا چاہیے اکیس بار تک۔

اور منجملہ ذکر کے اثبات مجرد ہے یعنی فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے بدون نفی اور اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ ذکر مقدماتی نقشبندیہ کے نزدیک نہ تھا اس کو تو خواجہ محمد باقی نے یا ان کے کسی قریب العصر نے نکالا ہے واللہ اعلم۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد شریعت میں کہیں ثابت نہیں اس واسطے کہ ذات وحدہ کا تصور عوام کو ممکن نہیں بلکہ شرع میں اسم ذات بعض صفا یا بعض محاد کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ وارد ہوا ہے۔

میر نے اپنے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے واسطے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذب اور کشش کے واسطے زیادہ تر مفید ہے۔

اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہے کہ اللہ کے لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اس کو کھینچے یہاں تک کہ اس کے دماغ کی جھلی تک پہنچے جس دم کے ساتھ اور اندک اندک زیادہ کرتا جاوے۔ یہاں تک کہ بعض نقشبندی ایک دم میں اس کو ہزار بار کہتے ہیں اور البتہ میں نے ایک عورت کو جو

الشَّرُوطِ مِنَ الثَّلَاثَةِ إِلَى  
خَدَى وَعِشْرِينَ -

طريقة اثبات مجرد | وَمِنْهُ الْإِثْبَاتُ  
الْمُجَرَّدُ كَمَا تَلَكُمُ يَكُنْ عِنْدَ  
الْمُتَقَدِّمِينَ وَإِنَّمَا اسْتُخْرِجَهُ  
خَوَاجِدٌ مُّحَمَّدٌ بَاقِيٌّ أَوْ مَنْ  
يُقَرِّبُ مِنْهُ الزَّمَانَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ  
يَقُولُ النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ أَفِيدُ  
لِلْسُّلُوكِ فَإِنَّ ثَبَاتَ الْمُجَرَّدِ  
أَفِيدٌ لِلجُّذْبِ -

وَصِفْتُهُ أَنْ يُخْرِجَهُ لَفْظَةً  
اللَّهُ مِنْ سُرَّتِهِ بِالشَّدِيدِ التَّامِّ  
وَيَبْدَأُهَا حَتَّى يَصِلَ إِلَى أَمِّ دِمَاغِهِ  
مَعَ الْحُبْسِ وَالتَّدْرِجِ فِي الزِّيَادَةِ  
حَتَّى أَنْ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ لَهَا فِي  
نَفْسٍ وَاحِدَةٍ أَلْفَ مَرَّةٍ وَقَدْ رَأَيْتُ  
أَمْرَأَةً مِنْ مَخْلِصَاتِ سَيِّدِي  
الْوَالِدِ تَقُولُ لَهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فِي



نَفْسٍ وَاحِدٍ وَكَثْرٍ مِنْ  
ذَلِكَ أَيْضًا۔

والد کے مریدوں سے تھی دیکھا کہ ہم ذات  
کو ایک دم میں ہزار بار کہتی تھی اور اس  
سے اکثر بھی۔

وَسَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ  
قَدِّسَ سِرُّهُ يَحْكِي عَنْ نَفْسِهِ  
أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَبْدَايَةِ يَقُولُ  
النَّفْسُ وَالْإِثْبَاتُ فِي نَفْسٍ وَاحِدٍ  
مَرَّتِي مَرَّةً وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

اور میں نے اپنے والد مرشد سے سنا  
اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتدائے  
سدوک میں نفی اور اثبات کو ایک دم میں  
دو سو بار کہتے تھے واللہ اعلم

اور دوسرا طریقہ وصول الی

اللہ کا مراقبہ ہے۔

وَتَأْنِيهَا الْمُرَاقِبَةُ۔

**حقیقت مراقبہ بوجہ شمول** مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا کہ حقیقت

مراقبہ بوجہیکہ شامل جمیع افراد آن باشد آنست کہ توجہ قوت دراکہ باقبال تمام بسوئے  
صفات حضرت حق نمودن یا بسوئے حالت انفکاک روح از جسد تا مثل آن تا آنکہ  
عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد و آنچه محسوس نیست بمنزلہ محسوس  
نصب العین گردد۔

**طریقہ مراقبہ بسیط** وَصِفَتُهَا أَنْ

اور طریقہ مراقبہ کا یہ ہے کہ دم کو  
بند کرے ناف کے نیچے تھوڑا سا پھر اپنے  
جمیع حواس مدد کہ سے متوجہ ہو معنی مجرد  
بسیط کی طرف جس کو ہر شخص اللہ کے نام  
بولنے کے وقت تصور کرتا ہے لیکن ایسے  
لوگ کمتر ہیں جو اس معنی بسیط کو لفظ سے  
خالی کر سکیں تو طالب کو شش کرے اس

يَحْسِبُ النَّفْسَ تَحْتَ السَّرَّةِ حَبْسًا  
يَسِيرًا ثُمَّ يَتَوَجَّهَ بِمَجَامِعِ  
إِدْرَاكِهِ إِلَى الْمَعْنَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيطِ  
الَّذِي يَتَصَوَّرُهُ كُلُّ أَحَدٍ عِنْدَ  
إِطْلَاقِ اسْمِ اللَّهِ وَنَكُنْ قَلَّ مَنْ  
يَجْرِدُ عَنْ اللَّفْظِ فَلْيَجْتَهِدْ



هَذَا الطَّالِبُ أَنْ يُجَرِّدَ هَذَا  
 الْمَعْنَى عَنِ الْفَاطِظِ وَيَتَوَجَّهَ  
 إِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ مَزَا حَمَتِ الْخَطَرَاتِ  
 وَالتَّوَجُّبِ إِلَى الْغَيْرِ وَمِنْ  
 النَّاسِ مَنْ لَا يُمَكِّنُهُ هَذَا  
 النَّحْوُ مِنَ الْإِذْرَابِ فَمِنْ  
 الْمَشَائِخِ مَنْ يَأْمُرُ مِثْلَ هَذَا  
 بِالْدُّعَاءِ وَصِفَتُهُ أَنْ لَا يَزَالَ  
 يَدْعُو اللَّهَ بِقَلْبِهِ يَقُولُ يَا رَبِّ  
 أَنْتَ مَقْصُودِي قَدْ تَبَرَّأْتُ  
 إِلَيْكَ عَنْ كُلِّ مَا سِوَاكَ  
 وَنَحْوِ ذَلِكَ مِنَ الْمُنَاجَاتِ  
 وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْمُرُ بِتَخْيِيلِ  
 الْخَلَاءِ الْمُجَرِّدِ وَالنُّورِ الْبَسِيطِ  
 فَيَتَدَرَّجُ الطَّالِبُ مِنْ هَذَا  
 التَّخْيِيلِ إِلَى التَّوَجُّبِ الْمَذْكُورِ -

معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اس  
 کی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور  
 التفات ماسوے اللہ کے اور بعض لوگوں  
 سے اس قسم کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے  
 سو بعض مشائخ تو ایسے شخص کو اس طرح کی  
 دعا بتاتے ہیں اور طریقہ اس دعا کا یہ ہے  
 کہ ہمیشہ دل سے کیا کرے یوں کہے اے  
 رب تو ہی میرا مقصود ہے میں بیزار ہو آیا  
 تیری طرف تیرے ماسوے اور مانند  
 اس کے کوئی اور مناجات کرے اور  
 بعض مشائخ شخص مذکور کو خلاء مجرد  
 یا نور بسیط کے خیال کرنے کو فرماتے  
 ہیں تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور  
 کی طرف بتدریج پہنچ جاتا ہے -

مترجم کہتا ہے خلائے مجرد سے یہ مراد ہے کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع  
 اجسام سے خالی تصور کرے اور نور بسیط سادہ روشنی سے عبارت ہے -  
 وَثَابِتُهَا الرَّابِطَةُ بِشَيْخِهِ أَوْ تَسِيرَاطِ طَرِيقِهِ وَصَوْلِ إِلَى اللَّهِ كَالرَّابِطَةِ أَوْ رَاعِثُهَا كَامِلٌ بِهِمْ  
 پہنچانا ہے اپنے مرشد کے ساتھ -

ف - مولانا نے فرمایا حق یہ ہے کہ سب راہوں سے یہ راہ زیادہ قریب تر  
 ہے گاہے مرید میں قابلیت نہیں ہوتی تو اس کی مزید محبت سے مرشد اس میں تصرف  
 کرتا ہے مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سوا اگر تم سے نہ



ہوسکے تو اُن کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہیں عارف باللہ شیخ عبدالرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشائخ طریقت کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک پر تو ہے تجلی ذاتی کے اظلال سے تاکہ تعلق کونین سے مخلصی حاصل ہو جائے سوا اگر یہ نہ ہو سکے تو اُن لوگوں سے تعلق بہم پہونچانا چاہیے جو اس پر تو سے مشرف ہوئے ہیں جو اپنے نفوس اور علائق ماسوا سے نجات پا گئے ہیں اور اس آیت قرآنی میں كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔ یعنی سچوں کے ساتھ ہو ایک طرح کا اس میں اشارہ ہے رابطہ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہو تو اُس کی توجہ سے اندک زمانے میں وہ حاصل ہوتا ہے جو ساہما سال کی محنت میں حاصل نہیں ہوتا اور کیا خوب کہا ہے۔ شعرا۔

آنکہ بہ تیر زیر یافت یک نظر از شمس دین

طعنہ زند برد بہ سخرہ کند بر چہلہ

اور رابطہ مرشد کی شرط یہ ہے کہ مرشد قوی التوجہ ہو یا دداشت کی مشق دائمی رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور اور خیال سے خالی کر ڈالے سوا اُس کی محبت کے اور اس کا منظر رہے جس کا اُس کی طرف سے فیض آوے اور دونوں آنکھیں بند کر لے یا اُن کو کھول دے اور مرشد کی دونوں آنکھوں کے بیچ پانگی لگا دے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اُس کے پچھے پڑ جاوے اپنے دل کی جمعیت سے اور چاہیے کہ اُس فیض کی محافظت کرے اور جب مرشد اُس کے پاس نہ ہو تو اُس

وَشَرَطَهَا أَنْ يَكُونَ  
الشَّيْخُ قَوِيَّ التَّوَجُّهِ  
دَائِمًا لِذَا شَتَّ  
فَإِذَا صَحِبَهُ خَلَى نَفْسَهُ  
عَنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مَحَبَّتَهُ  
وَيَنْتَظِرُ لِمَا يَفِيضُ  
مِنْهُ وَيَغِيضُ عَيْنَيْهِ  
أَوْ يَفْتَحُهُمَا وَيَنْظُرُ  
عَيْنِي الشَّيْخِ فَإِذَا  
أَفَاضَ شَيْءٌ فَلْيَتَّبِعْهُ  
مَجَامِعِ قَلْبِهِ وَالْجَافِظُ  
عَلَيْهِ وَإِذَا غَابَ الشَّيْخُ



عَنْهُ يُخَيَّلُ صُورَتَهُ بَيْنَ  
عَيْنَيْهِ بِوَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَ  
التَّعْظِيمِ فَتُفِيدُ صُورَتُهُ  
مَا تُفِيدُهُ صُحْبَتُهُ.

کی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان  
خیال کرتا ہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اس  
کی خیالی صورت وہ فائدہ دے گی جو اس کی  
صحبت فائدہ دیتی تھی۔

ف۔ مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہ ہے کہ واصل بمقام شاہدہ ہو اور نورانی  
بتجلیات ذاتیہ ہو جس کے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیح کے  
هُمُ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا إِذْ كَرَّ اللَّهُ - یعنی اولیاء اللہ وہ ہیں جن کے دیکھنے سے خدا  
یاد پڑے اور جن کی صحبت فوائد صحبت کو مفید ہو بموجب اس حدیث کے هُمْ جُلَسَاءُ  
اللَّهِ کہ اولیاء اللہ جلیس ہیں خدا کے اور بمقتضائے اس حدیث معتمد هُوَ حَقُّوهُ  
لَا يَشْفَى جَلِيسُهُمْ یعنی اولیاء اللہ ایسی قوم ہے جن کا جلیس اور ہم صحبت بد بخت نہیں  
مترجم کہتا ہے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے وہ  
کی علامت بتائی اس قول میں۔

### رباعی

باہر کہ نشستی و نشد جمع دلت  
وز تو نرمید صحبت آب و گلت  
زنہار ز صحبتش گریزان میاش  
ورنہ نہ کند روح عزیزان بگلت

خلاصہ یہ ہے کہ جس کی صحبت سے دنیا سرد ہو اور ہر طرف سے دل ٹوٹ کر  
حضرت حق سے متعلق ہو جاوے تو اس کی صحبت اور محبت اکسیر اعظم ہے اور جب  
دنیا دل سے نہ منقطع ہوئی تو تصبیح اوقات ہے اس کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے  
پس واجب ہے کہ غلو عوام پر دھوکا نہ کھاوے ہر شیخ سے بیعت نہ کرے بلکہ طریقہ  
کی بیعت اس مرشد کامل مکمل سے کرے جس کی ولایت کی علامات ظاہر اور باہر ہو  
مولوی روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔ شعرا

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست  
پس بہر دستے نشاید داد دست



اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہے لیکن افراط اور تفریط ہر امر میں معیوب ہے ایسی افراط بھی بہتر نہیں جس میں صورت پرستی کی نوبت پہنچے اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہو جاوے حق تعالیٰ ہر امر میں صراط مستقیم پر قائم رکھے آمین۔

اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہے کہ جب کسی شکل اور ہئیت پر ہو اور اس کو اس بات سے کوئی حال حاصل ہو اس شکل کو نہ بدل ڈالے پس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہ ہو جاوے۔

اور بعض وہ مشائخ ہیں جو سالک کو بتاتے ہیں دل میں اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہو خیال کرنے کا۔

اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ مجھ کو خواجہ ہاشم بخاری نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور میں دس برس کا تھا میں نے اس کے لکھنے کی کثرت کی اور اس کی تحریر میں نے اپنے دل میں جمالی یہاں تک کہ ایک کتاب کے لکھنے میں مشغول تھا تو اسم ذات کو میں بقدر چار ورقوں کے لکھ گیا اور مجھ کو کچھ خبر نہ ہوئی۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ کتاب مذکور ملا عبدالحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرح عقائد کے حاشیہ خیالی پر۔

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ يَجِبُ عَلَى السَّالِكِ إِذَا كَانَ عَلَى هَيْئَةٍ وَحَصَلَ لَهُ شَيْءٌ مِّنْ هَذَا الْمَعْنَى أَنْ لَا يُغَيِّرَ تِلْكَ الْهَيْئَةَ فَإِنْ كَانَ قَائِمًا لَمْ يَقْعُدْ وَإِنْ كَانَ قَاعِدًا لَمْ يَقُمْ۔

وَمِنَ الْمَشَائِخِ مَنْ يَأْمُرُ بِتَخْيِيلِ الْقَلْبِ مَكْتُوبًا عَلَيْهِ اسْمُ اللَّهِ بِالذَّهَبِ۔

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ أَمَرَنِي خُوجَاةٌ هَاشِمِيٌّ الْبُخَارِيُّ بِكِتَابَةِ اسْمِ الذَّاتِ وَأَنَا بِنُ عَشْرٍ سِنِينَ فَكَثُرَتْ مِنْهَا وَأَخَذْتُ بِجَامِعِ قَلْبِي حَتَّى إِنِّي كُنْتُ مَشْغُولًا بِكِتَابَةِ كِتَابٍ فَكَتَبْتُ اسْمَ الذَّاتِ عَلَى خَوْصِ مِنْ أَرْبَعَةِ أَوْ رَاقٍ وَمَا شَعُرْتُ۔



وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ رَأَيْتُ خُوجَبَةَ  
خَرَدُ يَكْتُبُ بِأَيْهَا مِ عَلَى أَصَابِعِ  
الرُّبْعِ شَيْئًا فِي مَجْلِسِهَا وَكَلَامِهِ  
وَشَأْنِهِ كُلِّهَا فَسَأَلْتُهَا فَقَالَ  
كُتِبَتْ إِسْمَ الذَّاتِ فِي بَدَائِعِ  
أَمْرِي وَصَارَتْ دَايِدًا نَا  
لَا اسْتَطِيعُ الْإِنْقِلَاعَ عَنْهَا  
وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

**کلمات نقشبندیہ** | وَلِلنَّقْشَبَنْدِيَّةِ  
كَلِمَاتٌ عَلَيْهَا بِنَاءٌ طَرِيقَتِهِمْ  
بَعْضُهَا إِشَارَةٌ إِلَى هَذِهِ الْأَشْغَالِ  
وَبَعْضُهَا عَلَى شُرُوطٍ تَأْتِي بِهَا  
فَلْنَذْكُرْهَا -

ہوش دردم نظر بر قدم  
سفر در وطن خلوت در انجمن  
یاد کرد بازگشت نگہداشت  
یادداشت فہدہ ہی الما ثورۃ  
عَنْ خُوجَبَةَ عَبْدِ الْخَالِقِ  
الْعَجْدِ وَالِيٍّ وَبَعْدَهَا ثَلَاثَةٌ  
مَثُورَةٌ عَنِ الْخُوجَبَةِ نَقْشَبَنْدِ  
وَقُوفٌ زَمَانِيٌّ وَقُوفٌ قَلْبِيٌّ  
وَقُوفٌ عَدَدِيٌّ -

اور والدُ مرشد سے میں نے سنا فرماتے  
تھے کہ میں نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی  
کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چاروں  
انگلیوں پر کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور  
بات کرنے اور سب کاموں میں تو میں نے  
اُن سے پوچھا تو فرمایا کہ میں نے اسم ذات  
ابتداءً سلوک میں لکھا تھا اور اب مجھ کو  
ایسی عادت ہو گئی ہے کہ میں اُس کے چھوڑنے  
پر قادر نہیں ہوں واللہ اعلم -

اور شارح نقشبندیہ کے چند  
اصطلاحات ہیں جن پر اُن کے طریقے کی  
بنا ہے۔ بعضی اصطلاحوں میں تو اُن  
ہی اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے  
بعضی اُن کی تاثیر کی شرطوں پر تو ہم کو اُن  
کا ذکر کرنا چاہیے -

(۱) ہوش دردم (۲) نظر بر قدم (۳)  
سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یاد  
(۶) بازگشت (۷) نگہداشت (۸) یادداشت  
تویہ آٹھ کلمات خواجہ عبد الخالق عجد و  
سے منقول ہیں اور اُن کے بعد تین اصطلاحات  
خواجہ نقشبند سے مروی ہیں (۱) وقوف  
زمانی (۲) وقوف قلبی (۳) وقوف عددی



ہوش دردم | اَمَّا هَوْشِ دَرْدَمِ  
فَمَعْنَاهُ التَّيَقُّظُ فِي كُلِّ نَفْسٍ  
فَلَا يَزَالُ مُتَيَقِّظًا مُتَفَحِّصًا عَنِ  
نَفْسِهِ فِي كُلِّ نَفْسٍ هَلْ هُوَ  
غَافِلٌ أَوْ ذَاكِرٌ هَذَا طَرِيقُ  
التَّدْبِيرِ يُجْرَى إِلَى دَوَامِ الحُضُورِ  
وَهَذَا لِلْمُبْتَدِئِ فَإِذَا تَوَسَّطَ  
فِي السُّلُوكِ فَلْيَكُنْ مُتَفَحِّصًا  
عَنِ نَفْسِهِ فِي كُلِّ طَائِفَةٍ مِّنَ  
الزَّمَانِ مِثْلُ أَنْ يَتَأَمَّلَ بَعْدَ  
كُلِّ سَاعَةٍ هَلْ دَخَلَتْ عَلَيْهِ  
فِيهَا غَفْلَةٌ أَوْ لَا فَإِنْ دَخَلَتْ  
غَفْلَةً اسْتَغْفَرَ وَعَزَمَ عَلَى تَرْكِهَا  
فِي الْمُسْتَقْبَلِ وَهَكَذَا حَتَّى يَصِلَ  
إِلَى الدَّوَامِ وَيُسَمَّى هَذَا الْأَخِيرُ  
بِوَقُوفِ زَمَانِيٍّ وَاسْتِخْرَاجِهِ  
خَوَاجِجَهُ نَقْشِبَنْدٌ لِمَا رَأَى أَنَّ  
التَّوَجُّبَ إِلَى عِلْمِ الْعِلْمِ فِي كُلِّ  
نَفْسٍ يُشَوِّشُ حَالَ الْمُتَوَسِّطِ  
فَإِنَّمَا اللَّادِقُ بِهِ الْإِسْتِخْرَاقُ  
فِي التَّوَجُّبِ إِلَى اللَّهِ بِحَيْثُ لَا  
بِزَاحِمِ عِلْمٍ هَذَا التَّوَجُّبِ

تو ہوش دردم کے معنی ہوشیاری  
اور بیداری ہے ہردم کے ساتھ تو ہمیشہ  
بیدار اور متجسس رہے اپنی ذات سے ہر  
سانس میں کہ وہ غافل ہے یا ذاکر اور یہ  
طریقہ ہے بتدریج دوام حضور کے حاصل  
کرنے کا اور اس طرح کی ہوشیاری مبتدئ  
کے واسطے مخصوص ہے پھر جب آگے بڑھے  
اور سلوک کے درمیان میں آوے تو چاہئے  
کھونج کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی  
مدت میں اس طرح کہ تامل کرے ہر ساعت  
کے بعد کہ اس ساعت میں غفلت آئی یا  
نہیں سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے  
اور آئندہ کو اس کے چھوڑنے کا ارادہ کرے  
اسی طرح مدام تفحص کرتا رہے یہاں تک  
کہ دوام حضور کو پہنچ جاوے اور یہ  
پچھلے طریق کی ہوشیاری مسمیٰ بوقوف زمانی  
ہے اس کو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا  
اس واسطے کہ انھوں نے معلوم کیا کہ  
متوجہ ہونا علم العلم کی طرف یعنی دانست کو دریافت  
کرنا ہردم میں سالک متوسط کے حال کو  
پریشان کرتا ہے اس کے مناسباً اور استغراق  
.... توجہ الی اللہ میں اس طرح پر کہ اس کو اپنے  
متوجہ ہونے کی دانست میں مزاحم حال نہ ہو۔



ف مترجم کہتا ہے ہر دم کا محاسبہ عبارت ہے ہوش دردم سے سویہ مبتدی کے مناسب ہے نہ متوسط کے اور قدرے مدت کا محاسبہ جس کا نام وقوف زمانی ہے لائق بمرتبہ متوسط ہے مولانا نے فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ کہتے ہیں۔ حدیث میں وارد ہے کہ ہوشیار وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو دابا اور مابعد موت کے واسطے عمل کیا اور امیر المؤمنین عمر فاروق نے خطبے میں فرمایا کہ اپنی جانوں کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور ان کو وزن کرو قبل اس کے کہ وزن کئے جاویں اور مستعد ہو جاؤ عرض اکبر کے واسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت میں ہو گا اُس دن تم سامنے کئے جاؤ گے تمہاری کوئی چیز نہ چھپ سکے گی۔

اور نظر بر قدم سے تو یہ مراد ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے پھرنے کے وقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے سوائے اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت میں دیکھے مگر اپنے آگے اس واسطے کہ نقوش مختلف کا دیکھنا اور تعجب انیگز رنگوں کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے اور اُس سے روکتا ہے جس کی وہ طلب میں ہے اور حکم نظر میں ہے لوگوں کی آوازوں اور ان کی باتوں کی طرف کان لگانا اپنے والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے

نظر بر قدم | اَمَّا نَظْرُ بَرِّ قَدَمٍ  
فَمَعْنَاهُ اَنَّ السَّالِكَ يَجِبُ عَلَيْهِ  
اَنْ لَا يَنْظُرَ فِي حَالِ مَشْيِهِ اِلَّا  
اِلَى قَدَمَيْهِ وَلَا فِي حَالِ قُعُودِهِ  
اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنَّ النَّظْرَ اِلَى  
النُّقُوشِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْاَلْوَانِ  
الْمُعْجِبَةِ يُفْسِدُ عَلَيْهِ حَالَهُ  
وَيَمْنَعُهُ مِمَّا هُوَ بِسَيْدِلِهَا وَفِي  
حُكْمِهَا اِلِاسْتِمَاعُ اِلَى اَصْوَاتِ  
النَّاسِ وَاَحَادِيثِهِمْ سَمِعْتُ  
مَسِيدِي الْوَالِدَ يَقُولُ هَذَا

۱۵ اصل سند صحیح ہے سورہ شکر کی وَ لَتَنْظُرَنَّ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ اور یہ حدیث شریف بھی اکبر <sup>ذاتنا</sup> سے من و ان نفسا و عمل لما بعد الموت والاعاجبا من اتبع نفسا و تمنى على الله - ۱۲







مَصْحَاتِهِ وَذَلِكَ لِأَنَّ عُرُوقَ  
الْمَحَبَّةِ فِي دَاخِلِ الْقَلْبِ كَثِيرَةٌ  
خَفِيَّةٌ لَا يُمَكِّنُ أَنْ تُسْتَخْرِجَ  
إِلَّا بِالتَّخَصُّصِ الْبَاطِنِ وَيَجِبُ عَلَيْهَا  
أَنْ يَتَخَصَّصَ هَلْ فِي قَلْبِهِ حَسَدٌ  
لِأَحَدٍ أَوْ حِقْدٌ أَوْ اعْتِرَاضٌ  
فَلْيَكْسِرْهُ بِمُدَّةِ أَوْمَةٍ هَذِهِ  
الْكَلِمَةُ -

کی محبت میں نے اُس کے مقام پر ثابت  
کردی اور وجہ اس کی یہ ہے کہ غیر خدا کی  
محبت کی رگیں دل کے اندر بہت چھپی ہوئی  
ہیں اُن کا نکالنا ممکن نہیں مگر کمالِ تَخَصُّصِ  
اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہے  
کہ تلاش کرے کہ آیا اُس کے دل میں کسی  
کا حسد یا کسی کا کینہ یا اعتراض موجود ہے تو  
اُس کو توڑا کرے اس کلمے کی مداومت سے۔

ف۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے اللہ کی محبت کا خالص مزہ چکھا  
تو اُس نے اُس کو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب لوگوں سے اُس کو وحشی کر دیا۔

خلوت در انجمن | اَمَّا خَلُوت

در انجمن فَمَعْنَاهُ أَنْ يَشْتَغَلَ  
بِقَلْبِهِ بِالْحَقِّ فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا  
مِنَ الدَّرْسِ وَالْكَلَامِ وَالذِّكْرِ  
وَالشَّرْبِ وَالْمَشْيِ فَيَجِبُ أَنْ يَحْصَلَ  
السَّالِكُ مَلَكَتِ التَّوَجُّبِ إِلَى  
الْحَقِّ فِي وَقْتِ الْإِشْتِغَالِ بِهَذِهِ  
الْإِشْتِغَالِ قَالَ خُوجَّهَ نَفْسُ بِنْدُ  
وَالْبَيْبِ إِذْ شَارَعَهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ  
رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ  
عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ بَلِ الْحَقُّ أَنْ التَّوَسُّمِ  
بِرِزْقِ الْفُقَرَاءِ وَدَوَامِ التَّعَلُّقِ  
بِاللَّهِ يَكُونُ غَالِبًا مَظَنَّةً لِلرِّيَاءِ

اور خلوت در انجمن کا یہ مطلب ہے  
کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول رہے  
اپنے جمیع حالات کے پڑھنے میں اور کلام  
کرنے اور کھانے اور پینے اور چلنے میں تو  
سالک کو واجب ہے کہ خدا کی طرف متوجہ  
رہنے کا ملکہ یعنی قوتِ راستہ ہم پہنچانے  
ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت  
خواجه نقشبند نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ  
ہے حق تعالیٰ کے قول میں کہ مرد وہ لوگ  
ہیں جن کو سوداگری اور خرید و فروخت ذکر اللہ  
سے غافل نہیں کرتی۔ مترجم کہتا ہے دل بیار  
و دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہے  
بلکہ حق یہ ہے کہ بلباس فقر نشان مند ہونا



وَالسَّمْعَةَ فَلَا دَوْلَىٰ أَنْ يَكُونَ الرَّيُّ  
زِيًّا أَلْعِلْمِ وَالذِّيَا نَتْرًا وَالْإِجْتِهَادِ  
إِلَى الطَّاعَاتِ وَيَكُونُ الْقَلْبُ مَعَ  
الْحَقِّ دَائِمًا قَالَ الْخَوَاجَةُ عَلَىٰ نِ  
الرَّامِيَّتِي بِالْفَائِرِ سَيِّئَةٍ -

اور ہمیشہ بذکر متعلق خدا رہنا اس طرح پر کہ  
لوگوں پر مخفی نہ رہے اس میں اکثر دکھانے  
اور سنانے کا مظنہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ  
وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتناب  
فی الطاعات والوں کا سا ہو اور دل ہمیشہ  
حق جل شانہ کے ساتھ رہے چنانچہ خواجہ  
علی رامیتنی نے یہی مضمون فارسی کی بیت  
میں ادا کیا۔

### شعر

از درون شو آشنار و از برون بیگانہ و ش  
ایں چنین زیبا روشن کم ہی بود اندر جہاں  
یعنی اندر سے آشنارہ اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال کمتر  
ہے جہاں میں۔

ف۔ مترجم کتنا ہے مصنف حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانے میں دفع ریاکاری  
کے واسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہیں یا خدا کے واسطے علماء کی وضع اور لباس اختیار  
کرے اور باحق رہے اکثر عوام کو اس کے ساتھ عقیدت نہ ہوگی یہی گمان کریں گے  
کہ یہ ملا ہیں کتاب کے کیڑے ان کو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس  
فقا کے یا مطلق ترک لباس کے۔

حکایت۔ ایک شخص نے خواجہ نقشبندؒ سے پوچھا کہ کاروبار کی عین مشغولی میں  
توجہ الی اللہ رکھنا اور غافل نہ ہونا کیونکر متصور ہو اور اس پر کیا دلیل ہے خواجہ علیہ  
الرحمۃ نے اس آیت سے استدلال کیا۔ رِجَالٌ لَا تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن  
ذِكْرِ اللَّهِ۔

اور یاد کر دے مراد ذکر اللہ ہے یا نبی

یاد کر دے | دَامَا يَاد كَرْد فَمَعْنَاهُ



ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى إِمَّا بِالنَّفْيِ وَالْإِثْبَاتِ  
أَوْ بِالْإِثْبَاتِ الْمُجَرَّدِ كَمَا مَرَّ  
تَفْصِيلًا -

اثبات یا باثبات مجرد چنانچہ اس کی  
تفصیل مذکور ہو چکی۔

ف۔ یاد کر دے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اس ذکر کو تکرار کرتا رہے جس کو مرشد سے سیکھا ہے  
یہاں تک کہ حق جل شانہ کی حضوری حاصل ہو جاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا  
کہ مقصود ذکر سے یہ ہے کہ دل ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور  
تعظیم کے اس واسطے کہ ذکر یعنی یاد دہن غفلت کا نام ہے کذاتی الحاشیۃ العزیزیۃ۔

اور باز گشت یعنی رجوع کرنا اور  
پھرنا اس سے عبارت ہے کہ قدرے ذکر  
کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف  
رجوع کرے سو یوں دعا کرے اللہ  
عز وجل سے بحضور دل کہ اے میرے  
رب تو ہی میرا مقصود ہے میں نے دنیا اور  
آخرت کو چھوڑا تیرے ہی واسطے اپنی نعمت  
کو مجھ پر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجھ کو  
نصیب فرما والد مرشد قدس سرہ سے  
میں نے سنا فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہے  
ذکر میں تو لائق نہیں کہ سالک اس سے  
غافل ہو اس واسطے کہ جو ہم نے پایا اسی  
کی برکت سے پایا۔

بازگشت | وَأَمَّا بَازِغَشْتِ  
فَمَعْنَاهُ أَنْ يَرْجِعَ بَعْدَ كُلِّ  
طَائِفَةٍ مِنَ الذِّكْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
أَوْ خَمْسَ مَرَّاتٍ إِلَى الْمُنَاجَاةِ  
فَيَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَجَامِعِ  
هِمَّتِهِ يَا رَبِّ أَنْتَ مَقْصُودِي  
تَرَكْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ لَكَ  
أَتِمِّمْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَارْزُقْنِي  
وَصَوْلَكَ التَّامَّ سَمِعْتُ سَيِّدِي  
الْوَالِدِ قُدَّسَ سِرِّهِ يَقُولُ هَذَا  
شَرْطٌ عَظِيمٌ فِي الذِّكْرِ فَلَا يَتَّبِعِي  
أَنْ يَغْفَلَ السَّالِكُ عَنْهُ فَإِنَّا لَمْ  
يُحَدِّثْ مَا وَحَدَّثَنَا إِلَّا بِبَرَكَةِ هَذَا -

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ ذا کرب کلمہ طیبہ کو دل سے کہے تو اس کے بعد اسی  
طرح کہے الہی تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری رضا میرا مطلوب ہے یعنی اس ذکر سے تو  
ہی مقصود ہے اس واسطے کہ یہ کلمہ ہر خاطر نیک اور بد کا نافی ہے تو دم بدم اخلاص تازہ



کر کے ذکر کو خالص کرنا چاہیے تاکہ باطن ماسوائے حق سے صاف ہو جاوے اور اگر ذکر ایسا اخلاص نہ پاوے تو دعائے مذکور کو بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے اُس کو انشاء اللہ تعالیٰ اخلاص حاصل ہو جائے گا اور باز گشت اخلاص حاصل کرنا اس واسطے ذکر میں شرط عظیم ٹھہرا کہ ذکر کے دل میں دوسو سہ آتا ہے سرور خاطر سے تو اس پر مغرور ہو جاتا ہے اور اسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہے حالانکہ اُس کے حق میں یہ زہر سے زیادہ مضر ہے۔

**نگاہداشت** | وَ أَمَّا نَگَاہِدَاشْتِ فَهُوَ عِبَارَةٌ عَنْ طَرْدِ الْخَطَرَاتِ أَحَادِيثِ النَّفْسِ فَيَتَّبِعِي أَنْ يَكُونَ السَّالِكُ مُتَّقِظًا فَلَا يَدُ خَطَرَةٌ يَخْطُرُ فِي قَلْبِهِ قَالَ خُوجَةٌ نَقَشْتَبَنْدُ يَكْتَبِعِي أَنْ يَصُدَّ مَا السَّالِكُ فِي أَوَّلِ مَا يَظْهَرُ لِأَنَّهَا إِذَا ظَهَرَتْ مَالَتْ إِلَيْهَا النَّفْسُ وَأَشْرَتْهَا فَيَعْسُرُ زَوَالُهَا فَهَذَا الطَّرِيقُ تَحْصِيلِ مَلَكَتِ خُلُوقِ لَوْحِ السِّدِّ هُنِ عَنْ حُطُورِ الْخَطَرَاتِ وَأَحَادِيثِ النَّفْسِ۔

اور نگاہداشت تو عبارت ہے خطرات اور احادیث نفس کے ہانکنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہے کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال اور خطرے کو اپنے دل میں نہ چھوڑے کہ خطور کر کے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہے کہ خطرے کو اُس کے ابتدائے ظہور میں روک دے اس واسطے کہ جب ظاہر ہو چکے گا تو نفس اُس کی طرف مائل ہو جاوے گا اور وہ نفس میں اثر کرے گا پھر اُس کا دور کرنا مشکل ہوگا تو یہ یعنی نگاہداشت طریقہ ہے حاصل کرنے مَلَكَتِ خُلُوقِ تَحْتَهُ ذَمِنِ كَاخْطَرَاتِ اور دس دس کے خطور کرنے سے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت دو ساعت بھی دل میں رکھنا نہ چاہیے بزرگوں کے نزدیک یہ امر مہم ہے اور اولیائے کاملین کو یہ دولت تا زمان دراز حاصل رہتی ہے۔

**یاوداشت** | وَ أَمَّا يَادِدَاشْتِ فَعِبَارَةٌ اور یاوداشت تو عبارت ہے توجہ صرف



سے جو خالی ہے الفاظ اور تخیلات سے واجب  
الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہ  
ہے کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل  
نہیں ہوتا مگر فائدے تام اور بقائے کامل  
کے بعد واللہ اعلم۔

عَنِ التَّوَجُّبِ الصُّوفِ الْمَجْرَدِ  
عَنِ الْأَلْفَاظِ وَالْتِخَيُّلَاتِ إِلَى  
حَقِيقَتِهِ وَاجِبِ الْوُجُودِ وَالْحَقِّ  
أَنَّهُ لَا يَسْتَقِيمُ إِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ  
الْتَّمَامِ وَالْبَقَاءِ السَّابِغِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

خلاصہ یہ کہ یادداشت ذات مقدس کے دھیان کا نام ہے جو بلا ذریعے الفاظ اور  
تخیلات کے ہو یہ دولت منتہیان ولایت کو البتہ حاصل ہوتی ہے۔ جَعَلْنَا اللَّهُ مِنْهُمْ  
بِرَحْمَتِنَا الْوَسِيْعَةَ اِمِيْن۔  
وقوف زمانی | وَ اَمَّا وَقُوفٌ  
زَمَانِي فَقَدْ ذَكَرْنَا تَفْسِيْرًا۔

اور وقوف زمانی کی تفسیر کو تو ہم نے ہوش دردم  
کی تفسیر میں بیان کیا (یعنی بعد ہر ساعت کے تامل کرنا  
کہ غفلت آئی یا نہیں در صورت غفلت استغفار کرنا  
اور آئندہ کو اس کے ترک پر ہمت باندھنا۔)

وقوف عددی | وَ اَمَّا وَقُوفٌ  
عَدَدِيٌّ فَهُوَ الْمُحَافَظَةُ عَلَى  
عَدَدِ الْوُثْرِ وَقَدْ مَرَّ بَيَانُهُ۔  
وقوف قلبی | وَ اَمَّا وَقُوفٌ  
قَلْبِيٌّ فَمَعْنَاهُ التَّوَجُّبُ إِلَى الْقَلْبِ  
الَّذِي هُوَ مُوَدَّعٌ إِلَى الْجَانِبِ  
الْأَيْسَرِ تَحْتَ التَّشْدِي وَالْحِكْمَةُ  
فِي هَذَا التَّوَجُّبِ كَالْحِكْمَةُ فِي  
مُرَاعَاتِ الصَّرَبَاتِ عِنْدَ  
الْحَيْلَانِيَّةِ۔

اور وقوف عددی تو عدد و طاق کی  
محافظة کرنے کا نام ہے اور اس کا  
بیان ہو چکا یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا (حفت)  
اور وقوف قلبی عبارت ہے اس  
قلب کی طرف جو بائیں طرف چھاتی کے نیچے  
موضوع ہے اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہے  
جیسے ضربات کی رعایت میں حکمت ہے  
مشائخ قادریہ کے نزدیک (یعنی تا اپنے غیر کے  
سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی  
کا دل میں دخل نہ ہونا بتدریج خدای  
میں توجہ منحصر ہو جاوے)



ف۔ مولانا نے فرمایا توجہ دلی اس طرح پر ہو کہ اُس پر واقف رہے اثنائے ذکر میں اور دل کو ذکر حق سے مشغول کر لے اور اُس کو ذکر اور اس کے مفہوم سے مہمل اور بیکار نہ چھوڑے خواجہ نقشبندیہ نے جس نفس اور رعایتِ عدد کو ذکر میں لازم نہیں فرمایا اور وقوف قلبی تو اُن کے نزدیک اثنائے ذکر میں لازم ہے چنانچہ رابطہ مرشد اور مراقبات لازم ہیں بلکہ مقصود ذکر سے دفع غفلت ہے اور یہ حاصل نہیں ہوتا بدون وقوف قلبی کے اور کیا خوب کسی نے کہا ہے۔

عَلَى بَيْضِ قَلْبِكَ كُنْ كَأَنَّكَ طَائِرٌ  
فَمِنْ ذَلِكَ الْأَحْوَالِ فِيكَ تَوَكَّدُ

یعنی اپنے دل کے انڈے پر پرندے کی طرح ہو جا اس واسطے کہ اس لزوم سے

تجھ میں حالات عجیبہ پیدا ہوں گے۔

تصرفات نقشبندیہ أُولَئِكَ نَقِشْتَبْدِيَّةٌ  
تَصَرُّفَاتٌ عَجِيبَةٌ مِّنْ جَمْعِ الْهِمَمَةِ  
عَلَى مُرَادٍ فَيَكُونُ عَلَى وَفْقِ الْهِمَّةِ  
وَالتَّأْتِيرِ فِي الطَّالِبِ وَدَفْعِ الْمُرُوضِ  
عَنِ الْمُرِيضِ وَإِقَاضَةِ التَّوْبَةِ  
عَلَى الْعَاصِي وَالنَّصْرُوفِ فِي قُلُوبِ  
النَّاسِ حَتَّى يُحِبُّوا وَيُعْظِمُوا  
فِي مَدَارِكِهِمْ حَتَّى تَمَثَّلَ فِيهَا  
وَاقِعَاتٌ عَظِيمَةٌ وَالْإِطْلَاقُ عَلَى  
نِسْبَةِ أَهْلِ اللَّهِ مِنَ الْأَحْيَاءِ  
وَأَهْلِ الْقُبُورِ وَالْإِشْرَافُ عَلَى  
حَوَاطِرِ النَّاسِ وَمَا يَخْتَلِجُ فِي  
الصُّدُورِ وَكَشْفِ الْوَقَائِعِ

اور نقشبندیوں کے عجائب تصرفات ہیں ہمت باندھنا کسی مراد پر پس ہوتی ہے وہ مراد ہمت کے موافق اور طالب میں تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگوں کے دلوں میں تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور محترم ہو جاویں یا اُن کے خیالات میں تصرف کرنا تاکہ وہ واقعات عظیمہ متمثل ہوں اور آگاہ ہو جا نا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہوں یا اہل قبور اور لوگوں کے خطرات قلبی پر اور جو اُن کے سینوں میں خلجان کر رہا ہے اُس پر مطلع ہونا اور وقائع آئندہ کا مکشوف ہونا اور بلائے نازل کو دفع کر دینا اور



سوائے اُن کے اور بھی تصرفات ہیں اور ہم تھکوائے کتاب کے دیکھنے والے اُن میں سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہیں بطریق نمونے کے۔

اور اس قسم کے تصرفات کا ملین نقشبندیوں کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے لوگ ہیں۔ تو اُن کی اور ہی شان عظیم ہے اور اکابر کے سوا باقی متوسلین کے نزدیک طالب میں تاثیر کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف منوجہ ہو کر اپنی پوری قوی ہمت سے کمرائے پھر ڈوب جائے اپنی نسبت میں جمعیت خاطر سے اور یہ تصرف اُس کے بعد ہو گا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان بزرگوں کی نسبتوں میں سے اور اس نسبت کا اس کو ملکہ راسخ ہو کہ ہر دم اُس کے قابو میں ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی۔ اُس کی لیاقت اور استعداد کے موافق اور بعضے نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی ملا دیتے ہیں اور جب کہ طالب غائب ہو تو اُس کی صورت کو خیال کرتے ہیں اور اُس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں یعنی غائب کو توجہ دیتے ہیں اسی صورت کو خیال کر کے۔

الْمُسْتَقْبَلَةِ وَدَفْعِ الْبَلِيَّةِ  
النَّازِلَةِ وَغَيْرِهَا وَكَحْنِ نَبِيَّكَ  
عَلَى نَمُوذَجٍ مِنْهَا۔

طریقہ تاثیر طالب | اَمَّا هَذِهِ الصُّوْفَاتُ  
بِعْنَى تَوْجِهٍ وَادَانٍ | عِنْدَ كِبَرِ اِيَّهِمْ  
اصْحَابِ الْفَنَاءِ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءِ بِهِ  
فَلَهَا شَانٌ عَظِيمٌ وَ اَمَّا عِنْدَ سَابِرِهِمْ  
فَالْتَاثِيْرُ فِي الطَّالِبِ اَنْ يَتَوَجَّهَ  
الشَّيْخُ اِلَى نَفْسِهِ النَّاطِقَةِ وَيُصَادِمَهَا  
بِالْهَمَّةِ التَّامَّةِ الْقَوِيَّةِ ثُمَّ  
يَسْتَغْرِقُ فِي نِسْبَتِهِ بِالْجَمْعِيَّةِ  
وَهَذَا الْبَعْدَ اَنْ تَكُوْنَ نَفْسُ الشَّيْخِ  
حَامِلَةً لِنِسْبَةِ مَنْ نَسِبِ الْقَوْمِ  
وَكَانَتْ مَلَكَةً رَّاسِخَةً فِيهَا  
فَتَنْقَلُ نِسْبَتًا اِلَى الطَّالِبِ  
عَلَى حَسَبِ اسْتِعْدَادِهِ وَمِنْهُمْ  
مَنْ يَشُوْبُ بِهَذَا التَّوَجُّهِ  
الذِّكْرَ وَالضَّرْبَ عَلَى قَلْبِ الطَّالِبِ  
وَ اِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَانْتَهَتْ  
يَتَخَيَّلُوْنَ صَوْرَتَهُ وَيَتَوَجَّهُوْنَ  
اِلَيْهَا۔



**حقیقت ہمت** وَأَمَّا الْهِمَّةُ  
فَعِبَارَةٌ عَنْ اجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ وَ  
تَأَكُّدِ الْعَزِيمَةِ بِصُورَةِ التَّمَنِّيِ  
وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي الْقَلْبِ  
خَاطِرٌ سِوَى هَذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ  
الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ وَ أَخْبَرَنِي مَنْ  
أَتَقُ بِهِ أَنْ مِنَ الشُّبُوحِ مَنْ  
يَسْتَعِزُّ بِالنَّفْيِ وَالْإِثْبَاتِ وَيَعْنِي  
بِهِ لِأَنَّ آدِي هَذِهِ الْآفَةُ أَوْلَا  
مَرَارَتِي أَوْ مَا يَنْبَغِي سَبَبُ هَذَا إِلَّا اللَّهُ  
فَاتَّكَ الْفَاعِلُ بِهَذَا الْفِعْلِ -

اور ہمت تو عبارت ہے اجتماع خاطر  
اور قصد کے مضبوط ہو جانے سے بصورت  
آرزو اور طلب کے اس طرح پر کہ دل میں  
کوئی خطرہ نہ سماوے سوا اس مراد کے جیسے  
پیا سے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اور مجھ کو خبر  
دی اُس نے جس پر مجھ کو اعتماد ہے کہ بعض  
شیوخ نفی اور اثبات میں مشغول ہوتے  
ہیں اور لَا إِلَّا اللَّهُ سے یہ ارادہ  
کرتے ہیں کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا  
نہیں اور کوئی روزی دینے والا نہیں یا اُسکے  
مناسب جو مدعا ہو سوائے اللہ کے -

**ف** - مولانا نے فرمایا مجر موقوف سے مراد آخون محمد دلیل ہیں اور بعض مشائخ  
سے مجددی مشائخ مراد ہیں -

**سلب مرض** وَأَمَّا رَفْعُ الْمَرَضِ  
فَعِبَارَةٌ عَنْ أَنْ يَتَخَيَّلَ نَفْسُهُ  
الْمَرِيضَ وَأَنَّ بِهِ هَذَا الْمَرَضَ  
وَيَجْمَعُ الْهِمَّةَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي  
قَلْبِهِ خَطَرَةٌ دُونَ هَذَا فَإِنَّ  
الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ إِلَيْهِ وَهَذَا مِنْ  
عَجَائِبِ صُنْعِ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ -

اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت  
ہے کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار  
خیال کرے اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ میں  
ہے اور اُس پر ہمت کو جمع کرے اس طرح  
پر کہ اُس کے دل میں کوئی خطرہ نہ آوے سوائے  
اس تصور کے تو مریض کی بیماری اُس شخص  
کی طرف منتقل ہو جاوے گی اور یہ امر عجائبات  
قدرت اور صنعت ایزدی سے ہے اُس  
کے خلق میں -

**ف** - مولانا نے فرمایا کہ سلب مرض کے دو طریقے ہیں ایک یہ ہے کہ جب کوئی



شخص بیمار ہو جاوے یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف متوجہ بخشوع دل ہو اور زبان سے یہی کہے۔ یَا مَنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ اور اس مناجات اور تضرع کے درمیان میں کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلائے معصیت زائل ہو جاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو مصنف قدس سرہ نے ارشاد کیا۔

**طريقة توبه نجشی | وَأَمَّا إِفَاضَةُ**

التَّوْبَةِ فَصُورَتُهُ أَنْ يَتَخَيَّلَ

نَفْسَهُ ذَلِكَ الْعَاصِيَ بَعْدَ أَنْ

أَثْرَفِيهِ نَوْعَ تَأْثِيرِ كَأَنَّ

نَفْسَهُ أَفَاضَتْ إِلَى نَفْسِهِ وَ

وَقَعَ بَيْنَ النَّفْسَيْنِ اتِّصَالٌ

مَا تَمَّ يَسْتَأْنِفُ فَيَنْدُمُ وَ

يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فَإِنَّ ذَلِكَ

الْعَاصِيَ يَتُوبُ عَنْ قَرِيبٍ۔

**طريقة تصرف قلوب | وَالتَّصَرُّفُ**

فِي قُلُوبِ النَّاسِ حَتَّى يُحِبُّوا أَوْ فِي

مَدَارِكِهِمْ حَتَّى يَتَمَثَّلَ فِيهَا

الْوَاقِعَاتُ صُورَتُهُ أَنْ يُصَادِمَ

نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّةِ الْهَيْمَةِ

وَيَجْعَلَهَا مُتَّصِلَةً بِنَفْسِهِ ثُمَّ

يَتَخَيَّلُ صُورَةَ الْمَحَبَّةِ أَوْ

الْوَاقِعَةِ وَيَتَوَحَّصُ إِلَيْهَا

بِمَجَامِعِ قُلُوبِهِ فَإِنَّ الْمَتَوَجَّهَ إِلَيْهِ

اور افاضہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ

صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال

کرے بعد اس کے کہ کچھ اُس میں تاثیر

کرے اس طرح پر کہ گویا اُس کی ذات

اس کی ذات سے مل گئی اور دونوں ذالوں

میں اتصال ہو گیا پھر از سر نو شروع کرے

سوا اُس معصیت سے نادم اور شرمندہ

ہو اور حق تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ

عاصی جلد توبہ کرے گا۔

اور تصرف کرنا لوگوں کے دل میں تا

ان میں محبت آجاوے یا ان کے محل

ادراک میں تصرف کرنا تا ان میں واقعات

متمثل ہو جاویں اس کا طریقہ یہ ہے کہ بقوت

ہمت طالب کے نفس سے بھڑ جاوے اور

اُس کو اپنے نفس سے متصل کر لے پھر محبت

یا واقعے کی صورت کو خیال کرے اور ان

کی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے

تو اُس میں اثر ہوگا جس کی طرف ہو اور اُس



میں محبت ظاہر ہو جاوے گی اور واقعہ اُس کے ذہن میں صورت پکڑ جاوے گا۔ اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونے کا یہ طریقہ ہے کہ اُس کے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اُس کی قبر کے پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو ہر نسبت سے خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اُس کی روح تک پہنچاوے چند ساعت یہاں تک کہ اُس کی روح سے متصل ہو اور مل جائے پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس میں پاوے تو البتہ وہی اُس شخص کی نسبت ہے۔

اور اشرف خواطر یعنی دل کی باتوں کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کرے اور اپنے نفس کو اُس شخص کے نفس تک پہنچاوے پھر اگر اُس کے دل میں کچھ کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق پر تو پڑنے کے تو وہی بات اُس کے دل کی ہے۔

اور وقایع آئندہ کے کشف کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل کو خالی کرے ہر چیز سے

يَتَأْتِرُ وَيُظْهِرُ فِيهِ الْحَبُّ وَتَمَثَّلُ لَهُ الْوَاقِعَةُ۔

طريقة اطلاع  
نسبت اہل اللہ

أَنْ يَجْلِسَ بَيْنَ يَدَيْهِ إِنْ كَانَ حَيًّا أَوْ عِنْدَ قَبْرِهِ إِنْ كَانَ مَيِّتًا وَيُفْرِغَ نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ نِسْبَةٍ وَيُفِضِي بِرُوحِهِ إِلَى رُوحِ هَذَا الشَّخْصِ مَا نَأَى حَتَّى يَتَّصِلَ بِهَا وَيُخْتَلِطَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى نَفْسِهِ فِكُلِّ مَا وَجَدَ مِنْ الْكَيْفِيَّةِ فَهُوَ نِسْبَةُ هَذَا الشَّخْصِ لِأَمَّا هَذِهِ۔

طريقة اشرف خواطر  
عَلَى الْخَوَاطِرِ فَطَرِيقُهُ أَنْ يُفْرِغَ نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ حَدِيثٍ وَخَاطِرٍ وَيُفِضِي بِنَفْسِهِ إِلَى نَفْسِ هَذَا الشَّخْصِ فَإِنْ اخْتَلَجَ فِي نَفْسِهِ حَدِيثٌ مِنْ قَبِيلِ الدُّعَا سِ فَهُوَ خَاطِرُهُ۔

طريقة كشف وقایع آئندہ  
الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبَلَةِ فَطَرِيقُهُ



أَنْ يُفْرِغَ نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ  
 إِذَا أَنْتَظَرَ مَعْرِفَةَ هَذِهِ الْوَاقِعَةِ  
 فَإِذَا انْقَطَعَ عَنْهُ كُلُّ حَدِيثٍ  
 وَكَانَ إِلَّا أَنْتَظَرَ كَطَلَبِ الْمَاءِ  
 لِلْعَطْشَانِ جَعَلَ يَرْبُؤُا بِنَفْسِهِ  
 زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ إِلَى الْمَلَأِ  
 الْأَعْلَى أَوِ السَّافِلِ بِقَدْرِ اسْتِعْدَادِهِ  
 وَيَتَجَرَّدُ إِلَيْهِمْ فَإِنَّهُ عَنِ قَرِيبٍ  
 يَنْكَشِفُ عَلَيْهِ الْأَمْرُ بِهَتْفٍ  
 هَاتِفٍ أَوْ رُؤْيَةٍ وَاقِعَتِي فِي الْبِقْطَةِ  
 أَوْ رُؤْيَا فِي الْمَنَامِ -

سوائے اُس واقعے کے دریافت کے انتظار  
 کے پھر جب اُس کے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے  
 اور انتظار اُس مرتبہ پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی  
 طلب ہوتی ہے اپنی روح کو ساعت بساعت  
 ملارا اعلیٰ یا اسفل کی طرف بلند کرنا شروع  
 کرے بقدر اپنی استعداد کے اور ان ہی  
 کی طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اُس پر  
 حال کھل جاوے گا خواہ ہاتف کی آواز سے  
 یا جاگتے میں اس واقعے کو دیکھ کر یا خواب  
 میں۔

ف۔ ملارا اعلیٰ ملائکہ کروہین کو کہتے ہیں جو مقربین بارگاہ صمدیت ہیں اور محل  
 اسرار قضا و قدر ہیں اور ملارا سافل وہ فرشتے ہیں جو مراتب میں ان سے نیچے ہیں۔

اور بلائے نازلہ کے دفع کرنے کا  
 یہ طریقہ ہے کہ اس بلا کو اُس کی صورت مثالی  
 کے ساتھ خیال کرے اور اُس کی مصادمت  
 اور دفع کرنے کو بقوت تمام خیال کرے  
 پھر اپنی ہمت کو اُس پر مجتمع کرے اور اپنی  
 روح کو ساعت بساعت ملارا اعلیٰ یا ملارا  
 سافل کے مکان کی طرف بلند کرے اور ان  
 ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو عنقریب وہ  
 دفع ہو جاوے گی واللہ اعلم۔

طَرِيقَةُ دَفْعِ بَلَاءٍ وَأَمَّا دَفْعُ الْبَلِيَّةِ  
 النَّازِلَةِ فَطَرِيقُهُ أَنْ يَتَخَيَّلَ  
 تِلْكَ الْبَلِيَّةَ بِصُورَتِهَا الْمَثَلِيَّةِ  
 وَيَتَخَيَّلَ مُصَادِمَتَهَا وَدَفْعَهَا  
 بِقُوَّةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ هِمَّتَهُ عَلَى ذَلِكَ  
 وَيَرْبُؤُا بِنَفْسِهِ زَمَانًا بَعْدَ  
 زَمَانٍ إِلَى حَيْثُ الْمَلَأِ الْأَعْلَى أَوْ  
 السَّافِلِ وَيَتَجَرَّدُ إِلَيْهِمْ فَإِنَّهَا  
 عَنْ قَرِيبٍ تَنْدَرُفِعُ وَاللَّهُ  
 أَعْلَمُ



وَشَرْطُ هَذِهِ التَّصَرُّفَاتِ  
وَمَا يَجْرِي مَجْرَاهَا اتِّصَالُ  
نَفْسِ الْمُؤَشِّرِ بِنَفْسِ الْمُؤَشَّرِ  
فِيهِ وَالْإِلْمَامُ بِهَا وَالْإِفْصَاءُ  
الْيَهَا وَأَصْحَابُ التَّجْرِيدِ مِنْ  
غَوَاثِي الْبَدَنِ يَعْرِفُونَ هَذَا  
الْإِتِّصَالَ وَيَقْدِرُونَ عَلَى  
تَحْصِيلِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَهَذَا  
الَّذِي ذَكَرْنَاكَ مِنَ الْأَشْغَالِ  
هُوَ الَّذِي كَانَ يَخْتَارُ سَيِّدِي  
الْوَالِدُ قَدِيسٌ سِرًّا -

اشغال طریقہ مجدیہ | وَ لِلشَّيْخِ  
أَحْمَدَ السَّرْهِنْدِيِّ اشْغَالَ  
أُخْرَى فَلَنْذَكُرَهَا بِإِلَاجِمَالِ  
إِنَّمَا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ فِي  
الْإِنْسَانِ سِتَّ نَطَائِفٍ هِيَ  
حَقَائِقُ مُفْرَدَةٌ بِحَبَابِهَا كَمَا هُوَ  
ظَاهِرٌ كَلَامِ الشَّيْخِ وَأَتْبَاعِهِ أَوْجَهَا  
وَأَعْتَبَارَاتُ لِلنَّفْسِ النَّاطِقَةِ  
فِيهِ تَسْمَى بِاعْتِبَارِ قَلْبًا وَبِاعْتِبَارِ  
أَخْرَ رُوحًا إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَهُوَ  
الَّذِي اخْتَارَهُ سَيِّدِي الْوَالِدُ

له منفردة

اور ایسے تصرفات کی شرط اور جو ان کے  
قائم مقام ہیں متقل کرنا ہے اثر دینے والے  
کے نفس کو اس کے نفس سے جس میں تاثیر  
کرنا منظور ہے اور ملا دینا اس کے ساتھ  
اور اس تک پہنچا دینا اور جو لوگ کہ  
بدن کے حجابوں سے پاک ہو گئے ہیں  
وہ اس اتصال کو پہچانتے ہیں اور اس  
کے واصل کرنے پر قادر ہیں واللہ اعلم  
اور یہ جو اشغال ہم نے مذکور کئے وہ  
ہیں جن کو ہمارے والد مرشد پسند کرتے  
تھے۔

اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کے  
طریقے میں اور اشغال ہیں تو چاہیے کہ ہم  
ان کو مجمل ذکر کریں معلوم کر کہ حق  
تعالیٰ نے انسان میں چھ لطیفے پیدا کئے  
ہیں جن کے حقائق جدا جدا ہیں بذات خود  
چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہے شیخ موصوف کے  
اور ان کے تابعین کے کلام سے بالظاہر  
ستہ جہات اور اعتبارات ہیں نفس  
ناطقہ کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار  
سے مسمیٰ بقلب ہے اور دوسرے اعتبار  
سے اس کا روح نام ہے و علیٰ ہذا القیاس



وَصَوَّرَ نِي صُورَ هَا فَرَسَمَ  
 دَائِرَةَ وَقَالَ هِيَ الْقَلْبُ  
 ثُمَّ دَائِرَةَ أُخْرَى  
 فِي هَذِهِ الدَّائِرَةِ فَقَالَ  
 هِيَ الرُّوحُ إِلَى أَنْ سَمَّ  
 الدَّائِرَةَ السَّادِسَةَ  
 وَقَالَ هِيَ أَنَا وَسَمِعْتُهُ  
 يَقُولُ بَعْضُهَا فِي الْبَعْضِ  
 وَيُسْتَدَلُّ عَلَى ذَلِكَ  
 بِالْحَدِيثِ الدَّائِرِ  
 عَلَى السِّنَةِ الصُّوفِيَّةِ  
 أَنَّ فِي جَسَدِ ابْنِ  
 آدَمَ قَلْبًا وَفِي الْقَلْبِ  
 رُوحًا إِلَى آخِرِ  
 وَلَمْ أَحْفَظْ لَفْظًا

باقی لطائف اور یہی قول ہمارے والد  
 مرشد کا مختار ہے اور مجھ کو ان لطائف  
 کی صورت بتادی تو اول ایک دائرہ یعنی  
 کندل بنایا اور کہا کہ یہ دل ہے پھر اس  
 دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا  
 کہ یہ روح ہے یہاں تک کہ چھٹا دائرہ  
 لکھا اور کہا کہ یہ میں ہوں یعنی حقیقت نسانی  
 جس کو آدمی عربی میں انا کے تعبیر کرنا ہے اور  
 فارسی میں من اور ہندی میں میں بولتا ہے  
 اور میں نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ  
 بعض لطائف بعض کے اندر ہیں اور اس  
 مدعا پر اس حدیث سے استدلال کرتے  
 تھے جو صوفیوں کی زبان پر دائر اور  
 مشہور ہے کہ مقرر ابن آدم کے جسم میں دل  
 ہے اور دل میں روح ہے تا آخر لطائف  
 ستہ اور مجھ کو اس حدیث کے الفاظ  
 محفوظ نہیں۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچھ

ثابت نہیں۔

وَيَا جُمَّلَتَا فَعَرَضُ الشَّيْخِ  
 أَحْمَدَ السَّرْهِنْدِيِّ أَنَّ كَلِمَةَ  
 لَطِيفَةٍ مِّنْ تِلْكَ اللَّطَائِفِ  
 لَهَا رِتْبَاطٌ بِعَضْوٍ مِّنَ الْجَسَدِ

اور خلاصہ یہ کہ شیخ احمد سرہندی  
 کی غرض یہ ہے کہ ان لطائف میں سے  
 لطیفے کو تعلق اور ارتباط ہے بدن کے  
 اعضا سے تو قلب کا تعلق باس چھ



کے نیچے دو انگلی پر ہے اور روح کا ارتباط دائیں چھاتی کے نیچے بمقابلہ دل ہے اور سر کا تعلق دائیں چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوئے اور خفی بائیں چھاتی کے اوپر وسط کی طرف مائل ہے اور خفی کا مقام خفی کے اوپر ہے اور سر وسط میں ہے اور نفس کا مقام دماغ کے بطن اوں میں ہے اور ہر ایک عضو میں اعضائے مذکورہ سے نبض کے مانند حرکت ہے تو شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات خیال کرنے کا امر فرماتے ہیں پھر نفی اور اثبات کا امر کرتے ہیں لا کا لفظ پھیلاتے ہوئے جمیع لطائف مذکورہ پر اور اِلَّا اللّٰهُ کے لفظ کو دل پر ضرب لگا کر اللہ اعلم

فَالْقَلْبُ تَحْتَ الشَّدَى الْاَيْسَرِ  
 يَا صَبْعَيْنِ وَالرُّوحُ تَحْتَ  
 الشَّدَى الْاَيْمَنِ بِحِذَاءِ  
 الْقَلْبِ وَالسِّرُّ فَوْقَ الشَّدَى  
 الْاَيْمَنِ مَا يَكُنُّ اِلَى وَسْطِ  
 الصَّدْرِ وَالْخَفِيُّ فَوْقَ الشَّدَى  
 الْاَيْسَرِ مَا يَكُنُّ اِلَى الْوَسْطِ وَالْاَخْفِيُّ  
 فَوْقَ الْخَفِيِّ وَالسِّرُّ فِي الْوَسْطِ  
 وَالنَّفْسُ فِي الْبَطْنِ الْاَوَّلِ مِنْ  
 الدِّمَاغِ وَفِي كُلِّ مِّنْ هَذِهِ  
 الْاَعْضَاءِ حَرَكَةٌ نَّبْضَةٌ فَالْشَيْخُ  
 يَا مُرِّبًا مَحَافِظَةً تِلْكَ الْحَرَكَةَ  
 وَتَحْيِلُهَا ذِكْرَ اسْمِ الذَّاتِ  
 تَمَّ يَا مُرِّبًا سَمِيَّ وَ الْاِثْبَاتِ  
 مَا دَا لِّلْفِطْرَةِ لَا عَلَى اللَّطَائِفِ  
 كُلِّهَا وَضَارِبًا لِّلْفِطْرَةِ اِلَّا اللّٰهُ  
 عَلَى الْقَلْبِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ -

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجدد کے تابعین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہے تو قلب کا نور زرد ہے اور روح کا نور سُرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور خفی کا نور سیاہ ہے اور خفی کا نور سبز ہے اور سر کا مقام قلب اور خفی کے مابین ہے اور خفی سب لطائف میں الطف اور احسن ہے اور روح الطف ہے قلب سے مشائخ مجددیہ میں منقول ہے کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے میں لطائف



مذکورہ سے القا کرتے ہیں اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہے اور اس کے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے میں درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہیں اور ہر لطیفے کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی اور اثبات کو تعلیم کرتے ہیں کہ خیال کی زبان سے زیر ناف سے کلمہ لا کو دماغ تک پہنچا دے اور کلمہ اللہ کو دماغ سے منڈی پر پستان راست پر پہنچا دے اور کلمہ اِلَّا اللّٰہ کو لطائف خمسہ پر پھیرتا ہوا دل پر ضرب کرے۔



## ساتویں فصل

## حقیقت نسبت اور اسکی تحصیل کا بیان

مرجع مشائخ کے طریقوں کا ہیئت  
نفسانی کی تحصیل ہے جس کو صوفی نسبت  
کہتے ہیں اس واسطے کہ نسبت الشعز و حل  
کی انتساب اور ارتباط سے عبارت ہے  
اور ان کے نزدیک یہ مسمی بسکینہ اور نور ہے۔

اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت  
وہ کیفیت ہے جو نفس ناطقہ میں حلول  
کر گئی ہے از قسم تشبیہ بفرشتگان اطلاق  
پانا طرف عالم جبروت کے۔

اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ  
بندے نے جب طاعات اور طہارات  
اور اذکار پر مداومت کی تو اس کو ایک  
صفت حاصل ہو جاتی ہے جس کا قیام نفس  
ناطقہ میں ہے اور اس توجہ کا ملکہ را سحہ  
پیدا ہو جاتا ہے صفت قائمہ سے تشبیہ  
ملکوت مراد ہے اور ملکہ توجہ سے نطلع  
جبروت مقصود ہے تو نسبت کی یہ دونوں

مَرْجِعُ الطَّرِيقِ كُلِّهَا إِلَى تَحْصِيلِ  
هَيْئَةِ نَفْسَانِيَّةٍ تُسَمَّى عِنْدَهُمْ  
بِالنَّسْبَةِ لِإِنَّهَا إِنْ تَبَابُ وَارْتِبَابُ  
بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِالسَّكِينَةِ  
وَإِلَى النُّورِ۔

وَ حَقِيقَتُهَا كَيْفِيَّةٌ حَالَةٌ  
فِي النَّفْسِ النَّاطِقَةِ مِنْ بَابِ  
التَّشْبِيهِ بِالْمَلَكَةِ أَوْ التَّطَلُّعِ  
إِلَى الْجَبْرُوتِ۔

وَتَفْصِيلُهُ أَنَّ الْعَبْدَ  
إِذَا دَامَ عَلَى الطَّاعَاتِ وَالطَّهَارَاتِ  
وَالْأَذْكَارِ حَصَلَ لَهُ صِفَةٌ  
قَائِمَةٌ بِالنَّفْسِ النَّاطِقَةِ وَ  
مَلَكَةٌ رَاسِحَةٌ لِهَذَا التَّوَجُّبِ  
فَهَذَا إِنْ جُنَّانَ لِلنَّسْبَةِ تَحْتَ  
كُلِّ مِّنْهَا أَنْوَاعٌ كَثِيرَةٌ



جنسین ہیں ہر جنس کے نیچے انواع کثیرہ  
داخل ہیں۔

سو منجملہ انواع مذکورہ کے محبت اور  
عشق کی نسبت ہے تو اس میں محبت کی  
صفت محکم ہو جاتی ہے قلب کے اندر۔  
اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی  
اور بیزاری لذات کی نسبت ہے اور والد  
مرشد اس کو نسبت الہیت کہتے تھے۔

اور منجملہ ان کے شاہدے کی  
نسبت ہے وہ عبارت ہے ملکہ توجہ سے  
مجرب و بیض کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف  
متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت مشاہدہ ہے  
حاصل کلام بالا جمال یہ ہے کہ حضور مع  
اللہ رنگ برنگ ہے بحسب اتصال معنی  
محبت یا نفس شکنی یا ان کے غیر کی یادداشت  
کے ساتھ اور نفس انسانی میں اس رنگ  
ایک مخصوص کیفیت قائم ہو جاتی ہے جس کو  
ملکہ راسخہ کہتے ہیں اور یہی ملکہ اور کیفیت  
مسلمی بہ نسبت ہے اور نسبتیں نہایت بکثرت  
ہیں اور صاحب اسرار بہ نسبت کو علیہ علیہ  
دریافت کرتا ہے اور اشغال قادر یہ اور  
چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہ سے غرض اس

فَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمَحَبَّةِ وَ  
الْعِشْقِ فَتَكُونُ الْمَحَبَّةُ صِفَةً  
تَرَا سِخَةً فِي الْقَلْبِ -

وَمِنْهَا نِسْبَةُ كَسْرِ النَّفْسِ  
وَالْتَبَرِّي عَنْ حُظُوظِهَا وَكَانَ  
سَيِّدِي الْوَالِدُ يُسَمِّيْهَا نِسْبَةَ  
أَهْلِ الْبَيْتِ -

وَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمَشَاهِدَةِ  
وَهِيَ مَلَكَ التَّوَجُّبِ إِلَى الْمُجَرَّدِ  
الْبَسِيطِ وَبِالْجُمْلَةِ فَلِلْحُضُورِ  
مَعَ اللَّهِ الْوَانُ بِحَسْبِ اقْتِرَانِ  
مَعْنَى مِنَ الْمَحَبَّةِ أَوْ كَسْرِ  
النَّفْسِ أَوْ غَيْرِ هَذَا بِالْيَادِ دَأَشْتُ  
وَالنَّفْسُ تَقُومُ بِهَا مَلَكَ رَاسِخَةً  
مِّنْ هَذَا اللَّوْنِ وَتُسَمَّى تِلْكَ  
الْمَلَكَ نِسْبَةً وَالنِّسْبُ  
كَثِيرَةٌ جِدًّا أَوْ صَاحِبِ السِّرِّ  
يُدْرِكُ كُلَّ نِسْبَةٍ عَلَّمَدَتِهَا  
وَالغَرَضُ مِنَ الْأَشْغَالِ تَحْصِيلُ  
نِسْبَةٍ وَالمُؤَاصِبَةُ عَلَيْهَا وَ  
الْأَسْتِعْرَاقُ فِيهَا حَتَّى تَلْتَسِبَ



النَّفْسُ مِنْهَا مَلَكَتَ رَأْسَ نَحْتًا -

نسبت کی تحصیل ہے اور اس پر دوام اور  
مواظبت کرنا اور اس میں ڈوبے رہنا تاکہ  
نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے ملکہ  
راسخ پیدا کر لے۔

ف۔ حاشیہ منہیہ میں ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طرق کا مال کار بیان کیا  
کہ نسبت ہے پھر اس کو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع الی الجروت کے چند اصناف شمار کئے  
پھر ان اصناف کا قاعدہ کلیہ بتایا سو اس کو تامل کرتا کہ تو راہ یاب ہو۔

اور یہ گمان نہ کیجیو کہ نسبت مذکورہ

وَلَا تَظُنَّنَّ أَنَّ النَّسْبَةَ لَا تَحْصُلُ  
إِلَّا بِهَذِهِ الْأَشْغَالِ بَلْ هَذَا  
طَرِيقٌ لِتَحْصِيلِهَا مِنْ غَيْرِ حَصْرِ  
فِيهَا وَغَالِبُ الرَّأْيِ عِنْدِي  
أَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِينَ كَانُوا  
يَحْصِلُونَ السَّكِينَةَ بِطُرُقٍ  
أُخْرَى فَمِنْهَا الْمُوَظَبَةُ عَلَى  
الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْبِيحَاتِ فِي  
الْخَلْوَةِ مَعَ الْمُحَافَظَةِ عَلَى شَرِيطَةِ  
الْخُشُوعِ وَالْحُضُورِ مِنْهَا  
الْمُوَظَبَةُ عَلَى الطَّهَارَةِ وَذِكْرِ  
هَازِمِ اللَّذَاتِ وَمَا أَعَدَّهُ اللَّهُ  
لِلْمُطِيعِينَ مِنَ الثَّوَابِ لِلْعَاصِينَ  
لَهُ مِنَ الْعَذَابِ فَيَحْصُلُ الْفِكَالُ  
عَنِ اللَّذَاتِ الْجَسِيَّةِ وَالْقِلَاقُ

نہیں حاصل ہوتی مگر ان ہی اشغال سے  
بلکہ حق یہ ہے کہ یہ اشغال بھی اس کی تحصیل  
کا ایک طریق ہے ان ہی میں کچھ انحصار  
نہیں اور میرے نزدیک ظن غالب یہ ہے  
کہ حضرات صحابہؓ اور تابعینؓ سکینہ یعنی  
نسبت کو اور ہی طریقوں سے حاصل کرتے  
تھے سو منجملہ ان کے طریق تفصیل کے  
مواظبت ہے صلوات اور تسبیحات پر  
خلوت میں شرط خشوع اور حضور کی  
محافظت کے ساتھ اور منجملہ اس کے طہارت  
پر اور موت کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی  
ہے محافظت کرنا اور جو حق تعالیٰ نے مطیعوں  
کے واسطے ثواب ہتیا کیا ہے اور جو گنہگاروں  
کے واسطے عذاب معین فرمایا اس کو ہمیشہ یاد



عَنْهَا وَمِنْهَا الْمُوَظَبَةُ عَلَى تِلَاوَةِ  
الْكِتَابِ وَالشَّدَّ بِرَفِيهِ وَاسْتِنَاعِ  
كَلَامِ الْوَاعِظِ وَمَا فِي الْحَدِيثِ  
مِنَ الرَّقَاقِ وَبِالْجُمَّلَةِ  
فَكَانُوا يُوَظَبُونَ عَلَى هَذِهِ  
الْأَشْيَاءِ مُدَّةً كَثِيرَةً فَتَحْصُلُ  
مَلَكَتُهُ رَاسِخَةٌ وَهَيَاةُ نَفْسَانِيَّةٌ  
فِيهَا فِظُونٌ عَلَيْهَا بَقِيَّةُ الْعُمُرِ  
هَذَا الْمَعْنَى هُوَ الْمَتَوَارِثُ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ طَرِيقِ مَشَارِعِنَا  
لَا شَكَّ فِي ذَلِكَ وَإِنْ اِخْتَلَفَ  
الْأَلْوَانُ وَاجْتَلَفَتْ طُرُقُ  
تَحْصِيلِهَا-

رکھنا ہے تو اس مواظبت اور یاد کے سبب  
لذاتِ حسیہ سے انفکاک اور انقطاع  
حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اس کے مواظبت  
ہے قرآن مجید کی تلاوت پر اور اس کے معانی  
غور کرنے پر اور نصیحت کر نبوالے کی بات سننے  
پر اور ان احادیث کے تامل کرنے پر جن  
سے دل نرم ہو جاتا ہے خلاصہ یہ کہ حضرات  
صحابہؓ اور تابعینؒ اشیائے مذکورہ پر  
مدت کثیرہ مواظبت اور دوام کرتے تھے  
تو ان کو تقرب الی اللہ کاملہ راسخ اور  
ہیئاتِ نفسانیہ حاصل ہو جاتی تھی اور  
اسی پر محافظت کیا کرتے تھے بقیہ عمر میں  
اور یہی مقصود متوارث ہے شارع سے  
یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوارثت  
چلا آیا ہمارے مرشدوں کے طریق میں اس  
میں کچھ شک نہیں اگرچہ الوان مختلف ہیں  
اور تحصیل نسبت کے طریقے رنگ رنگ ہیں۔

**ف۔** مولانا نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ قول فیصل اس

بات میں یہ ہے کہ نسبت صحابہؓ اور تابعینؒ کی نسبت احسانیہ ہے اور وہ نسبت طہارت  
اور نسبت سکینہ سے مرکب ہے برکات عدالت اور تقویٰ اور سماحت کے اختلاط کے  
ساتھ تو ان کے کلام کا محل اصلی اور ان کے خاص اور عام کا مطمح اولیٰ یہی ہے تو تجھ کو



لائی ہے کہ اُن حضرات کے احوال اور اقوال کو اسی پر جو ہم نے بتایا محمول کیجیو چنانچہ اُن کے قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہیں اور میں نے سنا مصنف سے فرماتے تھے کہ ائمہ اہلبیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو میں نے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کے دامن میں چنگل مائے ہے اور اُن کا سلسلہ عالم ارواح میں خیرۃ القدس کے ساتھ بہج عجیب و رسوخ غریب متصل ہے اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ اُن کا قول عالم ارواح کے باطن در باطن میں زیادہ تر ہے خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم

مترجم کہتا ہے حضرت مصنف محقق نے کلام دلپذیر اور تحقیق عدیم النظر سے شہادت ناقصین کو جوڑنے سے اُکھاڑ دیا بعض نادان کہتے ہیں کہ قادر یہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوصہ صحابہؓ اور تابعینؓ کے زمانے میں نہ تھے تو بدعت سیئہ ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ جس امر کے واسطے اولیائے طریقت رضی اللہ عنہم نے یہ اشغال مقرر کئے ہیں وہ امر زمان رسالت سے اب تک برابر چلا آیا ہے گو طرق اس کی تحصیل کے مختلف ہیں تو فی الواقع اولیائے طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوئے مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے اور اولیائے طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کی جس کو طریقت کہتے ہیں قواعد مقرر فرمائے تو یہاں بدعت سیئہ کا گمان سر اسر غلط ہے ہاں یہ البتہ ہے کہ حضرات صحابہؓ کو بسبب صفائے طبیعت اور حضور خورشید رسالت کی تحصیل نسبت میں ایسے اشغال کی حاجت نہ تھی بخلاف متاخرین کے کہ اُن کو بسبب بعد زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام کو قرآن اور حدیث کے فہم میں قواعد صرف اور نحو کے دریافت کی حاجت نہ تھی اور اہل عجم اور بالفعل لہ مثال اس کی ایسی ہے کہ جب تک آفتاب نکلا ہوا ہے ہر چیز پڑھ لے سکتا ہے آدمی اور جب آفتاب غروب ہو گیا تو حاجت روشنی کی پڑی پڑھنے کے لئے پس صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں آفتاب رسالت طلوع کئے ہوئے تھا کچھ حاجت اشغال کی حضور مع اللہ کے لئے نہ تھی فقط ایک نظر ڈالنے سے جمال باکمال پر وہ کچھ حاصل ہوتا تھا کہ اب چلوں میں وہ نہیں حاصل ہوتا اور اب چونکہ وہ آفتاب عالم تاب غروب ہوا حاجت پڑی ان اشغال کی اُس ملکہ حضور کے حاصل کرنے کے لئے ۱۲ ق



عرب اُس کے محتاج ہیں واللہ اعلم۔  
 سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ  
 قَدِّسَ سِرُّهُ يَذْكُرُ وَاقِعَةً  
 لَهُ طَوِيلَةً رَأَى فِيهَا الْحَسَنَ  
 وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُمْ فَقَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا كَرَّمَ  
 اللَّهُ وَجْهَهُ عَنْ نِسْبَتِي هَلْ هِيَ  
 الَّتِي كَانَتْ عِنْدَكُمْ فِي زَمَنِ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَأَمَرَنِي بِالِاسْتِغْرَاقِ فِيهَا  
 وَتَأْمَلِ جِدًّا شَمَّ قَالَ هِيَ  
 هِيَ بِلاَ فَرْقٍ۔

والد مرشد قدس سرہ سے میں نے  
 سنا کہ اپنے طویل خواب کو ذکر کرتے  
 تھے جس میں حسین اور سید الاولیاء علی  
 مرتضیٰ علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ میں نے  
 علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اپنی  
 نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہے جو تم  
 کو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں  
 حاصل تھی تو مجھ کو امر کیا نسبت میں استغراق  
 کرنے کا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا  
 یہ نسبت وہی ہے بلا فرق۔

ثُمَّ بِصَاحِبِ الْمُدَاوِمَةِ  
 عَلَى السَّكِينَةِ أَحْوَالٌ رَفِيعَةٌ  
 تَنْوِبُ مَرَّةً فَلْيَغْتَنِّهَا السَّالِكُ  
 وَلْيَعْلَمْ أَنَّهَا عِلْمٌ قَبُولِ  
 الطَّاعَاتِ وَتَأْثِيرِهَا فِي صَمِيمِ  
 النَّفْسِ وَسُوءِ بَدَاةِ الْقَلْبِ۔

پھر معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر  
 مداومت کرنے والے کے حالات رفیع  
 الشان نوبت نبوت ہوتے ہیں گاہے کوئی  
 اور کبھی کوئی تو سالک ان حالات رفیعہ  
 کو غنیمت جانے اور معلوم کرے کہ حالات  
 مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس  
 اور دل کے اندر اثر کرنے کے علامات ہیں۔

منجملہ احوال رفیعہ کے مقدم رکھنا  
 ہے طاعات الہی کا اُس کے جمیع ماسواہ  
 اور اُس پر غیرت کرنا سو البتہ امام مالک  
 نے مؤطا میں عبد اللہ بن ابی بکر رضی سے روایت

وَمِنْهَا إِتْيَانُ طَاعَةِ اللَّهِ  
 سُبْحَانَكَ عَلَى جَمِيعِ مَا سِوَاهُ وَ  
 الْغَيْرَةُ عَلَيَّ فَقَدْ أَخْرَجَ مَالِكٌ  
 فِي الْمُوطَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ



أَبِي بَكْرٍ أَنْ أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ  
 كَانَ يُصَلِّي فِي حَائِطٍ لَكَ فَطَارَ  
 دُبِّي فَطَفِقَ يَنْزِدُ وَيَلْتَمِسُ  
 مَخْرَجَهُ فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ  
 فَجَعَلَ يَتَّبَعُهُ بَصْرَهُ سَاعَةً  
 ثُمَّ رَجَعَ إِلَى صَلَاتِهِ فَإِذَا هُوَ  
 لَأَيْدِي كَمْ صَلَّى فَقَالَ  
 قَدْ أَصَابَنِي فِي مَالِي هَذَا  
 فِتْنَةٌ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ  
 لَهُ الَّذِي أَصَابَهُ فِي حَائِطِهِ  
 مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 هُوَ صَدَقَ اللَّهُ فَضَعُهُ حَيْثُ  
 نَشِئْتُ وَقِصَّةُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ الْمَشَارُ إِلَيْهَا فِي قَوْلِهِ  
 عَزَمِينَ قَائِلٍ فَطَفِقَ مَسْحًا  
 بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ مَشْهُورَةٌ  
 مَعْلُومَةٌ -

کی کہ ابو طلحہؓ انصاری اپنے باغ میں نماز  
 پڑھتے تھے تو ایک چڑیا خوش رنگ اڑی  
 سو ادھر ادھر جھانکتی پھرتی تھی اور نکل  
 جانے کی راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت  
 ایسے پیچاں اور زمین پر ٹھکے تھے کہ اس  
 کا نکلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہؓ کو یہ امر خوش  
 معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اس  
 کے ساتھ دوڑایا کیے پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ  
 ہوئے تو یہ معلوم نہ رہا کہ کتنی پڑھی تھی تو کہا  
 کہ یہ میرا مال یعنی باغ میرے حق میں فتنہ ہوا  
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے  
 اور آنحضرتؐ سے یہ قصہ نقل کیا اور کہا یا  
 رسول اللہ یہ باغ خیرات ہے اللہ کی راہ  
 میں اس کو رکھیے اور دیجئے جہاں کہیں چاہئے  
 اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ جس کا اس  
 آیت میں اشارہ ہے فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ  
 وَالْأَعْنَاقِ مشہور اور معلوم ہے۔

مترجم کہتا ہے قصہ مذکورہ مجلائیوں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک بار  
 گھوڑوں کے دیکھنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہو گئی تو  
 فرمایا کہ گھوڑوں کی پنڈلیاں اور گردنیں کائی جاویں خلاصہ یہ ہے کہ اہل کمال کے نزدیک  
 لہ: اسرائیلیات ناقابل قبول علماء کے ہیں تفسیر کبیر میں صحت یوں کی گئی ہے کہ گھوڑوں کو ملاحظہ کر کے حضرت  
 سلیمان نے ان کی گردنوں اور پنڈلیوں پر ہاتھ پھیرا تھا۔ صحیح۔



طاعتِ حق ہر امر پر مقدم ہوتی ہے اگر اچاناً کسی چیز کی مشغولی نے طاعتِ حق میں خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اُس چیز کے دفع کرنے کو مقتضی ہوتی ہے۔ چنانچہ ابو طلحہ نے عمدہ باغ خیرات کر دیا اور حضرت سلیمانؑ نے گھوڑوں کو مروا ڈالا۔

وَمِنْهَا غَلَبَتُ الْخَوْفِ مِنَ  
اللَّهِ تَعَالَى بِحَيْثُ يَظْهَرُ عَلَى  
ظَاهِرِ الْبَدَنِ وَالْجَوَارِحِ لَهُ  
أَثَرٌ أَخْرَجَ الْمُحْفَظُ فِي الْأُصُولِ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي  
ظِلِّهِ إِلَى أَنْ قَالَ وَرَجُلٌ  
ذَكَرَ اللَّهُ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ  
وَفِي الْحَدِيثِ أَنَّ عُمَانَ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَامَ عَلَى قَبْرِ  
فَبِكِي حَتَّى ابْتَلَّتْ بِحَيْثُ وَ

آدر منجملہ حالات رفیعہ مذکورہ کے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اس طرح پر کہ اُس کا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہو جاتا ہے حفاظِ حدیث نے اصول میں یہ حدیث روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخصوں کو حق تعالیٰ اپنے سایہ رحمت میں رکھے گا یہاں تک کہ پانچواں شخص فرمایا وہ مرد ہے جس نے اللہ کو خالی مکان میں یاد کیا پھر اُس کی دونوں آنکھیں آنسوؤں سے بہنے لگیں اور حدیث میں وارد ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر

لہ اس کے آگے یہ ہے اُس دن کہ نہیں سایہ ہوگا مگر سایہ اُس کا ایک تو امام عادل اور نبی جو ان کہ نشوونما پایا اُس نے اللہ کی عبادت میں اور وہ شخص کہ دل اُس کا مسجد ہی میں لگا رہتا ہے جب نکلتا ہے مسجد سے یہاں تک کہ پھر آدے مسجد میں اور وہ شخص کہ محبت رکھتے ہیں آپس میں اندر صبح بھی ہوتے ہیں محبت پر جدا بھی ہوتے ہیں محبت پر یعنی حاضر و غائب محبت یکساں رکھتے ہیں اور وہ شخص کہ یاد کیا اللہ کو تنہائی میں پس جاری ہوئیں آنکھیں اکی آنسوؤں سے اور وہ شخص کہ بلایا اُس کو ایک عورت حسب و جمال والی نے پس کہا اُس نے کہ میں ڈرتا ہوں اللہ سے اور وہ شخص کہ دیا کچھ صدقہ پس پوشیدہ دیا اُس کو یہاں تک کہ نہ جانا بائیں ہاتھ اُس کے نے اُس چیز کو کہ خرچ کیا داہنے ہاتھ اُس کے نے یعنی اس طرح کچھ دیا کہ داہنے ہاتھ والے کو دیا تو بائیں ہاتھ والے کو خبر نہ ہوئی اُس کی یہ حدیث بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے ۱۲ مشکوٰۃ۔



وَكَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى  
بِاللَّيْلِ أَمْرًا يُرْكَزُ كَأَنَّ  
الْمَرْجَلَ

کھڑے ہوئے تو اتنا روئے کہ داڑھی تر ہو گئی  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا  
کہ جب تہجد کی نماز پڑھتے تھے تو سینہ مبارک  
سے جوش کی آواز آتی تھی دیگ کے جوش کرنے  
کی طرح یعنی رونے کی ایسی آواز آتی تھی سینہ  
مبارک سے جیسے ہانڈی سن سن بولتی ہے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا حدیث میں وارد ہے کہ دوزخ میں نہ داخل ہو گا وہ مرد جو  
رہا اللہ کے خوف سے یہاں تک کہ دودھ کھن میں پھر جاوے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ  
عنه مرد کثیر البکات تھے آنکھیں نہ کھمتی تھیں آنسوؤں سے جب کہ وہ قرآن پڑھتے تھے اور  
جبرین مطعم نے کہا کہ جب میں نے یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنی۔

تو گویا میرا قلب اڑ گیا خوف

أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ

هُمْ الْخَالِقُونَ

سے۔

آر منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہے  
حافظان حدیث نے روایت نقل کی کہ بنی  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب  
نیک مرد سے نبوت کے چھالیس حصوں میں  
سے ایک حصہ ہے اور آنحضرت نے فرمایا نہ  
باقی رہے گا میرے بعد نبوت سے مگر بشارات  
صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اور بشارات کیا ہیں یا رسول اللہ  
فرمایا نیک خواب جس کو نیک مرد دیکھے یا اس

وَمِنْهَا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ  
قَدْ أَخْرَجَ الْحَفَظُ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ  
الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ  
جُزْءٍ مِنَ النَّبُوَّةِ وَأَنَّهُ قَالَ  
لَنْ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النَّبُوَّةِ  
إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ

۱۔ اس کو تعلق بالمحال کہتے ہیں یعنی جیسے دودھ کا تھنوں میں پھر جانا محال ہے ایسے ہی اس کا

دوزخ میں جانا محال ہے ۱۲۔



يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ السُّرُورُ يَا  
الصَّالِحِينَ بِرَبِّهَا الرَّجُلُ  
الصَّالِحُ أَوْ تَرَى لَكَ جُزْءٌ مِّنْ  
سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءٍ مِّنْ  
النُّبُوَّةِ وَبِهِ فُسِّرَ قَوْلُهُ تَعَالَى  
لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا-

کے واسطے دوسرا نیک مرد سچا خواب دیکھے  
وہ نبوت کے چھیا لیس حصوں میں سے  
ایک حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ  
ان کے واسطے بشارت ہے زندگانی دنیا  
میں تفسیر کیا گیا ہے بروایے صالح یعنی اس  
آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ بشارت دنیا کی  
سے سچا خواب مراد ہے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سالکوں کے خواب کی  
تعبیر فرمایا کرتے تھے تا اینکہ بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم میں سے  
کسی نے خواب دیکھا ہے تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرتؐ اس کی تعبیر فرماتے تھے

وَالْمُرَادُ بِالسُّرُورِ يَا الصَّالِحِينَ  
رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ أَوْ رُؤْيَا  
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ أَوْ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ  
وَالْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ رُؤْيَا الْمَشَاهِدِ  
الْمُبَرَّكَاتِ كَبَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ  
وَمَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْتِ الْمُقَدَّسِ  
ثُمَّ رُؤْيَا الْوَقَائِعِ الْأَتِيَّةِ  
الْمُسْتَقْبَلَةِ فَتَقَعُ كَمَا رَأَى  
أَوِ الْمَاضِيَةِ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ  
أَوْ رُؤْيَا الْأَنْوَارِ الطَّيِّبَاتِ  
كَشُرْبِ اللَّبَنِ أَوْ الْعَسَلِ وَالسَّمَنِ

اور روایے صالحہ سے مراد نبی صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رویت ہے خواب میں  
یا دیکھنا جنت اور نار کا یا دیکھنا صالحین  
اور انبیاء علیہم السلام کا اس کے بعد مکانات  
مبارکہ کا خواب میں دیکھنا جیسے بیت اللہ  
محترم یا مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کا دیکھنا یا بیت المقدس کا اس کے  
رتبہ ہے وقائع آئندہ کے دیکھنے کا کہ مطابقت  
رویت کے واقع ہوں یا وقائع گذشتہ  
کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار و طیبات  
دیکھنا جیسے دودھ اور شہد اور گھی کا پینا  
چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الروایا  
مذکور ہے اور اسی طرح فرشتوں کا دیکھنا



كَمَا هُوَ مَذْكُورٌ فِي كِتَابِ التَّرْوِيَا  
مِنَ الْأُصُولِ وَرُؤْيَا الْمَلَائِكَةِ  
فِي الْحَدِيثِ إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُ  
الْقُرْآنَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَهَرَتْ  
ظُلْمَةٌ فِيهَا مِثَالُ الْمَصَابِيحِ إِلَى  
أَخْرِ الْقِصَّةِ -

جاگنے کی حالت میں حدیث میں وارد ہے  
کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات  
تو ایک سائبان ظاہر ہوا جس میں چراغ  
سے تھے تا آخر قصہ -

ف۔ قصہ مذکورہ مجملاً صحیحین کی روایت سے یوں ہے کہ اُسید بن حُضیر رضی اللہ عنہ کے  
وقت سورہ بقرہ پڑھتے تھے تو ایک سائبان آسمان کی طرف سے جس میں چراغوں کے  
مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ اُن کا گھوڑا بھڑکنے لگا انھوں نے یہ قصہ آنحضرت علیہ  
الصلوة والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجھ کو معلوم ہے کہ وہ کیا تھا انھوں نے کہا کہ  
نہیں فرمایا وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سن کر قریب ہو گئے تھے اگر تو پڑھے جاتا  
تو بیچ کے وقت اُن کو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہ ہوتے۔

مترجم کہتا ہے روایت نبوی جمیع مقامات سے اس واسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین میں  
ابن ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ  
کو خواب میں دیکھا اُس نے مجھ کو فی الواقع دیکھا اس واسطے کہ شیطان میری صورت  
نہیں پکڑ سکتا مولانا نے فرمایا دودھ اور شہد کے مانند سفید کپڑوں کا بھی خواب ہے  
احمد اور ترمذی نے عائشہ صدیقہ سے روایت کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول  
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا تو حدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اُس نے تو آپ کی تصدیق  
نبوت کی تھی ولیکن وہ مر گیا قبل آپ کے ظہور کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا کہ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اُس پر سفید پوشاک تھی اور اگر وہ دوزخی ہوتا تو  
اُس پر لباس سفید نہ ہوتا۔

اور مجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ  
ہے اور وہ خاطر جو مطابق ہے واقع کے سو

فراست صادقہ اور منها الفراسۃ  
الصّادقۃ والخاطر المطابق



اَدْوَارِعِ فَفَدَّ جَاءَ فِي الْخَبْرِ اتَّقُوا  
فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ  
بِنُورِ اللَّهِ-

البتہ حدیث میں آیا ہے کہ مومن کی فراست  
سے ڈرو کہ وہ بواسطہ نورِ آہی کے نظر  
کرتا ہے۔

مترجم کہتا ہے فراست صادقہ سے ٹھیک الکل مراد ہے۔

اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول  
ہونا ہے اور ظاہر ہونا اُس کا جس کا اللہ سے  
طالب ہے اپنی ہمت کی کوشش سے اور  
اسی کی طرف اشارہ حدیث میں ہے کہ بعض  
شخص غبارِ آلود پریشان ہو پڑنے پٹھے کپڑوں  
والا جس کو کوئی خیال میں نہیں لانا اگر وہ قسم  
کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حق تعالیٰ  
اس کی قسم کو سچا کر دے یعنی خدا کے نزدیک  
اُس کی ایسی وجاہت ہے کہ جیسا اُس نے  
کہا ویسا ہی کر دے خلاصہ کلام یہ ہے کہ  
ایسے حالات رفیعہ جو مذکور ہوئے اور مانند  
ان کے اور حالات بلند دلالت کرتے ہیں  
مرد کی صحت ایمان پر اور اس کی طاعات  
کے قبول ہونے پر اور نورِ سرایت کر جانے  
پر اُس کے قلب کے باطن میں تو سالک  
ان کو غنیمت جانے۔

وَمِنْهَا إِجَابَةُ الدُّعَاءِ  
وَوُظُهُورُ مَا يَطْلُبُهُ مِنَ  
اللَّهِ تَعَالَى بِجُهْدِ هِمَّتِهِ  
فَالْيَا إِشَارَةٌ فِي  
الْحَدِيثِ رَبِّ اغْبِرْ  
وَأَشْعَثِ ذِي طَمَرَيْنِ  
لَا يُعْبَابُ لَوْ أَقْسَمَ  
عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّاءَ وَ  
بِالْحُمْلَةِ فَهَذَا  
الْوَقَائِعُ وَأَمْثَالُهَا  
ذَالَةُ عَلَى صِحَّةِ  
إِيمَانِ الرَّجُلِ وَ  
قُبُولِ طَاعَاتِهِ وَسِرَايَةِ  
النُّورِ فِي صَمِيمِ قَلْبِهِ  
فَلْيَغْتَنِمُهَا-

پھر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرا  
عروج اور ترقی ہے اور وہ عبارت ہے  
فَنَانِي الشَّرَّادِ بَقَا بِاللَّهِ سَعَى أَمْرِي

ثُمَّ بَعْدَ حُصُولِ النَّسْبَةِ  
عُرُوجٌ آخَرٌ وَهُوَ الْفَنَاءُ فِي اللَّهِ  
وَالْبَقَاءُ بِهَا وَالْحَقُّ عِنْدِي أَنَّهُ



نزدیک واقعی یہ امر ہے کہ مرتبہ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بواسطہ شارح سند متصل سے منوارث نہیں بلکہ یہ تو خدا کی عین ہے جس کو اپنے بندوں میں سے چاہے عنایت کرے بدون توارث کے اور اس مدعا کا شاہد وہ امر ہے جو خواجہ نقشبند سے منقول ہے کہ کسی نے ان کے پیروں کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کونئی شخص اللہ تک اپنے سلسلے کے واسطے سے نہیں پہنچا بلکہ مجھ کو تو گمشدہ ربانی پہنچ گئی سو اس نے مجھ کو اللہ تک پہنچا دیا یہ کلام مطابق ہے اس حدیث مروی کے کہ ربانی کشتوں میں سے ایک کشتش جن او انسان کے عمل کے مقابل ہے اس کو یاد رکھنا باہمہ خواجہ نقشبند کے مرشدوں کا سلسلہ معروف اور مشہور ہے سو اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا اور بقا کے وہی ہونے کی نہ کسی ہونے کی تو ہماری اور کتابوں کی طرف رجوع کرے اور اللہ جل شانہ رہنما ہے۔

مَنْ مُتَوَارَثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَسِطَةِ  
 مَشَائِخِ بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ بَلْ  
 وَمَوْهَبَةً مِّنَ اللَّهِ تَعَالَى  
 فَبِهِ مَنُ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ مَنُ  
 يَرِثُ تَوَارِثًا وَمِمَّا يَشْهَدُ بِهَذَا  
 عَنِ مَارُومَى أَنَّ خُوجَاهُ نَقِشْبَنْدِ  
 سَلَّ عَنْ سَلْسِلَتِي شَيْوْخِهِ  
 تَالَا لَمْ يَصِلْ أَحَدٌ إِلَى اللَّهِ  
 بِسَلْسِلَتِي بَلْ وَصَلْتُ إِلَى  
 تَذْبِيَّةٍ " وَصَلْتِي إِلَى اللَّهِ  
 خِيَّةً لِمَا وَرَدَ جَذْبَةً مِّنْ  
 ذَبَاتِ اللَّهِ تَوَارِثِي عَمَلِ  
 تَقْلِيْنِ هَذَا مَعَ أَنَّ سَلْسِلَتِي  
 يُوْخِي مَعْلُومَةٌ وَمَعْرُوفَةٌ  
 مَنُ شَاءَ هَذَا الْعُرُوجِ فَلْيَرْجِعْ  
 إِلَى سَائِرِ كُتُبِنَا وَاللَّهُ  
 هَادِي -

ف۔ مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہ میں فرمایا کہ اس مقدمے کو ہم نے  
 ناب حجۃ اللہ البالغہ میں بتفصیل بیان کیا ہے جس کو شوق ہو وہ اس کتاب کو دیکھے۔



## آٹھویں فصل

## خاندان ولی اللہی کے اعمال مجربہ کا بیان

فِي شَيْءٍ مِّنْ فَوَائِدِ سَيِّدِي  
الْوَالِدِ قُدَّسَ سِرُّهُ -

برائے کشائش ظاہری باطنی | اوصافی  
سَیِّدِي الْوَالِدِ قُدَّسَ سِرُّهُ  
بِمُواظَبَتِيَا مُغْنِي كُلَّ يَوْمٍ مِّائَةً  
وَالْفَمَّرَةَ وَمُسُورَةَ الْمُزْمَلِ  
أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ  
فَاِخْذِي عَشْرَ مَرَّةً وَقَالَ هَذَا  
مُجَرَّبَانِ بِلُغْنِي الْقَلْبِي وَالظَّاهِرِي  
كِلَيْهِمَا -

اس فصل میں والد مرشد قدس سرہ  
بعضے فائدے مذکور ہیں یعنی حضرت کے خاندان  
اعمال مجربہ کا اس میں ذکر ہے۔

والد مرشد قدس سرہ نے مجھ کو وصیت  
کی یا معنی کی مواظبت کی ہر دن کیا  
سو بار اور سورہ منزل پڑھنے کی چالیس  
بار سو اگر نہ ہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا  
یہ دونوں عمل غنائے ذلی اور ظاہر  
دونوں کے واسطے مجرب ہیں۔

۱۵ اور بعض مشائخ سے پڑھنا سورہ منزل کا اکتالیس بار بھی منقول ہے اور بعض سے نماز میں  
اس کا اس طرح کہ عشا کے بعد دو رکعتوں میں اکتالیس بار پڑھے اس طرح کہ اکیس بار پہلی رکعت میں اور  
بیس بار دوسری رکعت میں اور مولوی فخر الدین صاحب رحمہ اللہ کے مریدوں میں مجرب اس کا ایک طریق یہ ہے  
بعد سنت فجر کے ایک بار اور ہر نماز پنجگانہ میں سے دو دو بار کہ شب و روز میں گیارہ بار ہو جاوے اور اس  
کو ان سب طرق کی اجازت ہے اور جو چاہے پڑھے اُس کو بھی میری طرف سے اجازت ہے جَرَّبْتُ  
الْعَمَلِ فَوَجَدْتُ شَاكِدًا لِكُلِّ ۱۲ ق -



اور مجھ کو وصیت کی درود کی ہمیشگی  
پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کے سبب سے  
ہم نے پایا جو پایا۔

وَأَوْصَانِي بِمُواظَبَةِ الصَّلَاةِ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كُلَّ يَوْمٍ وَقَالَ بِهَا وَجَدْنَا  
مَا وَجَدْنَا۔

اور سنائیں نے والد مرشد سے فرماتے  
تھے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے  
درد یا سر کے درد سے نالاں آوے یا اس  
کو ریاں ستانے ہوں تو ایک تختی یا پٹری  
پاک لے اور اس پر پاک ریتا ڈال اور ایک  
کیل یا کھوٹی سے اس پر ابجد ہوز حطی لکھ اور  
کیل کو الف پر زور سے داب اور ایک بار سورہ  
فاتحہ پڑھ اور درد والا آدمی اپنی انگلی کو درد  
کے مقام پر زور سے رکھے رہے پھر اس سے پوچھ  
کہ تھکوا آرام ہو گیا اگر درد جانا رہا تو خوب ہے  
اور نہیں تو کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی  
طرف نقل کرے اور دو بار سورہ فاتحہ پڑھے  
اور پوچھے پہلی بار کی طرح کہ صحت ہوئی یا نہیں  
اگر صحت ہو گئی تو فہو المراد اور نہیں تو جیم کی  
طرف کیل کو نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے

برائے درد دندان  
و  
درد سر و دریاخ  
جَاءَكَ مَنْ

يَتَأْتِمُ ضَرْسًا أَوْ رَأْسَهُ أَوْ  
تُوجَعُ الرِّيَّاحُ فَخُذْ لَوْحًا  
طَاهِرًا وَضَعْ عَلَيْهِ رَمْلًا طَاهِرًا  
وَالْكَتَبِ بِمِسْمَارٍ أَبْجَدْ هَوَزُ  
حَطِيٍّ وَشَدِّدْ بِالْمِسْمَارِ عَلَى الْاَلِفِ  
وَاقْرَأْ الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَصَاحِبِ  
الْاَلِمِ وَلِضَرْ اَصْبَعَهُ عَلَى مَوْضِعِ  
الْاَلِمِ بِقُوَّةٍ ثُمَّ سَلِّمْ هَلْ  
شُفِيَتْ فَإِنْ شُفِيَ فِيهَا وَإِلَّا نَقَلْتِ  
الْمِسْمَارَ إِلَى الْبَاءِ وَقَرَأْتِ  
الْفَاتِحَةَ مَرَّتَيْنِ وَسَأَلْتَهُ  
كَالْاُولَى فَإِنْ شُفِيَ فِيهَا وَإِلَّا نَقَلْتِ

اے ظفر جلیل میں کچھ فائدے درود شریف کے اور الفاظ اس کے میں نے لکھے ہیں جو چاہے  
اس میں سے دیکھ لے اور صلوة تنجینا کا ستر بار ہر روز پڑھنا قضائے حوائج کے لئے ایک بزرگ  
سے مجھ کو پہنچا ہے اس کی بھی اجازت ہے جو چاہے سو پڑھے ۱۲۔



اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے دابتا جاوے  
اور سورہ فاتحہ کو ہر بار پڑھتا جاوے  
آخر حرف تک تو نہ پہنچے گا مگر یہ کہ خدا  
اس کے اندر ہی شفا عنایت کرے گا۔

اور میں نے والد مرشد سے سنا فرمایا  
تھے کہ جب تجھ کو کوئی حاجت پیش آوے  
یا کوئی شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہے کہ  
حق تعالیٰ اُس کو سالم اور غائم پھر لاوے  
یا کوئی تیرا بیمار ہو سو تو چلے کہ اللہ تعالیٰ  
اس کو صحت بخشنے تو سورہ فاتحہ کو اتنا لیس  
بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں  
پڑھ۔

الْمَسَامِرِ إِلَى الْجَمِيمِ وَقَرَأْتِ  
الْفَاتِحَةَ ثَلَاثًا وَهَكَذَا فَلَا  
تَصِلُ إِلَى آخِرِ الْحُرُوفِ إِلَّا  
وَقَدْ شَفَاكَ اللَّهُ تَعَالَى .

برائے دفع حاجت  
ورد

عَامِبِ شَفَاءِ مَرِيضٍ  
إِذَا عَنَّتْ لَكَ حَاجَتُهُ

أَوْ كَانَ لَكَ غَائِبٌ فَأَرَدْتِ  
أَنْ يَرْجِعَهُ اللَّهُ سَالِمًا غَانِمًا  
أَوْ كَانَ لَكَ مَرِيضٌ فَأَرَدْتِ  
أَنْ يَشْفِيَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَاقْرَأِي  
سُورَةَ الْفَاتِحَةِ إِحْدَى وَ  
أَرْبَعِينَ مَرَّةً بَيْنَ سُنَّةِ  
الْفَجْرِ وَفَرْصِهِ .

ف۔ مولانا نے حاشیے میں فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول  
ہے کہ جو فاتحہ کتاب کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھے اور محمود یعنی تپ والے  
کے منہ پر پھینٹا مارے تو حق تعالیٰ اُس کو فائدہ بخشنے۔

اور میں نے سنا ان ہی حضرت سے  
فرماتے تھے کہ جس کو باؤ لاکتا کاٹے اور

برائے گزیدن  
سگ دیوانہ  
وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ  
مَنْ عَضَّ الْكَلْبُ

اے اور اس فقیر کو ایک بزرگ سے پہنچا ہے کہ جس لڑکے کو مسان کی بیماری ہو تو اُس پر الحمد کتاب  
بار ساتھ وصل میم بسم اللہ کے ساتھ الحمد کے پڑھ کر چالیس روز تک دم کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ  
مرض اس کا جاتا ہے گا اور اگر فرصت نہ ہو تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے ۔



اُس کے دیوانہ ہو جانے کا خوف ہو تو اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ انہم یکیدون کید الفطر ویداً تک اور اُس کو ہمدے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے۔

الْمَجْنُونُ وَخِيفَ عَلَيْهِ الْجَنُونَ  
فَالْتَبَّ لَهُ هَذِهِ الرَّايَةُ عَلَى اَرْبَعِينَ  
كِسْرَةً مِّنَ الْخُبْزِ اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ  
كَيْدًا هَا وَ اَكِيدُ اِه فَمَهْلُ الْكُفْرِ  
اَمْهَلُهُمْ رُوَيْدًا هَا وَمِرَّةً اَنْ  
يَأْكُلَ كُلَّ يَوْمٍ كِسْرَةً -

برائے دفع فاقہ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ  
مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ  
لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ -

اور میں نے اُن حضرت سے سنا فرماتے  
تھے کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات پڑھے  
اس کو فاقہ نہیں ہوتا۔

منزجم کہتا ہے یہ عمل حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم۔

اور میں نے اُن حضرت سے سنا  
فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سونے کے وقت  
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ  
سورہ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالیٰ  
سے یہ دعا کرے کہ اُس کو جگادے جس وقت کا کہ  
ارادہ کرے تو حق تعالیٰ اُس کو جگادے گا اسی وقت۔

بیدار شدن از شب وَسَمِعْتُهُ  
يَقُولُ مَنْ قَرَأَ عِنْدَ نَوْمِهِ  
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ  
اِلَى اٰخِرِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَ سَأَلَ  
اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُّوْقِظَ فِىَّ اِىَّ  
سَاعَةٍ اَرَادَ اَيُقِظْهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِىْهَا

لہ سنا اس فقیر نے اپنے استاد مولانا اسحق صاحب رحمۃ اللہ سے فرماتے تھے جس کو باؤ لاکتا  
کاٹے تو ایک ٹکڑا بانات کا تھوڑے سے گڑ میں پیٹ کر کھلاوے تو انشاء اللہ تعالیٰ زہر اُس  
کا کہیں اثر نہ کرے گا ۱۲ ق

۱۳ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سرب البحر کی شرح میں حدیث سے یا کسی صحابیؓ  
سے لکھا ہے کہ جو کوئی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تو بار بار روز پڑھے  
یا کرے تو اُس کو فاقہ نہیں پہونچے گا۔



مترجم کہتا ہے سورہ کہف کے آیات مذکورہ یہ ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ  
نَزْلًا خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَالًا ه قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِ  
يَكَلِمَاتٍ رَبِّي لَنَفَذَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا  
بِمِثْلِهَا مَدَدًا ه قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمْ  
إِلَهُ وَاحِدٌ ه فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا  
وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ه

یہ عمل حدیث کے موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے  
کذا فی الحاشیۃ العزیزیتہ۔

اور سنا میں نے حضرت والد سے فرماتے  
تھے کہ اس تعویذ کو لکھ اور لٹکے کی گردن میں  
لٹکا حق تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے گا بسم اللہ  
سے آخر تک تعویذ مذکور ہے ترجمہ اس کا یہ  
ہے کہ بواسطہ کلمات الہیہ کے جو اپنی تاثیر میں  
پودے ہیں میں پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان  
اور کاٹنے والے کیڑے اور نظر لگانے والے  
کی آنکھ کی شر سے میں نے پناہ پکڑی دس  
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے قلعے میں۔

عمل حفظ اطفال | وَسَمِعْتُهُ  
يَقُولُ اَكْتُبْ هَذِهِ الْعُوذَةَ  
وَعَلِقْهَا فِي عُنُقِ الْوَلَدِ يَحْفَظُهُ  
اللَّهُ تَعَالَى بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ  
الرَّحِيمِ هُ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ  
التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ  
وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ تَخَصَّنَتْ  
بِحِصْنِ اَنْفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ  
إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ هُ

اس حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین کے لئے یوں تعویذ کرتے تھے اَعِيْنِي  
كَمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ  
اور فرماتے تھے کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ تعویذ کرتے تھے ساتھ اس دعا کے اسمعیلؑ اور اسحقؑ کو روایت کیا  
یہ اسم نے اور معمول مولانا عبدالعزیز صاحب و مولانا اسحق صاحب رحمہما اللہ کا فقط اس دعا کے لکھنے کا تھا اعود  
بکلمات اللہ التامات من کل شر شیطان وہامتہ ومن کل عین لامتہ ۱۲ ق



برائے امان از سر آفت و سَمِعْتُهُ  
 يَقُولُ هَذَا الدُّعَاءُ اَمَانٌ مِنْ  
 كُلِّ اَفَةٍ يَقْرَأُ صَبَاحًا وَمَسَاءً  
 بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي  
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيكَ تَوَكَّلْتُ  
 وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ  
 وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ  
 الْعَظِيمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ  
 يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ  
 اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَاَنَّ  
 اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا  
 وَاَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ  
 اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَ  
 مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اَخِذُ  
 بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلَى صِرَاطٍ  
 مُسْتَقِيْمٍ وَاَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
 حَفِيْظٌ اِنَّ وِلِيَّيَ اللّٰهُ الَّذِي  
 نَزَلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الْمُحْسِنِيْنَ  
 فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا  
 اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ  
 رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

اور سنائیں نے اُن سے فرماتے تھے کہ  
 یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور زیادہ  
 ہے ہر آفت سے پڑھا کرے اُس کو صبح اور شام  
 ترجمہ اُس کا یہ ہے کہ شروع کرتا ہوں اللہ  
 کے نام سے خداوند تو میرا رب ہے کوئی  
 معبود برحق نہیں سوائے تیرے تجھی پر میں  
 نے بھروسہ کیا اور تو ہی مالک ہے عرش  
 عظیم کا اور نہ بچاؤ ہے گناہ سے اور نہ قوت  
 ہے بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند  
 اور بزرگ جو اللہ نے چاہا ہو اور جو نہ چاہا  
 نہ ہو میں گواہی دیتا ہوں اس کی کہ اللہ  
 ہر چیز پر قادر ہے اور مقرر اللہ نے اپنے  
 علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہے اور ہر چیز کو  
 شمار میں کر لیا ہے گن کر خداوند میں پتاہ  
 مانگتا ہوں اپنی ذات کی برائی سے اور ہر  
 چلنے والے جاندار کی برائی سے جس کی چوٹی کو  
 تو تھامے ہوئے یعنی تیرے قبضہ قدرت میں  
 ہے مقرر میرا رب صراط مستقیم پر ہے اور تو  
 چیز کا نگہبان ہے البتہ میرے کام کا بنانے  
 والا اللہ ہے جس نے قرآن اتارا اور وہ نیکو  
 کاروں کو دوست رکھتا ہے سوا گروہ نہ  
 مانیں اور گردن کشتی کریں تو نَجِّكَ اللّٰهُ کَافِي  
 ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے اُس کے



اسی پر میں نے اعتماد اور بھروسہ کیا اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا۔

اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے دے اُس کو چاہیے یوں کہے کہہ لے کھفیعص کفیت حمعسق حمیت اور چاہیے کہ داہنے ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائیں ہاتھ کی ہر انگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کئے چلا جاوے پھر دونوں کو کھول دے اس کے سامنے جس سے ڈرتا ہے۔

بِرَأْسِ خَوْفِ حَاكِمٍ | وَسَمِعْتَهُ يَقُولُ  
مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْيَقُنْ  
كَهْفِيْعَصَرَ كَفِيْتُ حَمْعَسَقُ حَمِيْتُ  
وَلْيَقْبِضْ كُلَّ اَصْبَعٍ مِّنَ الْبَدَنِ  
الْيُمْنَى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِّنَ اللَّفْظِ  
الْاَوَّلِ وَمِنَ الْيُسْرَى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ  
مِّنَ الثَّانِي ثُمَّ لِيَفْتَحْهُمَا جَمِيْعًا  
فِي وَجْهِ مَنْ يَخَافُ مِنْهُ .

مترجم کہتا ہے لفظ اول سے کھفیعص اور لفظ ثانی سے حمعسق مراد ہے یعنی جب کاف کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک انگلی بند کرے پھر جب بائیں یعنی دوسرا حرف بولے تو دوسری انگلی بند کر لے اور بائیں تختانیہ کے بعد تیسری انگلی اور عین کے بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچویں بند کر لے اور علیٰ ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک ایک انگلی بائیں ہاتھ کی بند کرے۔

اور میں نے سنا حضرت والد ماجد فرماتے تھے کہ چھ آیتیں ہیں قرآن کی جن کا آیات شفا نام ہے بیمار کے واسطے ان کو ایک برتن میں لکھے اور پانی سے دھو کر پلاوے آیات مذکورہ ویشف سے آخر تک ہیں۔ ان آیات شفا کا ترجمہ یہ ہے۔

آيَاتِ شِفَا بَرَاءِ مَرِيضٍ | وَسَمِعْتُهُ  
يَقُولُ سِتُّ آيَاتٍ مِّنَ الْقُرْآنِ  
تُشْفِي بِآيَاتِ الشِّفَاءِ يَكْتُبُهَا  
لِلْمَرِيضِ فِي اِنَاءٍ فَيَمْحُوَهَا  
بِالْبَاءِ وَيَشْرِبُ وَيَشْفَى صَدُورُ  
قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي



الصُّدُورِ يَخْرُجُ مِنْ بَطُونِهَا  
شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَنُهُ فِيهِ  
شِفَاءٌ لِلنَّاسِ وَنُزِّلَ مِنَ  
الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ  
لِلْمُؤْمِنِينَ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ  
يَشْفِينِ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا  
هُدًى وَشِفَاءٌ -

سی و سہ آیت برائے دفع از سحر و محافظت  
از زردان و درندگان  
اِیةٌ تَنْفَعُ مِنَ  
السِّحْرِ وَتَكُونُ

حِزْرًا مِنَ الشَّيْطَانِ وَاللُّصُوصِ  
وَالسِّبَاعِ اَرْبَعُ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ  
الْبَقْرَةِ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَآيَاتَانِ  
بَعْدَهَا اِلَى خَلْدُونَ وَثَلَاثٌ مِنْ  
اٰخِرِ الْبَقْرَةِ وَثَلَاثٌ مِنَ الْاَعْرَافِ  
اِنَّ رَبَّكُمْ اللهُ اِلَى مُحْسِنِينَ  
وَاخِرُ بَنِي اِسْرَائِيْلَ قُلْ اَدْعُوا  
اللهَ اَوْ اَدْعُوا الرَّحْمٰنَ وَعَشْرُ  
آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الصَّفٰتِ اِلَى  
لَا رَبَّ وَايَاتَانِ مِنْ سُورَةِ  
الرَّحْمٰنِ يَامَعْشَرَ الْجِنِّ اِلَى  
تَنْتَصِرُوْنَ وَاخِرُ الْحَشْرِ لَوْ اَنْزَلْنَا

(۱) اور اللہ مومنوں کے سینوں کو شفا بخشتے گا (۲)  
اور امراض سینہ کے لیے شفا ہیں (۳) ان کے  
پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف  
رنگ ہیں اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے  
(۴) قرآن سے جو کچھ ہم نازل کرتے ہیں وہ مومنوں  
کے لیے شفا و رحمت ہے (۵) اور جب میں بیمار ہوتا ہوں  
تو وہ مجھے شفا بخشتا ہے (۶) آپ نے یاد رکھی کہ وہ مومنوں

اور میں نے حضرت والد سے سنا  
فرماتے تھے تینتیس آیتیں ہیں کہ جادو  
کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیطان اور  
چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ  
ہو جاتی ہیں چار آیتیں سورہ بقرہ کے اول  
سے اور آیتہ الکرسی اور دو آیتیں اس کے  
بعد کی خَالِدُونَ تک اور تین  
آیتیں آخر سورہ بقرہ کی یعنی لِلّٰہِ مَا فِی  
السَّمٰوٰتِ سے آخر تک اور تین آیتیں  
سورہ اعراف کی اِنَّ رَبَّكُمْ سے  
مُحْسِنِينَ تک اور سورہ بنی اسرائیل  
کی پھلی آیت یعنی قُلْ اَدْعُوا اللهَ  
اَوْ اَدْعُوا الرَّحْمٰنَ سے آخر تک  
اور دس آیتیں صافات کے اول  
سے لَآ رَبَّ تک اور دو آیتیں سورہ  
رحمن کی یَامَعْشَرَ الْجِنِّ سے تَنْتَصِرُوْنَ



هَذَا الْقُرْآنَ وَآيَاتٍ مِنْ قُلِّ  
 أُوحِيَ وَأَنَّ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا  
 إِلَى شَطَطًا فَهَذِهِ هِيَ الْآيَاتُ  
 الْمُسَبَّمَةُ بِثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ آيَةً  
 وَكَانَ سَيِّدِي الْوَالِدُ يُزِيدُ  
 عَلَيْهَا الْفَاتِحَةَ وَقُلِّ يَا أَيُّهَا  
 الْكُفْرُونَ وَقُلِّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ  
 الْمُعَوِّذَاتَيْنِ وَيَأْخُذُ مِنْ أَوَّلِ  
 السُّورَةِ قُلِّ أُوحِيَ إِلَى شَطَطًا -

تک اور آخر سورہ حشر کی کو انزلنا  
 سے آخر تک اور دو آیتیں سورہ جن یعنی  
 قُلِّ أُوحِيَ کی وَأَنَّ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا  
 سے شَطَطًا تک تو یہی آیات مذکورہ  
 تینتیس آیت سے مسمیٰ ہیں اور ہمارے  
 والدؒ مرشد آیات مذکورہ پر سورہ فاتحہ  
 اور قُلِّ يَا أَيُّهَا الْكُفْرُونَ اور قُلِّ هُوَ  
 اللَّهُ أَحَدٌ اور قُلِّ الْمُعَوِّذَاتَيْنِ  
 الفلق اور قُلِّ الْمُعَوِّذَاتَيْنِ  
 زیادہ کرتے تھے اور سورہ جن سے اول  
 آیت یعنی قُلِّ أُوحِيَ سے شَطَطًا تک لیتے تھے۔

ف۔ مترجم کہتا ہے حضرت مصنفؒ قدس سرہ نے آیات مذکورہ کا پتا بتایا بطور  
 اختصار کے کہ واقف سمجھ لے گا تو ناواقفوں کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات  
 ممدوحہ کو یہاں پورا ذکر کر دیجئے کہ تلاش نہ کرنی پڑے۔

أَلَمْ ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ه الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ  
 بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ه وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ  
 بِمَا نُزِّلَ إِلَيْكَ وَمَا نُزِّلَ مِنْ قَبْلِكَ ه وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ  
 أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ه  
 اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ه لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ه لَه  
 مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ه مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ه  
 يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ه وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ  
 إِلَّا بِمَا شَاءَ ه وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ه وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا  
 وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ه لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ه



فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنِ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ  
لَا انفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ٥

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ  
كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ  
أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ٥

اللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ  
أَوْ تَخَفَوْهُ لَبِئْسَ مَا يَكْسِبُ بِهِ اللَّهُ ٥ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ٥  
وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ٥

أَمَّا الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ٥ كُلٌّ مِّنْ أَمْرٍ  
بِاللَّهِ ٥ وَمَلَا يُكْتَبُ وَكُتِبَ وَرُسُلِهِ لَا نَفَرِقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ ٥  
وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ٥ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ  
نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ٥ نَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ٥ رَبَّنَا لَا  
تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ٥ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا أَوْرَاقَ مَا حَمَلْتَهُ  
عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ٥ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَاطَقَتْ لَنَا بِهِ ٥ وَاعْفُ  
عَنَّا وَقَدْ غَفِرْنَا وَقَدْ عَفَا رَحْمَتُكَ وَقَدْ عَفَا رَحْمَتُكَ وَقَدْ عَفَا رَحْمَتُكَ  
الْكَا فِرِينَ ٥

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ  
اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشَى اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسُ  
وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ٥ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ  
اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ٥

أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ٥ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ٥ وَلَا تَلْفُظُوا فِي  
الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ٥ وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ٥ إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ  
الْمُحْسِنِينَ ٥



قُلْ ادْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ  
الْحُسْنَى وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا  
وَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ  
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ وَدِيٌّ مِنَ الدُّنْيَا وَكَبِيرًا

وَالصَّافَاتِ صَفَاءً فَأَلْزَمَ آخِرَاتِ زَجْرَاهُ فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرَاهُ  
إِنَّ إِلَهُكُمْ لَوَاحِدٌ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ  
الْمَشَارِقِ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِيَزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ وَحِفْظًا  
مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ لَّا يَسْمَعُونَ إِلَى الْمَلَأِ الْأَعْلَى وَيُقَدَّرُونَ  
بَيْنَ كُلِّ جَانِبٍ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ إِلَّا مَنْ خِطَفَ  
لنُحُفَةٍ فَاتَّبَعَهُ سَهَابٌ ثَائِبٌ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهَمْ أَشَدَّ خَلْقًا  
فَمَنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَّازِبٍ

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَفْتَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أقطارِ  
سَمَوَاتٍ وَالْأَرْضِ فَاَنْفُذُوا وَلَا تَنْفُذُوا إِلَّا بِسُلْطَانٍ فَبِأَيِّ  
آيَاتِكُمْ تَكْفُرُونَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ عَلَيْكُمْ سُورَةُ مِنَ نَارٍ وَمُخَاسِرُ  
إِذْ تَلْتَضِعُونَ

لَوْ أَنزَلْنَاهُ الذُّكْرَانَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا  
مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ  
هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ  
الرَّحِيمُ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ  
الْمُؤْمِنُ الْمُهِمُّ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا  
يُشْرِكُونَ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى  
يُسَبِّحُ لَهُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

قُلْ أَوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا



فَرَانَا نَجْمًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا  
أَحَدًا ۗ وَآتَتْهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۗ وَآتَتْهُ  
كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۗ

برائے حفظ چچک | وَ سَمِعْتُهُ

يَقُولُ إِذَا ظَهَرَ مَرَضُ الْحَصْبَةِ  
فَخَذَ خَيْطًا أَزْرَقَ وَاقْرَأُ سُورَةَ  
الرَّحْمَنِ وَكُلَّمَا مَرَرْتُ عَلَى  
قَوْلِهِ تَعَالَى فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا  
تُكذِّبَانِ هَ فَاَعْقِدْ عُقْدَةً  
وَافْتِ فِيهَا وَعَلِقِ الْخَيْطَ فِي  
عُنُقِ الصَّبِيِّ يُعَافِيهِ اللَّهُ تَعَالَى  
مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ -

اور میں نے حضرت والد سے سنا  
فرماتے تھے کہ جب چچک کی بیماری ظاہر  
ہو تو نیلا تاگالے اور اس پر سورہ رحمن  
پڑھ اور جے بار کہ توفیقاً بی الآء ربکما  
تکذبان پر پہنچے تو ایک گرہ دے  
اور اس پر پھونک ڈال اور دھاگے کو  
لڑکے کی گردن میں باندھ دے حق تعالیٰ  
اس کو اس بیماری سے آرام دے گا۔

نامہائے اصحاب کہف برائے امان از غرق و آتش زدگی و غارت گرمی و  
زدی -

اور میں نے حضرت والد سے  
فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے نام امان  
ہیں ڈوبنے اور جلنے اور غارت گرمی اور چوری  
سے آہی سے آخر تک دعا کرے۔

وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَسْمَاءُ أَصْحَابِ  
الْكَهْفِ أَمَانٌ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ  
وَالنَّهْبِ وَالسَّرِقِ -

الرَّحْمَنِ بِحُرْمَةِ يَمَلِيحًا مَكْسَلِيحًا كَسْفُوَطَطُ ذَرْفُطِيُونَسُ  
كَشَافُطِيُونَسُ نَبِيُونَسُ يُوَايَسُ بُوَسُ وَ كَلْبُهُمْ قَطْمِيرُ  
وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ

اور میں نے حضرت والد  
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے

برائے حاجت روائی | وَ سَمِعْتُهُ  
يَقُولُ إِذَا اعْتَرَضَتْ



فرماتے تھے کہ جب تجھ کو کوئی حاجت درپیش  
آوے تو یا بَدِیعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ  
یا بَدِیعُ کُوْبَارِہٖ سُوْبَارِہٖ بَارِہٖ دِنِکَ  
کہ حق تعالیٰ تیری حاجت بر لاوے گا  
اور ان اعمال مذکورہ کی اول فصل سے یہاں  
تک تجھ کو میرے والدِ مُرشد نے اجازت دی  
ہے مجملہ اور اعمال کے کہ جن میں مجھ کو اجازت  
فرمائی ہے۔

حاجات مشککہ کے برآنے کے واسطے  
چار رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں سورہ  
فاتحہ کے بعد لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ  
فَاَسْتَجِبْنَا لَكَ وَبَخَّيْنَا مِنْ الْغَمِّ  
وَكَذٰلِكَ نُنَبِّئُ الْمُؤْمِنِیْنَ كُوْبُوْرًا  
بار پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ  
كَرِهْتَ اِنِّیْ مَسْنِیَ الضُّرِّ وَ اَنْتَ  
اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ سُوْبَارِہٖ  
اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے وَ اَقْبُوْضْ  
اَمْرِیْ اِلٰی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ

لَكَ حَاجَةً فَاَقْرَأِ یا بَدِیْعُ  
الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یا بَدِیْعُ الْاَفْاِ  
وَمِائَتِیْ مَرَّةً اِثْنَا عَشَرَ یَوْمًا  
فَاِنَّ اللّٰهَ یَقْضِیْ حَاجَتَكَ هَذِهِ  
عَزَائِمُ اَجَازَتِیْ سَیِّدِی الْوَالِدِ  
بِهَا فِیْ جُمْلَةٍ مَا اَجَازَتِیْ۔

نماز پرانے قضاے حاجات | اِقْضَاءُ الْحَاجَاتِ  
الْمُهْمَّتِ بِرُكْعَةٍ اَرْبَعٍ رُكْعَاتٍ  
یَقْرَأُ فِی الْاُولٰی بَعْدَ الْفَاتِحَةِ  
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ  
كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ه  
فَاَسْتَجِبْنَا لَكَ وَبَخَّيْنَا مِنْ الْغَمِّ  
وَكَذٰلِكَ نُنَبِّئُ الْمُؤْمِنِیْنَ ه مِائَةً  
مَرَّةً وَفِی الثَّانِیَةِ رَبِّ اِنِّیْ مَسْنِیَ  
الضُّرِّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ه  
مِائَةً مَرَّةً وَفِی الثَّلَاثَةِ وَ اَقْبُوْضْ  
اَمْرِیْ اِلٰی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ

۱۔ صَلَوَاتُ الْحَاجَةِ جَوْحِدِیْ شَرِیْفِیْنَ اَلْیَہِ وَہ ظَفْرِ جَلِیْلِ وَغَیْرَ کُتُبِ حَدِیْثِیْنَ  
مَذْکُوْرَہِ پڑھنا اُس کا افضل سب سے ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

منقول ہے - ۱۲



بِالْعِبَادَةِ سُوْبَارِ پڑھے اور چوتھی رکعت  
میں بعد فاتحہ کے قَالُوا حَسْبُنَا اللهُ  
وَنِعْمَ الْوَكِيلُ سُوْبَارِ پڑھے پھر سلام  
پھر کے رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ  
سُوْبَارِ۔

بِالْعِبَادَةِ مِائَةً مَّرَّةً وَفِي الرَّابِعَةِ  
قَالُوا حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ  
مِائَةً مَّرَّةً ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَقُولُ  
رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ مِائَةً  
مَّرَّةً۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چاروں  
آیتیں اسم اعظم ہیں کہ جن کے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہو اور  
مجھ کو تعجب آتا ہے اس شخص سے کہ بواسطہ ان کے دعا کرے اور قبول نہ ہو فائدہ جلیلہ  
حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب میں فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب میں جلالی  
ہو یا جمالی حکم میں کبریت احمر کے ہے اور اس کو اسم اعظم شمار کیا ہے وہ یہ آیت ہے :-  
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ ہ

رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہے کہ مچھلی کے پیٹ  
میں فرمائی جو مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کرے گا قبول ہوگی اور حق

۱۔ جناب مولانا عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ نے بیچ تفسیر سورہ نون کے ... یہ آیت لَوْلَا اَنْ  
تَدَارَكُنَّ نِعْمَتَنَا الْاٰیٰتِ كَمَا هِيَ كَمَا مَشَّخَّحٌ مَّعْتَبَرٍ مِّنْ سِوَا سِوَا دَفْعِ هَرْنَمٍ وَانْدُوْدِ كَمَا اٰیٰتِ  
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ الْاٰیٰتِ كَمَا پڑھنا تر یاق مجرب ہے اور طریق اس کے پڑھنے  
کے دو ہیں ایک تو یہ کہ سو الاکھ بار بہیئت اجتماعی ایک مجلس میں پڑھے دوسرے یہ کہ ایک شخص تن  
ہنا اس آیت کو تین سو بار بعد نماز عشا کے تاریک مکان میں بیٹھ کر ساتھ شرائط طہارت اور استقبال  
قبلہ کے پڑھے اور پیالہ پانی کا بھر کر اپنے پاس رکھ لیوے اور لمحہ لمحہ اس پانی میں ہاتھ اپنا ڈال کر  
اپنے بدن اور منہ پر پھیرتا رہے تین روز یا سات روز یا چالیس روز اسی ترتیب سے پڑھے انتہی۔  
اور ظفر جلیل میں در ضمن دعاؤں دفع غم کے قول حضرت امام جعفر صادقؑ کا بیچ فضائل ان چاروں  
آیتوں کے خوب لکھا ہے جو چاہے سو دیکھ لے۔ ۱۲



یہ ہے کہ یہ دعا نہایت مجرب تاثیر اور کمال سریع الاثر ہے جس امر میں چاہے اس آیت سے دعا کر لے اور مشائخ اس کی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہیں اور طریقہ دعا کا انھوں نے باقسام متعددہ ذکر کیا ہے آسان تر دو طریقے ہیں ایک یہ کہ بارہ دن تک بہ نیت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہ ہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول اور آخر چند بار درود پڑھے کے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس کی قوت تاثیر میں کچھ شک نہیں اس واسطے کہ ایسا کوئی عمل نہیں کہ جس کی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح حدیث سے بھی اور مشائخ کے اقوال سے بھی سوائے اس کے قرآن میں اس کی شان میں وارد ہے۔

فَاَسْتَجِبْنَاكَ وَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ

اور جس کو شیطان باؤ لاکر ڈالے  
یعنی جس پر آسیب کا خلل ہو تو اس کے  
بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے  
وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ  
وَالْقَيْنَ اَعْلَى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا  
ثُمَّ اَنَابَ ه

اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے  
کہ اس کے کان میں سات بار اذان پڑھے  
اور سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق  
اور قل اعوذ برب الناس اور آیت الکرسی  
اور سورہ طارق یعنی والسمار والطارق اور  
سورہ حشر کی آیتیں یعنی ہواللہ الذی  
آخر تک اور سورہ صافات ساری پڑھے  
آسیب جل جاوے گا۔

اور آسیب زدہ کے واسطے یہ

وَمِنْ خَبَطِ الشَّيْطَانِ  
يَقْرَأُ فِي أُذُنِهِ الْيُسْرَى سَبْعَ  
مَرَّاتٍ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ  
وَالْقَيْنَ اَعْلَى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا  
ثُمَّ اَنَابَ ه

وَ اَيْضًا يُؤَدِّنُ فِي أُذُنِهِ  
سَبْعَ مَرَّاتٍ وَيَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ  
وَالْمُعَوِّذَاتِ وَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ  
وَالطَّارِقِ وَ اٰخِرَ سُورَةِ الْحَشْرِ  
وَ سُورَةَ الصَّفَاتِ كُلِّهَا فَاِنَّ  
الشَّيْطَانَ يَحْرَقُ -

وَ اَيْضًا يَقْرَأُ فِي أُذُنِهِ



أَفْحَسِبْتُمْ إِلَىٰ آخِرِ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنُوْنَ .

أَفْحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ  
عِبَادًا وَآتَيْنَاكُمْ إِلَيْنَا لَتُرْجَعُونَ  
فَتَعَالَىٰ اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ  
إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ وَ  
مَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ  
لَا بُرْهَانَ لَهُ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ  
عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ  
الْكَافِرُونَ ه وَ قُلْ رَبِّ اغْفِرْ  
رُحْمًا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ه  
وَإِيضًا يَقْرَأُ عَلَىٰ مَاءٍ طَاهِرٍ  
الْفَاتِحَةَ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَخَمْسَ  
آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ النُّجُومِ  
وَيُرْسُطُ بِهِمْ وَجْهًا فَإِنَّهُ يُفِيقُ  
وَإِذَا أَحْسَسَ بِالْجَنِّيِّ فِي مَكَانٍ  
فَرَسَّ ه مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فِي  
نَوَاحِي الْمَكَانِ فَإِنَّهُ لَا يَعُودُ  
إِلَيْهِ .

بھی عمل ہے کہ اُس کے کان میں آخر سورہ  
مؤمنوں کی یہ آیتیں پڑھے۔

کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا  
ہے اور تم ہماری طرف نہ لوٹانے جاؤ گے۔  
اللہ پادشاہ برحق بلند ہے (شُرک وغیرہ سے)  
اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ ہر شے  
کریم کارب ہے اور جو اللہ کے سوا کسی اور معبود  
کو پکارے جسکی اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو  
تو اس کا حساب اسکے رب کے پاس ہوگا کہ وہ کافروں کو  
فلاح یاب نہیں کرتا۔ آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے رب  
مغفرت اور رحم فرما کہ تو ارحم الراحمین ہے۔

اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل

ہے کہ پاک پانی پر سورہ فاتحہ اور  
آیۃ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورہ  
جن کی پڑھے اور اُس پانی کا اُس کے  
منہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش میں آجائے  
گا اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہو تو  
اُسی پانی سے اُس مکان کی نواحی میں  
چھینٹے مارے تو وہاں پھر نہ آدے گا۔

مترجم کہتا ہے سورہ جن کی آیات مذکورہ یہ ہیں۔

عَمَلٌ سَيِّبُ زَوْجٍ بَرَّاءٍ دَفَعَ جَنَازَتَهُ | قُلْ أُذِجِي إِلَىٰ آتِهِ اسْتَمَعَ نَفَرٌ  
مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ

اے نواحی یعنی اطراف ۱۲



وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا هـ وَآتَتْكَ تَعَالَى جِدًّا رَبَّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً  
وَلَا وَلَدًا هـ وَآتَتْكَ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا هـ وَأَنَا ظَنَنْتَا  
أَنْ لَنْ تَقُولَ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا هـ

اور واسطے قریب ہونے شیطان  
کے گھر سے اور ان کے پتھر پھینکنے کے لئے  
یہ آیت پڑھے إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ  
كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا هـ فَمَهْلِ  
الْكُفْرَيْنِ أَمْ هَلُمُّهُمْ رَوَيْدًا  
چار لوہے کی کیلوں پر ہر کیل پر پچیس  
پچیس بار پھر ان کو گھر کے چاروں کونوں  
میں ٹھونک دے۔

اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہے کہ  
اصحاب کہف کے نام گھر کی دیواروں میں  
لکھے۔

اور عقیمہ یعنی بانجھ عورت کے واسطے  
ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ  
آیت لکھے۔ وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ  
بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِعَتْ بِهِ الْأَرْضُ  
أَوْ خَلِّمَ بِسَاءِ الْمُؤْتَىٰ بَلَدًا لِلَّهِ الْأَمْرُ  
جَمِيعًا هـ پھر اس تعویذ کو اس کی گردن میں  
باندھے اور یہ بھی عقیمہ کے واسطے ہے کہ  
چالیس لوگوں پر سات سات بار اس آیت  
کو پڑھے۔

وَلِنَمَامِ الشَّيْطَانِ بِالْبَيْتِ  
وَرَمِيهِمْ بِالْحِجَارَةِ يَقْرَأُ هَذِهِ  
الْآيَاتِ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا  
إِلَى رُؤَيْدًا هـ عَلَىٰ أَرْبَعَةٍ مَسَامِيرَ  
عَلَىٰ كُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَعِشْرِينَ  
مَرَّةً ثُمَّ يَدْفِنُهَا فِي أَرْبَعَةِ  
أَطْرَافِ ذَلِكَ الْبَيْتِ -

برائے دفع جن از خانہ | وَإِضًا يَكْتُبُ  
اسْمَهُ أَصْحَابِ الْكَهْفِ فِي جُدْرَانِ  
الْبَيْتِ -

بانجھ پن دور کرنے کیلئے | وَلِلْعَقِيمَةِ  
يَكْتُبُ هَذِهِ الْآيَةَ فِي رَقِيٍّ  
الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ  
الْوَرْدِ ثُمَّ يُعَلِّقُ فِي عُنُقِهَا  
وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ  
الْجِبَالُ إِلَىٰ جَمِيعًا وَإِضًا يَقْرَأُ  
عَلَىٰ أَرْبَعِينَ قَرْنًا عَلَىٰ كُلِّ  
وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ كَطَلْمَتٍ  
إِلَىٰ نُورِهِ تَأْكُلُ كُلُّ كُلِّ يَوْمٍ وَاحِدًا



اور ایک لونگ کو ہر دن کھاوے اور شروع کرے  
حیض کے غسل کے ہونے سے اور ان دنوں  
میں اس کا زوج اس سے صحبت کرتا رہے۔

وَابْتَدَأَتْ مِنْ وَاَقْتِ  
فَرَاغَتْهَا مِنْ غُسْلِ  
الْمَحِيضِ وَ يُوَاقِعُهَا زَوْجُهَا  
فِي تِلْكَ الْاَيَّامِ -

اَوْ كَطُّمَاتٍ فِي بَحْرِ لُجِّي يَغْشَاهُ  
مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ  
سَحَابٌ ظَلَمْتُ بَعْضُهَا  
فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهُ  
لَمْ يَكِدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ  
اللَّهُ لِنُورِ اَفْئَالِكُمْ مِنْ نُورِهِ

ف۔ مولانا نے فرمایا اور شرط اس عمل کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو کھائے اور اس پر پانی نہ پئے۔

برائے اسقاط جنین | اور جو عورت بچہ  
اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تا گاسم کارنگا اس  
کے قد کے برابر لے اور اس پر نوگرہیں لگاؤ  
اور ہر گرہ پر وَاَصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ  
اِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ  
وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ  
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ  
هُم مَّحْسِنُوْنَ ۝ اور قل يا ايها  
الكافرون پڑھے اور پھونکے۔

برائے دروزہ | اور جس عورت کو دروزہ  
یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے  
تو پرچہ کاغذ میں یہ آیت لکھے: وَالْقَت

وَالَّتِي تَمْلِصُ جَنِينَهَا  
يَا خُذْ خَيْطًا مَّعْصُفًا عَلٰى  
مِقْدَارِ طُولِهَا وَ يَعْقِدْ عَلَيَّهَا  
تِسْعَ عُقَدٍ يَنْفُثُ فِي كُلِّ مِّنْهَا  
وَ اَصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ  
اِلَىٰ مُحْسِنُوْنَ ۝ وَقُلْ يَا اَيُّهَا  
الْكٰفِرُوْنَ اِلَىٰ اٰخِرِهَا -

وَالَّتِي ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ يَكْتَبُ  
فِي رُقْعَةٍ وَاَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ  
وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ اِهْيَا



أَشْرَاهِيًا وَيُلْفُ الرُّقْعَةَ فِي  
 ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَيُعَلِّقُهَا فِي فِجْدِهَا  
 السُّرْمَى فَإِنَّهَا تَلِدُ سُرِيْعًا قُلْتُ  
 حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ الدَّرِّ الْمَنْشُورِ  
 عَنِ الْأَعْمَشِ أَنَّ هَذِهِ الْكَلِمَةُ  
 دُعَاءُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ  
 يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا حَيُّ  
 بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ -

مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ هِ وَأَذِنْتَ لِرَبِّهَا  
 وَحَقَّقْتُ هِ إِهْيَا أَشْرَاهِيًا أَوْ رَسِ  
 پرچے کو پاک کپڑے میں پیٹے اور اُس کی  
 بائیں ران میں باندھے تو وہ جلد جئے گی  
 میں کہتا ہوں مجھ کو یاد ہے جلال الدین سیوطی  
 کی کتاب درمنثور سے بروایت اعمش رضی  
 یہ کلمہ یعنی إِهْيَا أَشْرَاهِيًا جَابِ مُوسَى عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ کی دعا ہے معنی اُس کے یہ ہیں کہ اے  
 زندہ قبل ہر چیز کے اور اے زندہ بعد ہر چیز کے

ف۔ مترجم کہتا ہے إِهْيَا بِكسر همزة وَأَشْرَاهِيًا بفتح همزة وشين لفظ يوناني

یعنی وہ ازلی کہ کبھی اُس کو زوال نہیں اور شْرَاهِيًا کہنا بدون همزة کے خطاب ہے بزعم  
 علمائے یہود کے کذافی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورۃ سے حقت تک  
 شیرینی پر پڑھے اور حاملہ کو کھلاوے تو بھی جلد جئے۔

برائے زرنے کہ فرزند زینہ زرايد اور جو  
 عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جیتی ہو تو حمل  
 پر تین مہینے گزرنے سے پہلے ہرن کی جھلی  
 پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو کھجے  
 اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا  
 تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَ  
 كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَ اللَّهِ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ  
 الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِمُ  
 اور اس آیت کو کھجے يَا زَكَرِيَّا إِنَّا  
 نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ

وَالَّتِي لَا تَلِدُ إِلَّا أُنْثَىٰ يَكْتُبُ  
 قَبْلَ أَنْ يَمْضِيَ عَلَى الْحَبْلِ ثَلَاثَةٌ  
 أَشْهُرٍ عَلَى رِقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ  
 وَمَاءِ الْوَرْدِ هَذِهِ الْآيَةُ اللَّهُ  
 يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ  
 الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ  
 عِنْدَ اللَّهِ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ  
 وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِمُ  
 وَهَذِهِ الْآيَةُ يَا زَكَرِيَّا إِنَّا  
 نُبَشِّرُكَ الْآيَةَ نَسَمٌ يَكْتُبُ بِحَقِّ



مَرِيَمَ وَعِيسَى ابْنَا صَالِحًا طَوِيلَ  
الْعُمْرِ يَحَقِّ مُحَمَّدًا وَآلِهِ -

وَ أَخْبَرَنِي مَنْ اَثَقَ بِهِ  
لِلْبِقْلَةِ لَا يَعِيشُ لَهَا وَ كَدُّ  
يَا حُذْنَا نُحْوَاهُ وَ الْفِطْلَ الْأَسْوَدَ  
وَ يَقْرَأُ عَلَيْهِمَا عِنْدَ ظَهْرِ  
يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ اَرْبَعِينَ مَرَّةً سُورَةَ  
الشَّمْسِ بَدَأُ كُلَّ مَرَّةٍ بِالصَّلَاةِ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَ يَخْتِمُ بِهَا تَأْكُلُهَا الْمَرْأَةُ كُلَّ  
يَوْمٍ مِنْ حَمْلِهَا إِلَى فِطَامِ  
الْوَلَدِ -

وَ أَخْبَرَنِي أَيْضًا لَلَّتِي لَا تَلِدُ  
إِلَّا اُنْثَى أَنْ يَخُطَّ خَطًّا مُسْتَدِيرًا  
عَلَى بَطْنِهَا سَبْعِينَ مَرَّةً فِي كُلِّ  
مَرَّةٍ يَقُولُ مَعَ اِدَارَةِ الْاِصْبَعِ  
يَا مَتِينُ -

ثُمَّ نَعُودُ إِلَى الْكَلَامِ الْأَوَّلِ  
فَنَقُولُ مِنْ نِلْكَ الْعَزَاءِ عِيسَى

بَجَعَلْنَاكَ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا هَمْ يَكْفِي  
بِحَقِّ مَرِيَمَ وَعِيسَى ابْنَا صَالِحًا  
طَوِيلَ الْعُمْرِ يَحَقِّ مُحَمَّدًا وَآلِهِ -  
پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھے رہے۔  
برائے زلے کہ فرزندش نہ زید | اور اس

شخص نے جس پر مجھ کو اعتماد ہے خبر دی کہ  
جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو  
اجوائن اور کالی مرتج لے دونوں چیزوں پر  
دو شنبے کے دن دوپہر کو چالیس بار سورہ  
والشمس پڑھے ہر بار دود پڑھ کر شروع  
کرے اور اسی پر ختم کرے اس کو ہر روز  
عورت کھایا کرے حل کے دن سے لڑکے  
کے دودھ چھڑانے تک۔

ایضاً برائے فرزند زینہ | اور یہ بھی اسی  
شخص معتمد نے مجھ کو خبر دی کہ جو عورت  
سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اس کے  
پیٹ پر گول لکیر کھینچے ستر بار بار انگلی  
کے پھرنے کے ساتھ یا مَتِينُ کہے۔

اعمال برائے چشم زخم ساحرہ کہ | پھر ہم رجوع  
در ہندی ڈان و ٹھیا گویند کرتے ہیں پہلے

۱۱ مقلاتہ بالکسر زنی کہ فرزندش نہ زید ۱۲ ص

۱۲ گول لکیر یعنی دائرہ ۱۲



لِلصَّبِيِّ الَّذِي أَصَابَهُ عَيْنٌ  
عَائِنَتِي يَخْطُ خَطًّا مُسْتَدِيرًا  
يَا سِكِّينَ وَهُوَ يَفْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ  
وَهَذِهِ الْآيَاتِ وَقُلْ جَاءَ  
الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ  
كَانَ زَهُوقًا وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ  
بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ  
وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ  
بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ  
لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ  
الْمُجْرِمُونَ هُوَ يَمْحُو اللَّهُ الْبَاطِلَ  
وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ  
بِذَاتِ الصُّدُورِ ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ  
بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ  
كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ  
لَا مَسَئَةَ يَا حَفِيفُ يَا رَقِيبُ يَا وَكِيلُ  
يَا كَفِيلُ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ج  
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ هُوَ يَرْكُزُ  
السِّكِّينَ فِي وَسْطِ الدَّائِرَةِ  
وَيَقُولُ رَكَزْتُهَا فِي قَلْبِ  
الْعَائِنَةِ ثُمَّ يَسْتُرُهَا تَحْتِ  
صَحْفَةِ اذْقَعِبِ.

کلام کی طرف تو کہتے ہیں ان ہی عزیمتوں سے  
یعنی جن کی والدہ ماجدہ سے اجازت ہے یہ عمل  
ہے اس لڑکے کے واسطے جس کو نظر لگانے  
والی عورت کی نظر لگ گئی اس عورت کو  
ڈان اور ٹنھیا بھی کہتے ہیں ایک گول لکیر  
چھری سے کھینچے آیت الکرسی اور ان آیتوں  
کو پڑھتے ہوئے: وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ  
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ  
زَهُوقًا وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ  
وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ هُوَ يُرِيدُ  
اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ  
وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ هُوَ يَحِقُّ  
الْحَقَّ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ  
الْمُجْرِمُونَ هُوَ يَمْحُو اللَّهُ الْبَاطِلَ  
وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ  
عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ - پھر یہ  
دعا پڑھے: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ  
التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ  
وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَا مَسَئَةَ يَا حَفِيفُ  
يَا رَقِيبُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ فَسَيَكْفِيكَهُمُ  
اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ہ پھر چھری  
کو کنڈل کے اندھا گارے اور کھے کہ میں نے

چھری ٹھونک دی نظر لگانے والی کے دل میں پھر اس کو ڈھک دے رکابی کے نیچے یا تعب



کے نیچے یعنی طباق کے نیچے۔

برائے چشم زخم | اور یہ بھی ہے کہ جو  
نظر لگانے والے یا جادوگر کو کہے یا فلانے  
اور اُس کا نام لے کر پکارے نظر لگانے کے  
وقت یا اُس وقت جب خود اُس کا ذکر  
کرے تو اُس کا اثر باطل ہو جائے گا۔

برائے چشم زخم | اور یہ بھی ہے کہ جب  
نظر لگانا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جاوے  
تو اس کے منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں  
پانوں اور اُس کی شرمگاہ کو دھونے کو کہے  
ایک برتن میں اور اُس پانی کو اُس پر چھڑکے  
جس کو نظر لگی تو اُسی دم اچھا ہو جاوے میں  
کہتا ہوں امام مالک نے موطا میں روایت  
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر  
لگانے والے کو اسی طرح کے مانند حکم کیا یعنی شرمگاہ  
وغیرہ کے دھونے کا۔

وَإِيضًا مَنْ قَالَ لِلْعَائِنِ  
أَوِ السَّاحِرِ يَا فُلَانُ وَدَعَاهُ  
بِاسْمِهِ وَقَتَّ حِكَايَتَهُ عَنْ  
نَفْسِهِ بَطَلَ عَمَلُهُ

وَإِيضًا إِذَا تَحَقَّقَ الْعَيْنُ  
وَالْعَائِنُ أَمْرًا أَنْ يَغْسِلَ وَجْهَهُ  
وَذِرَاعَيْهِ وَرِجْلَيْهِ دَاخِلَةً  
إِذَا رِيحَ فِي إِثْنَاءِ وَصَبَّ ذَلِكَ  
الْمَاءَ عَلَى الْمَعْيُونِ بَرَاءً مِنْ  
سَاعَتِهِ قُلْتُ أَخْرَجَ مَا لَكَ  
فِي الْمُوْطَأِ أَمْرًا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ لِعَائِنٍ قَرِيبًا مِنْ  
هَذِهِ الْكَيْفِيَّةِ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی  
اور جب کوئی تم سے دھلاوے تو دھودو یعنی اگر دفع نظر کے واسطے کوئی تم سے درخواست  
کرے کہ منہ وغیرہ دھو دیجئے تو دھو دینا چاہیے کہ شاید تمہاری ہی نظر لگ گئی ہو اس  
کا بُرا ماننا عبث ہے اور روایت ہے کہ عثمان نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا  
اس کی ٹھوڑی میں کالا ٹیکا لگا دو کہ اس کو نظر نہ لگے۔

لہ کالامیکا لڑکوں کے واسطے دفع نظر کے اثر سے ترمذی میں ثابت ہے ۱۲



مترجم کہتا ہے کہ یہ جو لوگ کے کالائیکال گادیتے ہیں معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہیں ہے واللہ اعلم۔

وَإَيْضًا ذُرْعٌ مِنْ خَيْطِ طَاهِرٍ ثَلَاثًا أذْرَعًا وَاتْرُكْنَا عِنْدَ  
مَنْ يَحْفَظُهَا ثُمَّ اقْرَأْ هَذِهِ الْعَزِيمَةَ عَلَى الْمَعْيُونِ ثُمَّ أذْرَعًا ثَانِيًا  
فَإِنَّ زَادَ أَوْ نَقَصَ فَهُوَ مَعْيُونٌ فَكِّرِ الْعَمَلَ ثَلَاثًا يَذْهَبُ أَثَرُ الْعَيْنِ  
بِسْمِ اللَّهِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ ثَلَاثَ  
مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُولُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانِ بْنِ  
فُلَانَةَ أَوْ فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانَةَ بِعِزِّ اللَّهِ وَبِنُورِ عَظَمَتِهِ وَجَبَّ  
اللَّهُ بِمَا جَرَى بِهِ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِلَى خَيْرٍ خَلَقَ اللَّهُ مُحَمَّدًا  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَيْنُ  
الَّتِي فِي فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ أَشْرَاهِيَا بَرَاهِيَا أذْ وَنِيَا أَضْيَاتُ  
إِلَّا شَذَايَ عَزَمْتُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ  
بِحَقِّ شَهْتِ بَهْتِ انْتَهَتْ ياقنطاع النجا بالكذبي لا يقوى عليك  
أرض ولا سماء بن أحر جي يا نفس السوء من فلان بن فلانة كما  
أخرج يوسف من المضيق وجعل موسى في البحر طريقتي والآفانت  
بريئة من الله تعالى والله تعالى برئ منك أخرجني يا نفس السوء  
من فلان بن فلانة بالف ألف قل هو الله أحد ه الله الصمد ه  
لم يلد ولم يولد ه ولم يكن له كفوا أحد أخرجني يا نفس  
السوء بالف ألف لا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم ونزل  
من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنين ه لو أنزلنا  
هذا القرآن على جبل لرأيته خاشعاً متصدعاً من خشية  
الله فالله خير حافظاً وهو أرحم الراحمين ه حسبنا الله ونعم  
الوكيل ه ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم وصلى الله على



سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ -

ایضا برائے چشم زخم | اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہے کہ ایک پاک تاگاتین ہاتھ ناکاپلے اور اس کے پاس رکھ جو نظر زدہ ہے پھر یہ عزیمت یعنی عَزَمْتُ عَلَيْكَ سے آخر تک پڑھ جس پر نظر لگی ہے پھر اُس تاگے کو دوسری بار ناپ سواگر تین ہاتھ سے بڑھ جائے یا کم ہو جائے تو معلوم کر کہ اُس کو نظر لگی ہے تو اس عمل کو تین بار مکر کر نظر کا اثر دور ہوگا طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کو تین بار پڑھے اور سورۃ فاتحہ کو تین بار پڑھ کر عزیمت مذکورہ شروع کرے اور بجائے فلان بن فلانہ کے اُس کا اور اُس کی ماں کا نام لے۔

برائے مسحور و مریض | اور جس پر جادو کا

مایوس العلاج | اثر ہو اور اُس

بیمار کے واسطے جس کی بیماری نے طبیبوں

کو عاجز کر دیا ہو چینی کے سفید برتن میں

یہ اسم لکھے: یا حی حین لا حی فی دیموختہ

ملکہ وبقاٹس یا حی پھر اُس کو پانی

سے دھو کر چالیس دن پیے۔ میں کہتا ہوں

میں نے حضرت والد کو دیکھا کہ اس اسم پر

سورۃ فاتحہ زیادہ کرتے تھے۔

برائے گم شدہ | اور جس کی کوئی چیز کھوئی

جاوے پھر کہے یا حفیظ ایک سو اسی

بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت

وَلِلْمَسْحُورِ وَالْمَرِيضِ

الَّذِي اَتَمَّيَا الْاَطْبَاءَ مَرَضًا

يَكْتُبُ فِي اِنَاءٍ صِينِيٍّ اَبْيَضٍ

يَا حَيَّ حَيِّنْ لَا حَيَّ فِي دَيْمُومَةٍ

مُلْكِيٍّ وَبِقَاتِيٍّ يَا حَيُّ فَيَمْحُوهُ

بِالْمَاءِ وَيَشْرَبُ اِلَى اَرْبَعِيْنَ

يَوْمًا قُلْتُ وَرَأَيْتُ سَيِّدِي

الْوَالِدَ يَزِيدُ عَلَيَّ الْفَاتِحَةَ -

وَمَنْ ضَاعَ لَكَ شَيْءٌ فَقَالَ

يَا حَفِيظُ مِائَةً مَّرَّةً وَتِسْعَ عَشْرَ

مَرَّةً مِّنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَتَقْصَانٍ

۱۱۹ یعنی اے زندہ اس وقت کہ نہیں تھا کوئی زندہ قائم ہے تو بیچ بادشاہت ہمیشہ

اپنی کے اور بقا اپنی کے اے زندہ اچھا کر دے اس بیمار کو ۱۲



ثُمَّ قَرَأَ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكَ  
مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ إِلَى  
يَأْتِ بِهَا اللَّهُ مِائَةَ مَرَّةٍ  
وَتِسْعَ عَشْرَةَ مَرَّةٍ رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ  
ضَالَّتَهُ

وَلَمَعْرِفَةِ السَّارِقِ يَتَقَابَلُ  
اِثْنَانِ وَيُمْسِكَانِ إِلَّا بَرِيقُ  
بَيْنَهُمَا وَيَجْمَلَانِهِ بَيْنَ  
اِصْبَعَيْهِمَا السَّبَابَتَيْنِ وَيَكْتُبُ  
اسْمَ الْمُتَّهِمِ فِي الْإِبْرِيقِ وَيَقْرَأُ  
سُورَةَ يَسِّ إِلَى مِنَ الْمُكْرَمِينَ  
فَإِنْ كَانَ هُوَ الَّذِي سَرَقَ دَارَ  
الْإِبْرِيقِ فَإِنْ لَمْ يَدْرَ فَلْيَمْحُ  
اسْمُهُ وَلْيَكْتُبْ اسْمَ غَيْرِهِ  
وَهَكَذَا حَتَّى يَدُورَ قُلْتُ  
وَيَجِبُ عَلَى مَنْ اطَّلَعَ عَلَى السَّارِقِ  
بِأَمْثَالِ هَذِهِ أَنْ لَا يَجْزِمَ  
بِسَرِقَتِهِ وَلَا يُتْبِعَ فَاِحِشْتَهُ بَلْ  
يَتْبِعَ الْقَرَأَتَيْنِ فَإِنَّمَا هِيَ طَرِيقُ  
إِتِّبَاعِ الْقَرَأَتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ الْخ

يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكَ  
حَبَّتِي مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي  
صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ  
يَأْتِ بِهَا اللَّهُ مِائَةَ مَرَّةٍ  
تَوْحَقُ تَعَالَى اس کی گم ہوئی چیز کو اس کے پاس  
پھیر لاوے گا۔

برائے شناختن دزد اور چور کے پہچاننے

کے واسطے دو شخص آئے سامنے بیٹھیں اور  
بدھنی کو اپنے درمیان میں تھامے رہیں اور  
اُس کو کلمے کی دو انگلیوں سے اٹھائے رہیں  
اور جس پر چوری کی تہمت ہو اُس کا نام بدھنی میں  
لکھے اور سورۃ یس کو میں المکرمین  
تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہو گا تو بدھنی  
گھوم جاوے گی پھر اگر نہ گھومے تو اُس کا نام  
مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک  
پڑھے اور اسی طرح ہر شخص منہم کا نام لکھتا جاوے  
یہاں تک کہ گھومے میں کہتا ہوں کہ جو شخص  
یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل کرے چور پر مطلع ہو  
تو اُس پر واجب ہے کہ اُس کے چرانے پر یقین  
نہ کرے اور اُس کو بدنام نہ کرے بلکہ قرآن کی  
پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرآن کا ایک  
طریقہ ہے حق تعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل میں  
فرمایا اور نہ چھپے پڑ اُس چیز کے جس کا تجھ کو



یقین نہیں مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک  
کا سوال کیا جاوے گا۔

برائے بردہ کریمتہ اور اگر تیرا غلام

بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ اور اس

کو کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیری کوٹھری میں

دو پتھروں کے بیچ میں رکھ دے یعنی سورہ

فاتحہ اور آیتہ الکرسی کو کچھ پھر اللہم سے

یا ارحم الراحمین تک لکھ پھر یہ

آیت لکھ: اَوْ كَظَلُمْتِ فِي بَحْرٍ مَّجِيٍّ

يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ

مِّنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ مُّظْلِمَاتٌ

بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ

يَدَكَ لَمْ يَكِدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَّمْ

يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ

نُورٍ أَوْ مِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَى

يَوْمٍ يُبْعَثُونَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا

وَنَسِيَ خَلْقَهُ وَاللَّهُ مِنْ

وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ

مَجِيدٌ فِي نُوحٍ مَّحْفُوظَةٍ پھر یہ

دعا پڑھے اللہم انی اسألك سے آخر تک

وَإِذَا أَبَقَ لَكَ ابْنٌ فَانْتَبُ

فِي قِرْطَاسٍ وَاجْعَلْهُ فِي غِطَاءٍ

وَانْتُرِكْهُ فِي بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَضَعَهُ

بَيْنَ تَجْرَيْنِ وَهِيَ الْفَارِخَةُ وَ

أَيْتُ الْكُرْسِيِّ ثُمَّ انْتَبُ اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ فَاجْعَلِ

اللَّهُمَّ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا

فِيهِمَا عَلَى عَبْدِكَ فَلَانَ ابْنِ

فَلَانَةَ أَضِيقَ مِنْ خَلْقِهِ

حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ

يَا ارحم الراحمین ثم انتب

او کظلمات فی بحر الی فمالہ

من نور و من ورائہم برزخ

الی یوم یبعثون و ضرب لنا

مثلا و نسی خلقہ و اللہ من

ورائہم محیطہ بل هو قرآن

مجید فی نوح محفوظہ ثم

لہ معمول مولانا اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا یہ تھا کہ گم ہونی چیز کیلئے یا کسی کے لڑکے وغیرہ گم ہوئے کیلئے درود شریف

لکھ دیتے تھے کہ اونچی جگہ یعنی درخت یا کھنٹی وغیرہ پڑھ لکھے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل علی محمد

و علی آل محمد و بارک و سلم الف الف مرۃ و الف الف ذرۃ - ۱۲ ق



يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ  
هَذِهِ الْآيَاتِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ  
نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
وَمَحْبِبِهِ وَسَلِّمْ وَأَنْ تُرَدَّ الْعَبْدَ  
إِلَى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ  
الرَّاحِمِينَ -

وَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ يَنْجُوَ اللَّهُ  
حَاجَتَكَ فَاقْرَأْ سُورَةَ الْفَاتِحَةِ  
بِأَنْ تُوصِلَ مِنْهُمُ الْبَسْمَلَةَ بِلَامٍ  
الْحَبْدُ لِلَّهِ تَبْدَأُ مِنْ يَوْمِ  
الْأَحَدِ بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَ  
فَرْضِهِ سَبْعِينَ مَرَّةً وَالْيَوْمِ  
الثَّانِي سِتِينَ وَهَكَذَا تَنْقُصُ  
كُلَّ يَوْمٍ عَشْرَةً حَتَّى يَكُونَ يَوْمَ  
السَّبْتِ عَشْرَ مَرَّةٍ -

وَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَرَى فِي  
مَنَامِكَ مَا فِيهِ مَخْرَجٌ مِمَّا أَنْتَ  
فِيهِ مِنَ الضِّيقِ فَتَوَضَّأْ وَالْبَسْ  
ثِيَابًا طَاهِرَةً وَنَمْ مُسْتَقْبِلَ  
الْقِبْلَةِ عَلَى يَمِينِكَ وَاقْرَأْ  
وَالشَّمْسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَاللَّيْلِ  
سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

ترجمہ:۔ الہی میں تجھ سے ان آیات کے وسیلہ  
سے تیرے نبی محمدؐ اور انکی آل و اصحاب پر  
نزول رحمت و سلامتی کی درخواست کرتا ہوں  
کہ اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے اس  
فرار شدہ غلام کو اس کے آقا کے پاس  
پہنچا دے۔

**برائے انجام حاجت** اور جب تو چاہے  
کہ حق تعالیٰ تیری مراد بر لاوے تو سورہ فاتحہ  
کو پڑھ اس طرح کہ بسم اللہ الرحمن  
الرحیم کی میم کو الحمد للہ کے لام سے  
ملاوے کیشنبے کے دن سے فجر کی سنت ال  
فرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار  
اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ بار اور  
تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز  
دس دس بار کرتا جاوے یہاں تک کہ سب  
کے دن دس بار پڑھے۔

**طریقہ استخارہ** اور جب تو چاہے کہ اپنے  
خواب میں وہ حال دیکھے جس میں تیری خلاص  
ہے اس تنگی سے جس میں تو مبتلا ہے تو وضو  
اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی کروڑ  
پر لیٹ اور سورہ والشمس کو سات بار اور  
سورہ واللیل کو سات بار اور قل هو اللہ  
سات بار پڑھ اور دوسری روایت میں قل هو اللہ



کے عوض سورہ والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہے۔ پھر یوں کہے خداوند مجھ کو میرے خواب میں ایسا اور ایسا دکھلا دے اور میرے اس حال میں کسادگی اور خلاصی کر دے اور میرے خواب میں وہ چیز دکھا دے جس سے میں اپنی دعا کے قبول ہو جانے کو درپا کر جاؤں تو اگر تو اسی رات وہ چیز خواب میں دیکھے جس کو تو چاہتا ہے تو خوب ہوا اور نہیں تو اسی طرح دوسری رات کر سو اگر مطلب حاصل ہو فہو المراد اور نہیں تو تیسری رات بھی اسی طرح کر ساتویں رات تک انشاء اللہ تعالیٰ ساتویں کے آگے نہ بڑھے گا کہ حال کھل جائے گا اس

سَبْعَ مَرَّاتٍ وَفِي رِوَايَةٍ بَدَلُ  
قُلْ هُوَ اللَّهُ سُورَةُ التَّيْنِ  
سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْ اللَّهُمَّ  
ارِنِي فِي مَنَامِي كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ  
لِي مِنْ أَمْرِي فَرْجًا وَمَخْرَجًا  
وَأَرِنِي فِي مَنَامِي مَا أَسْتَدِلُّ  
بِهِ عَلَى إِجَابَةِ دَعْوَتِي فَإِنْ  
رَأَيْتَ مَا يَسُرُّكَ وَإِلَّا فَا فَعَلْ  
مِثْلَ ذَلِكَ فِي اللَّيْلِ الثَّانِيَةِ  
فَإِنْ رَأَيْتَ وَإِلَّا فِي الثَّلَاثَةِ إِلَى  
السَّابِعَةِ لَا يَعْدُ وَهَذَا الْأَمْرَانِ  
مِنْ شَاءِ اللَّهِ تَعَالَى جَرَّبَهَا جَمَاعَةٌ  
مِنْ أَصْحَابِنَا -

عمل کا ہمارے صحبت والوں نے تجربہ کیا ہے۔

رُقِيَّةُ الْمُحْمُومِ ان يَكْتُبْ وَيُعَلِّقْ عَلَى عَصِدٍ يَبْرَأُ سِرِّيَعًا بِذَنْ  
اللَّهِ تَعَالَى بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَبْرَاءُ مِنْ اللَّهِ الْعَزِيزِ  
الْحَكِيمِ إِلَى أُمِّ مِلْدَمِ بْنِ النَّبِيِّ تَأْكُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَهْتَمُّ  
الْعَظْمَ أَمَا بَعْدُ يَا أُمَّ مِلْدَمِ إِنَّ كُنْتِ مُؤْمِنَةً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كُنْتِ يَهُودِيَّةً فَبِحَقِّ مُوسَى الْكَلِيمِ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنْ كُنْتِ نَصْرَانِيَّةً فَبِحَقِّ الْمَسِيحِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ  
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنْ لَا أَكَلْتِ يَفْلَانَ بْنِ فُلَانَةَ لَحْمًا وَلَا شَرِبْتِ  
لَدَمًا وَلَا هَشَمْتِ لَسًا عَظْمًا وَتَحَوَّلِي عَنْهُ إِلَى مَنْ اتَّخَذَ مَعَ اللَّهِ  
إِلَهًا آخَرَ إِلَّا السَّادَةَ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَإِلَّا فَانْتِ بِرَبِّئْتِ مِّنْ



اللّٰهُ تَعَالٰی وَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِرِسْمِ مَنْكَ وَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ لِعَمِّ الْوَكِيْلُ  
 وَ لَاحْوَلُ وَ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا  
 مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ وَ صَحْبِهِ وَسَلَّمَ -

افسوںہائے تپ | جس کو تپ آتی ہو اس کا افسوں یہ ہے کہ ایک کاغذ میں  
 لکھے اور اس کے بازو میں باندھے جلد اچھا ہو جاوے گا اللہ تعالیٰ کے حکم سے بسم اللہ  
 سے آخر تک لکھے۔

ف - اُمِّ مِلْدَمِ عَرَبِيٍّ زَبَانِ مِيْنِ تَپٍ كُنِيْتِ هِيَ اَوْرِيْجَائِيٌّ فُلَانِ بْنِ  
 فُلَانَةَ كَيْ مَرِيْضٍ كَا اَوْرَاسٍ كِي مَاں كَا نَامُ لَكْهِي -

اور یہ بھی عمل ہے دفع تپ کا کہ  
 ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورہ مجادلہ  
 تین بار پڑھے تپ ولے پر۔

وَ اَيْضًا يَقْرَأُ كُلَّ يَوْمٍ بَعْدَ  
 صَلَاةِ الْعَصْرِ سُورَةَ الْمَجَادِلَةِ  
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

وَلِيْمَنْ بِهَا اِنْخَازِيْرِيْعَقِدُ عَلٰی سَيْرِ مِيْنِ الْاَدِيْمِ عَلٰی مِقْدَارِ طُوْلِ  
 الْمَرِيْضِ اِحْدٰى وَ اَرْبَعِيْنِ عَقْدَةً يَنْفُثُ فِيْ كُلِّ عَقْدَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ  
 الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِنُوْرِ اللّٰهِ وَ قُدْرَةِ اللّٰهِ وَ قُوَّةِ اللّٰهِ وَ عَظَمٰتِ  
 اللّٰهِ وَ بُرْهٰنِ اللّٰهِ وَ سُلْطٰنِ اللّٰهِ وَ كَنْفِ اللّٰهِ وَ جَوٰرِ اللّٰهِ وَ اٰمٰنِ اللّٰهِ  
 وَ حِرْزِ اللّٰهِ وَ صُنْعِ اللّٰهِ وَ كِبْرِيَا اللّٰهِ وَ نَظْرِ اللّٰهِ وَ بَهَاءِ اللّٰهِ وَ جَلٰلِ اللّٰهِ  
 وَ كَمٰلِ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِيْنِ شَرِيْ مَا اَجِدُ -  
 برائے خنازیر | اور جس کی گردن میں کٹھنہ مالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے

اے معمول مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ اور مولانا اسحق رحمہ اللہ کا تپ کے دفع کے لیے  
 یہ تھا کہ گلے میں باندھنے کے لئے یہ لکھ دیتے تھے، قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا  
 عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ ؑ اور پینے کے لئے بیماری دفع ہونے کے لئے سَلَامٌ قَوْلًا  
 مِّنْ رَبِّ رَجِيْمٍ ؑ



قد کے برابر ہوا کتابیں گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ سے آخر تک۔  
 وَبِسْمِ ظَهْرَتُ عَلَى بَدَنِي الْحُمْرَةُ يُرْقِيهِ بِهَذَا الدُّعَاءِ  
 سَبْعَ مَرَّاتٍ وَيُشِيرُ بِالسِّكِّينِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ  
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ  
 الْحَكِيمِ الْكَرِيمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ بِعِزَّتِهِ  
 اللَّهُ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ أَيَّتُهَا الْحُمْرَةُ جَاءَ تِلْكَ جُنُودٌ  
 مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ أَيَّتُهَا الرِّيحُ أَجِيبِي دَاعِيَ اللَّهِ وَمَنْ  
 لَمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَمَا لَهُ مِنْ مَلْجَأٍ وَمَا لَهُ مِنْ ظَهْرٍ  
 بِسْمِ اللَّهِ وَبِالْتَّنَاءِ الطَّيِّبِ عَلَى اللَّهِ اللَّهُ يَكْفِيكَ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ  
 مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ كُلِّ آفَةٍ تَعْتْرِيكَ لِأَحْوَالٍ وَلَا قُوَّةَ  
 إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَ  
 أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا بِرَحْمَتِهِ وَهُوَ أَرْحَمُ  
 الرَّاحِمِينَ۔

برائے سرخ بادہ اور جس کے بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو وہ افسوس کرے اس  
 دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے کے وقت چھری سے  
 وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے۔

وَمِنْ يَشْكُو بَصْرَهُ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ فَكَشَفْنَا عَنْكَ  
 غِطَاءَكَ فَبَصُرَكَ الْيَوْمَ حَيْدُ يَدِهِ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ۔  
برائے ضعف بصر اور جو ضعف بصارت سے نالاں ہو وہ یہ آیت  
 پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے۔ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصُرَكَ  
 الْيَوْمَ حَيْدُ يَدِهِ

برائے صرع اور جو مرگی میں مبتلا ہو  
 تو تانبے کی ایک تختی لے سو اس میں کیشنبہ

وَمِنْ ابْتَلَى بِالصَّرَعِ  
 يَا خُذْ لَوْحًا مِنَ التُّحَاكِسِ



فَيَنْقُشُ فِيهَا أَوَّلَ سَاعَتِي مِّنْ  
 يَوْمِ الْآخِرِ فِي طَرْفٍ مِّنْهُ يَا  
 قَهَّارُ أَنْتَ الَّذِي لَا يُطَاقُ  
 انْتِقَامُهُ يَا قَهَّارُ وَفِي الطَّرْفِ  
 الْآخِرِ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ  
 عَنِّي بِقَهْرٍ عَزِيزٍ سُلْطَانُهُ  
 يَا مُذِلَّ وَاللَّهِ الْمَوْفِقُ وَالْمُعِينُ

کی پہلی ساعت میں اُس تختی کے ایک  
 طرف یہ کھدوادے : يَا قَهَّارُ أَنْتَ  
 الَّذِي لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهُ يَا  
 قَهَّارُ اور دوسری طرف یہ کھدوادے  
 يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِّي بِقَهْرٍ  
 عَزِيزٍ سُلْطَانُهُ يَا مُذِلَّ اور  
 اللہ توفیق دینے والا ہے اور مددگار یعنی  
 اعمال کا اثر توفیق اور اعانت ربانی پر  
 منحصر ہے۔



## نویں فصل

## آداب و شرائط عالم ربانی کا بیان

مصنف قدس سرہ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونوں سے کامل ہے اُس کے آداب اس فصل میں ارشاد کئے۔

حق تعالیٰ نے فرمایا سو کیوں نہیں نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کریں اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی سے ڈراویں جب اُن کی طرف پلٹ جاویں شاید وہ پرہیز کریں نافرمانی سے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَولا نَفَر  
مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ  
لَيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلَيُنذِرُوا  
قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ  
لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝

ف۔ مولانا نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیے کہ اپنی نہایت سعی اور عمدہ غرض فقہت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا اُن کا ہٹھراویں۔ اور ڈرانے کو اس واسطے خاص کر ذکر فرمایا نہ مزہدہ رسائی کو ڈرانا اہم ہے رہنمائی سے اور اس آیت میں دلیل ہے اس پر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہے یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور گائوں میں چند لوگوں پر علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگوں کو سکھانا ضرور ہے اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین سیکھنے سے یہ غرض ہے کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگوں کو دین پر لاوے اور یہ نہیں کہ اپنے علم کے گھنڈے سے لوگوں کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف جھکاوے دنیا حاصل کرنے کو۔

مترجم کہتا ہے حکیم سنائی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا



نظم

علم کز تو ترانہ بستاند  
 نہ بدایا لعنت است برابلیں  
 بل بدایا لعنت ست کاندردین  
 الْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِي  
 يَكُونُ وَارِثَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ  
 هُوَ مَنْ يُحَافِظُ عَلَى أُمُورِهِ -

جہل ازاں علم بہ بود صد بار  
 کہ نداند ہمیں ہمیں دیار  
 علم داند بعلم نہ کند کار  
 عالم ربّانی اور فقیہ حقانی جو انبیاء اور  
 مرسلین کا وارث ہے وہ ہے جو محافظت  
 کرے چند امور پر -

ازاں جملہ مصنف حقانی نے پانچ امر یہاں بیان فرمائے۔

مِنْهَا أَنْ يُدْرَسَ الْعِلْمُ مِنَ  
 التَّفْسِيرِ وَالحَدِيثِ وَالفِقْهِ وَ  
 السُّلُوكِ وَالعَقَائِدِ وَالتَّحْوِ  
 وَالصَّوْفِ لَيْسَ لَهَا أَنْ تَشْغَلَ  
 بِالْكَلَامِ وَالأَصُولِ وَالمَنْطِقِ  
 قَالَ اللهُ تَعَالَى هُوَ الَّذِي بَعَثَ  
 فِي الأُمَمِينَ رُسُلًا مِنْهُمْ يَتْلُوا  
 عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ  
 وَيُعَلِّمُهُمُ الكِتَابَ وَالحِكْمَةَ

منجملہ اُن امور کے جن کی محافظت عالم  
 ربّانی پر ضرور ہے یہ ہے کہ پڑھاوے علم  
 کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور  
 سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے  
 اور اس کو لازم نہیں کہ علم کلام اور اصول  
 اور منطق میں مشغول رہے۔ حق تعالیٰ نے  
 سورہ جمعہ میں فرمایا کہ اللہ وہ ہے جس  
 نے بن پڑھوں میں رسول بھیجا اُن ہی میں  
 سے یعنی وہ بھی اُمّی ہے خواندہ نہیں تلاوت  
 کرتا ہے اُن پر آیات خدا کی اور پاک کرتا  
 ہے اُن کو اور سکھاتا ہے اُن کو کتاب یعنی  
 قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث -

ف۔ مصنف قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہے قرآن  
 اور حدیث میں اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے مستخرج اور مستنبط  
 ہیں کتاب اور سنت بجائے متن ہیں اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجائے شرح کے اور نحو



اور صرف اس واسطے علم دین میں شمار ہوئے کہ فہم کتاب اور سنت کا اس پر موقوف ہے اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہے۔ اس واسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہیں اور اصول سے فقہ اصول حدیث مراد نہیں اس واسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوئے تو ان کے اصول بھی علوم دینیہ میں داخل ہیں۔ مولانا نے حاشیے میں فرمایا عقائد اور کلام میں فرق یہ ہے کہ عقائد علم باللہ اور اس کی صفات اور افعال سے عبارت ہے دلائل عقلیہ سے خالص ہو کر اور اگر دلائل عقلیہ کہیں مذکور بھی ہوں تو بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور علم کلام میں تو مباحث منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہیں اور وہ یعنی کلام تو مبنی ہے مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ سے

اور تدریس میں جس کی مراعات  
وَمَا يَجِبُ فِي التَّدْرِيسِ  
مُرَاعَاتُهُ أَشْيَاءٌ شَرَحَ الْغَرِيبَ لُغَةً -  
واجب ہے چند چیزیں ہیں۔  
(۱) شرح غریب کرنا یا اعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال ہو جس کے معنی نہ مفہوم ہوتے ہوں تو اس کو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے۔  
وَالْعَوِيصِ الْمُغْلِقِ مَخْوًا  
(۲) اور جو مشکل مغلق ہو بنا بر قواعد  
مخویہ کے اسکو بیان کرے

یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچ دار کہ شاگردوں کے ذہن پر صعب ہو تو اس کو موافق صرف اور نحو کے حل کر دے۔

وَتَوْجِيهِهِ الْمَسَائِلِ بِأَنْ  
يُصَوِّرَهَا بِأَلَا مَثَلَتِ الْجُرُؤِيَّةِ  
وَيُبَيِّنَ حَاصِلَهَا -  
(۳) اور توجیہ مسائل کی اس طرح پر  
کرنا کہ اس کی صورت باندھ دے جزئی  
مثالوں سے اور ان کا حاصل بیان کرے۔

یعنی اگر کتاب میں قواعد کلیہ مذکور ہوں اور طلبہ کے ذہن میں نہ آتے ہوں تو صاف صاف عبارت سے ان کی بعضی جزئی مثالیں مذکور کرے اور خلاصہ ان کا اس طرح بیان کرے کہ مخاطبین کے ذہن میں آجاوے۔



وَتَقْرِيْبُ الدَّلَائِلِ لِتَحْصُلِ  
النِّيْجَةِ بِذُرُومِ بَعْضِ الْمَقْدِمَاتِ  
بِعْضٍ وَانْدِرَاجِ بَعْضِهَا فِي  
بَعْضٍ -

(۴) اور تقریب دلائل اس طرح پر  
کرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جائے بسبب لازم ہونے  
بعض مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے  
بعض مقدمات کے بعض میں۔

یعنی اگر کتاب میں کسی مسئلہ پر دلیل قائم ہو تو اس کے مقدمات پیچیدہ کو اس طرح  
رواں کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہے تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو  
اور اگر حملیات سے قیاس مرکب ہے تو بسبب اندراج بعض کے بعض میں نتیجہ حاصل  
ہو جاوے تقریب دلیل عبارت ہے سوق دلیل سے اس طرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو۔

(۵) اور قواعد قیود کے بیان کرنا تعریفات  
اور قواعد کلیہ میں۔

وَقَوَائِدُ الْقِيُوْدِ فِي التَّعْرِيفَاتِ  
وَالْقَوَاعِدِ الْكُلِّيَّاتِ -

یعنی تعریف اور قواعد میں ہر ہر قید کا فائدہ بیان کرے تا حد جامع اور مانع  
غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلانی قید اس واسطے مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی صورت  
نکل جاوے جو معرف کے افراد میں نہیں ہے مثلاً کلمے کی تعریف میں لفظ اس واسطے  
مذکور ہوا کہ ذوال اربع سے احتراز ہو جاوے اس واسطے کہ وہ کلمے کے افراد میں نہیں  
اور اسی طرح سے قواعد کلیہ میں چنانچہ علم اصول میں یوں کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب  
العمل نہیں تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہو گیا جیسے سعید بن المسیبؓ کے  
مراسیل امام شافعیؒ کے نزدیک واجب العمل ہیں کذا فی الحاشیۃ العزیزیتہ۔

(۶) اور تقسیمات میں وجوہ حصہ کے بیان کرنا

وَوُجُوْهُ الْحُصْرِ فِي التَّقْسِيْمَاتِ -

یعنی بحسب استنقار یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ میں منحصر ہے۔

(۷) اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسے

وَدَفْعُ الشَّبَهَاتِ الظَّاهِرَةِ  
كَخْتَلِفَيْنِ يُرَىٰ لَهُمَا مُشْتَبِهَاتَانِ

دو مختلف مذہب یا توجیہ یا عبارت کا مشتبہ

۱۷ یعنی خطوط اور اشارات اور منارے میلوں کے اور عقود یعنی انگلیوں سے گننا ۱۲



أَوْ مُشْتَبِهَيْنِ يُرَى أَنَّهُمَا  
مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاهِبِ وَ  
التَّوْجِيهَاتِ وَالْعِبَارَاتِ -

خیال میں آنا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ  
کو مختلف گمان کرنا۔

یعنی اگر دو مذہب یا دو توجیہیں یا دو عبارتیں اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب  
جو فی الحقیقت مخالف اور مختلف ہیں وہ ظاہر میں مشتبہ معلوم ہوتے ہوں تو دونوں میں  
بتقریر واضح فرق بیان کرے اس کو تفریق ملتبسین کہتے ہیں اور دو مشتبہ کو مختلف  
گمان کرے تو اس کے حل اختلافات کو تطبیق مختلفین بولتے ہیں خواہ اختلاف دونوں  
کا بدلتن مطابق ہو یا ایک مطابق اور دوسرا ضمنی یا التزامی۔

وَكَلُّهُمْ مَا يَمْتَنِعُ فِي التَّعْرِيفَاتِ  
كَاسْتِدْرَاكِ وَذِكْرِ الْأَخْفَى وَ  
السَّبْرَاهِينِ كَجُزَيْيَةِ الْكُبْرَى  
وَسَلْبِ الصَّغْرَى -

اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ لازم  
آنا اس کا جو تعریفات میں ممتنع ہے جیسے  
استدراک اور خفی ترکا ذکر کرنا و علیٰ ہذا القیاس  
عدم جمع و منع یا لازم آنا اس کا جو براہین میں  
ممتنع ہے۔ چنانچہ جزئی ہونا کبریٰ کا اور سالبہ  
ہونا صغریٰ کا۔

مترجم کتنا ہے استدراک عبارت ہے اس لفظ سے جو کلام میں زیادہ ہو بلافاہ  
اور تعریف میں اخفی کا لانا چنانچہ نار کی تعریف میں کہنا اسطقتس فوق الاسطقتسا۔

أَوْ قَادِحٍ فِي اللَّزُومِ وَالْإِنْدِرَاجِ  
أَوْ مُخَالَفَتًا بَعِيَارَةً أَوْ خُرَى  
أَوْ يَكْلَامٍ إِمَامٍ مِّنَ الْأَيْمَتِ -

یاد دفع کرنا اس کا جو قیاس استثنائی میں  
لزم کا اور قیاس اقرانی میں اندراج کا قاح  
ہے یاد دفع کرنا مخالفت کا اس کتاب کی دوسری  
عبارت سے یا کسی امام کے کلام سے۔

وہ امام جو اس فن کے اماموں میں داخل ہے یعنی اگر مصنف کی عبارت اس کی کتاب  
کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اس فن کے امام کے مخالف ہو تو اس کی توجیہ کرنا  
چاہیے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی الرائے میں نظر آتا ہو اور اس کا



مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر نشست نہ کھاتا ہو تو اس کا دفع کرنا ضرور ہے، لہذا صرح بمصنف  
قدس سرہ فی رسالۃ آخری۔

تو عالم اپنے شاگردوں کو فائدہ تامہ  
کا افادہ نہ کرے گا جب تک ان سے ان  
امور مذکورہ کو نہ بیان کر دے پھر ان ہی امور  
پر اشنا کے درس میں آگاہ کرتا جاوے۔

فَالْعَالِمُ لَا يُفِيدُ تِلَا مِذَّتَهُ  
فَاعِدَةً تَامَةً حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ  
هَذِهِ الْأُمُورَ ثُمَّ يُدَبِّرُ عَلَيْهَا  
فِي دَرْسِهِ۔

ان قواعد مجملہ کے مواقع مخصوصہ میں شرح اور تفصیل ہوتی جاوے گی یا معقول  
محسوس ہو گیا۔

اور مجملہ ان امور کے جن کی محالیت  
عالم ربانی پر لازم ہے یہ ہے کہ اشغال طر  
کی تلقین کرے اور ہم نے ان کو بتفصیل  
تمام فصول سابقہ میں ذکر کیا ہے اور اس  
کے لئے ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جس  
میں لوگوں کے ساتھ بیٹھے ان کی طرف  
متوجہ ہو کر ان پر نسبت ڈالنے کو اس  
دوسلے کہ محبت الہی تمام نہیں ہوتی مگر  
استطاعت ممکنہ سے اور بعد اس کے  
استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی  
یعنی استطاعت میسرہ سے صحبت ہے  
اور رغبت دلانا اشغال پر قول ہے اور  
فعل سے اور دل کے تصرف سے واللہ اعلم  
اور اسی کی طرف یعنی صفائی دل برکت  
صحبت کے اشارہ ہے حق تعالیٰ کے

وَمِنْهَا أَنْ يُلْقِنَ الْأَشْغَالَ  
وَقَدْ ذَكَرْنَا هَذَا بِالتَّفْصِيلِ  
وَلَيْكُنْ لَكَ وَقْتُ يَجْبِسُ  
فِيهِ مَعَ النَّاسِ مُتَوَجِّهًا إِلَيْهِمْ  
يُلْقِي عَلَيْهِمُ السَّكِينَةَ فَإِنَّ  
مُحِبَّتَ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَنِمُّ إِلَّا بِالِاسْتِطَاعَةِ  
لِمُكِنْتِ ثُمَّ إِلَّا سِتِطَاعَةِ  
بِسْرَةٍ وَمِنْ الثَّانِيَةِ الْقُحُوبَةُ  
الْحَثُّ عَلَى الْأَشْغَالِ قَوْلًا وَفِعْلًا  
وَتَصَرُّفًا بِالْقَلْبِ وَاللَّهُ  
أَعْلَمُ وَإِلَيْهَا الْإِشَارَةُ فِي  
قَوْلِهَا تَعَالَى وَيُرْغَبُ فِيهِمْ۔



اس قول میں دُیُزِکِیْہُمَا یعنی رسول کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پاک کرتے ہیں۔  
اپنے انوار صحبت سے۔

اور منجملہ امور مذکورہ کے یہ ہے کہ لوگوں  
کا خبر گیری ہے وعظ اور نصیحت سے حق تعالیٰ  
نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ  
دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیے کہ قصہ  
گوئی سے پرہیز کرے کہ مقرر ہم کو روایت  
پہنچی ہے کتب حدیث میں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب ان  
کے بعد خبر گیری کیا کرتے تھے۔ مسلمان کی  
وعظ اور نصیحت اور ہم کو روایت پہنچی ہے  
سنن ابن ماجہ وغیرہ میں کہ قصہ خوانی رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھی  
اور نہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے  
میں اور ہم کو بروایت ثابت ہوا ہے کہ صحابہ  
کرام قصہ خوانوں کو مساجد سے نکال دیتے  
تھے تو ہم نے ان روایات سے معلوم کیا کہ  
قصہ گوئی اور چیز ہے وعظ اور نصیحت  
کے سوا اور یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع  
میں مذموم اور معیوب ہے کہ زمانہ صحابہ رضی  
میں نہ تھی اور وہ قصہ خوانوں کو نکال دیتے

وَمِنْهَا أَنْ يَتَحَوَّلَهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ إِنْ نَفَعَتْ  
الذِّكْرَى ه وَيُجْتَنِبُ الْقِصَصَ  
فَقَدْ رُوِيَ فِي الْأُصُولِ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَصْحَابَهُ مِنْ بَعْدِهِ كَانُوا  
يَتَحَوَّلُونَ بِالْمَوْعِظَةِ وَرُوِيَ  
فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهِ أَنَّ  
الْقِصَصَ لَمْ تَكُنْ فِي زَمَانِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَلَا فِي زَمَانِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَرُوِيَ أَنَّ  
الْقِصَصَ كَانُوا يُخْرِجُونَ  
الْقِصَصَ مِنَ الْمَسَاجِدِ  
فَعَلِمْنَا أَنَّ الْقِصَصَ غَيْرُ  
مَوْعِظَةٍ وَأَنَّ مَذْمُومٌ  
وَأَنَّهَا مُحْمُودَةٌ -



تختے اور وعظ اور نصیحت محمود اور  
پسندیدہ ہے۔

اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہے۔

توقصہ گوئی سے مراد یہ ہے کہ حکایات  
عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال  
یا اُس کے غیر کو بمبالغہ تمام بیان کرے جو  
بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس گفتار سے  
اُس کو یہ مقصود نہیں کہ لوگوں کو اتنی بار  
سنت کا خوگر کر دے بلکہ مقصود اظہارِ زیادت  
آوری اور عجب و گفتاری اور لوگوں میں متمایز  
ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایت  
اور بر محل مثل گوئی سے۔ خلاصہ کلام یہ  
کہ قصہ گوئی اور وعظ میں فرق کرنا ضروری  
امر ہے اور اس کے بعد ہم ایک فصل بیان  
کریں گے۔

فَالْقَصَصُ هُوَ أَنْ يَذْكُرَ  
الْحِكَايَاتِ الْعَجِيبَةَ الشَّادِرَةَ  
وَيُبَايِعُ فِي فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ  
أَوْ غَيْرِهَا بِمَا لَيْسَ بِحَقِّ وَلَا يَقْصِدُ  
فِي ذَلِكَ تَدْرِجٌ تَلْقِيْنِهِمْ  
السُّنَّةَ وَتَمْرِيْنِهِمْ بِهَا بِلِ  
التَّشْدُقِ وَالْإِعْجَابِ وَالْتِمِيْزِ  
عَنِ النَّاسِ بِالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ  
إِيْرَادِ الْحِكَايَاتِ وَالْأَمْثَالِ وَ  
بِالْجُمْلَةِ فَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا  
أَمْرٌ مِّمَّهُمْ وَسَنْعَةٌ لِكُلِّ فَضْلًا۔

شرائط تذکیر اور وعظ گوئی میں۔

ف۔ مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصہ کر بلا اور قصہ وفات اور  
قصہ معراج کا نہایت طویل عریض کر کے نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس  
طرح صحابہ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے  
کان بہرے ہو جاویں ایسی ہی حکایات مصداق ہیں اس حدیث کے جو صحیح مسلم میں  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پھلی امرد  
میں کچھ لوگ ہوں گے جو تم سے ایسی حدیثیں نقل کریں گے کہ تم نے اور تمہارے باپوں  
نے نہیں سنی ہوں گی تو ان کی صحبت سے آپ کو بچائیو اور دور رہو۔



اور منجملہ امور مذکورہ کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے وضو میں اور نماز میں کہ اگر دیکھے کسی کو کہ پانوں کو پورا نہیں دھوتا ہے تو پکار کے کہے کہ عذاب ہے ایڑیوں کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان بہ طمانیت نہیں کرتا تو کہے کہ پھر پڑھو کہ البتہ تو نے نماز نہیں پڑھی لہذا فی الحدیث اور پوشاک اور گفتگو اور ان کے سوا اور امور میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالیٰ فرماتا ہے اور چاہیے کہ تم میں بعضے لوگ دعوت الی الخیر کریں اچھے کام کا امر کریں اور برے کام خلاف شرع سے روکیں اور وہی لوگ رستگار قلاح یاب ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں تلمطف اور نرم کلامی آداب ہے اور سختی اور جھڑپ کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں امر اور سلاطین کا طریقہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجادلہ کر ان سے اس طریقہ پر جو نیک تر ہے۔

وَمِنْهَا الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ  
وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُضُوءِ  
وَالصَّلَاةِ بِأَنْ يَرَى أَحَدًا  
لَا يَسْتَوْعِبُ الْغُسْلَ فَيُنَادِي  
وَيْلٌ لِلْعَوَاقِبِ مِنَ النَّارِ  
وَلَا يَتَمُّ الطَّمَانِينَةَ فَيَقُولُ  
صَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ وَ فِي  
اللباسِ وَالْكَلَامِ وَغَيْرِ ذَلِكَ  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَاتَّكُنْ مِنْكُمْ  
أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ  
يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ  
عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ  
الْمُقْتَدِرُونَ وَالْأَدَابُ فِيهِمَا  
السَّرْفُ وَاللِّينُ وَإِنَّمَا الْعُنْفُ  
وَالشِّدَّةُ شَأْنُ الْأَمْرَاءِ وَالْمُلُوكِ  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَجَادِلْهُمْ  
بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ۔

یعنی تلمطف اور نرمی سے۔

اور منجملہ امور مذکورہ کے خبر گیری اور حسن سلوک ہے فقرا اور طالب علموں سے بقدر امکان کے اور اگر مقدور نہ ہو اور اسکے برادران دینی موافق میزان مقدور والے ہوں تو ان

وَمِنْهَا مَوَاسَاةُ الْفُقَرَاءِ  
وَالطَّالِبِ الْعِلْمِ بِقَدْرِ الْإِمْكَانِ  
فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ وَكَانَ لَهُ  
إِخْوَانٌ مُوَافِقُونَ حَرَضَهُمْ



وَحَثَّهِمْ عَلَى الْمَوَاسَاةِ فَإِذَا  
وَجِدْتَ هَذِهِ الصِّفَاتِ  
مُجْتَمِعَةً فِي شَخْصٍ وَاحِدٍ  
فَلَا تُشَكَّنَنَّ أَنْتَ وَارِثُ الْأَنْبِيَاءِ  
وَالْمُرْسَلِينَ وَأَنْتَ الَّذِي يُدْعَى  
فِي الْمَلَكُوتِ عَظِيمًا وَأَنْتَ الَّذِي  
يَدْعُونَكَ خَلْقُ اللَّهِ حَتَّى الْجِئْتَانِ  
فِي جَوْفِ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ  
فَلَا زِمُّهُ لَا يَفُوتُكَ فَإِنَّ  
الْكِبْرِيَّتِ الْأَحْمَرُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

کو تحریریں اور ترغیب دلاوے ان کے ساتھ  
سلوک کرنے کی تو اگر یہ صفات جو مفصل  
مذکور ہو چکے ایک شخص میں مجتمع ہوں تو ہرگز  
شک نہ کرنا اس کے وارث الانبیاء والمرسلین  
ہونے میں اور یہی شخص ملکوت آسمانی میں  
عظیم الشان مشہور ہے اور ایسے ہی شخص کو  
خلق اللہ دعا دیتی ہے یہاں تک پھلیاں پانی  
کے اندر دعا کرتی ہیں چنانچہ حدیث میں  
وارد ہوا ہے تو اسے مخاطب اس کا ساتھ  
نہ چھوڑو کہیں ایسے شخص کی صحبت نہ فوت  
ہو جاوے اس واسطے کہ بلا شک یہ تو کبریت  
احمر اور کسیر اعظم ہے واللہ اعلم۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ فضیلت علیؑ عالم کی عابد پر جیسے میری  
فضیلت تمہارے ادنیٰ شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام دو گروہ پر گزرے اور  
طالبان علم کی فضیلت ذکر کر کے ان ہی میں بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا بَعْنِي  
میں تعلیم کے واسطے مبعوث ہوا ہوں اور شاید کہ اس میں بھید یہ ہے کہ علم حقانی فی نفسہ  
کمال ہے اور ایسی فضیلت ہے جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہے اور  
بہی اصل ہے خلافت کا اس واسطے کہ اسی کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی  
تکمیل ہوتی ہے خلق میں اور اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں هُوَ الَّذِي بَعَثَ  
فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ وَلِهَذَا اس فصل کے سرے پر مصنف قدس سرہ  
اس آیت کو لائے۔

اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت

وَاعْلَمُ أَنَّ كُلَّ مَنْ انْتَصَبَ

لَهُ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ عَلِيٍّ أَدْنَاكُمْ الْحَدِيثُ ۱۲ صحیح مسلم اللہ تعالیٰ۔



مَنْصَبٍ اِهْدَايْتِ وَالِدًا مَوْتًا  
اِلَى اللّٰهِ مَتَى مَا اَخَلَّتْ فِي شَيْءٍ مِّنْ  
هٰذِهِ الْاُمُورِ فَانْتَ فَيَبْرُ ثَلَمَةً  
حَتَّى يَسُدَّهَا۔

الی اللہ کے منصب پر قائم ہو جبکہ وہ خلل  
انداز ہوگا کسی امر میں امور مذکورہ سے تو اس  
میں رخنہ ہے تا اینکہ اس کو بند کرے یعنی اس  
صفت کو حاصل کرے تب کامل ہو۔

ف۔ یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہے جو علم ظاہر اور باطن دونوں کا جامع ہو  
والا نقصان سے خالی نہیں عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہے اور باطنی نسبت  
والا کتاب اور سنت کے حاصل کرنے کا حاجت مند ہے تا جامع النورین اور جامع البحرین  
اور یادگار اولیائے سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین ہو جاوے۔

وَاِنَّا اَوْصِي طَالِبِ الْحَقِّ  
بِاُمُورٍ مِّنْهَا اَنْ لَا يَصْحَبَ  
الْاَغْنِيَاءَ اِلَّا بِدَفْعِ مَظْلَمَتِهِ عَنِ  
النَّاسِ اَوْ بَعَثِ عَامَّتِهِمْ عَلَى  
الْخَيْرِ وَهٰذَا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِيقِ  
بَيْنَ الْاَحَادِيثِ الدَّالَّةِ عَلَى  
ذَمِّ مَحَبَّةِ الْمُلُوكِ وَبَيْنَ مَا حَبَّبَهُمْ  
كَثِيرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَرَةِ۔

اور میں وصیت کرتا ہوں طالب حق کو  
چند امور کی از انجملہ یہ ہے کہ اغنیاء اور امرا  
سے صحبت نہ رکھے مگر بہ نیت دفع کرنے  
ظلم کے خلق پر سے یا ان کو مستعد کرنے کے  
واسطے خیر برادر یہ وہی وجہ ہے جس سے  
ان احادیث کے درمیان میں جو صحبت ملوک  
کی مذمت پر دلالت کرتی ہیں اور درمیان  
اس کے اکثر علمائے صالحین نے ان کی  
صحبت اختیار کی ہے اتفاق ہو کر تعارض  
دفع ہوتا ہے۔

۱۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: من تصوف ولم يتفق فقد تزندق ومن تفق ولم  
يتصوف فقد تقشف ومن جمع بينهما فقد تحقق یعنی جو صوفی ہو اور فقہ نہ حاصل کی پس  
بلاشبہ زندیقی ہو یعنی ٹھیک کافر اس لئے کہ اس میں نہیں ہوتا دین کے برباد کرنے سے اور جو کوئی  
فقہ ہو اور تصوف نہ حاصل کیا پس بلاشبہ زاہد خشک اور پھیکا پھا کا ملا ہے اور جس نے  
جمع کیا تصوف اور فقہ میں پس بلاشبہ محقق ہوا۔ ۱۲ ا ق



وَمِنْهَا أَنْ لَا يَصْحَبَ جُهَّالَ  
الصُّوفِيَّةِ وَلَا جُهَّالَ الْمُتَعَبِّدِينَ  
وَلَا الْمُتَقَشِّفَةَ مِنَ الْفُقَهَاءِ  
وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ  
وَلَا الْعُلَاةَ مِنْ أَصْحَابِ الْمُعْقُولِ  
وَالْكَلَامِ بَلْ يَكُونُ عَالِمًا صَوْفِيًّا  
رَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمًا التَّوَجُّهَ  
إِلَى اللَّهِ مُنْصَبِعًا بِأَلْحَوَالِ لِعَلِّيَّةِ  
رَاعِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَلَبِّعًا لِحَدِيثِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَثَارِ الصَّحَابَةِ طَائِبًا لِشَرْحِهَا  
وَبَيَانِهَا مِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ  
الْمُحَقِّقِينَ الْمَأْتِلِينَ إِلَى الْحَدِيثِ  
عَنِ النَّظَرِ وَأَصْحَابِ الْعُقَاةِ  
الْمَاخُودَةِ مِنَ السُّنَّةِ النَّاطِرِينَ  
فِي الدَّيْلِ الْعَقْلِيَّ تَبَرُّعًا وَأَصْحَابِ  
السُّلُوكِ الْجَامِعِينَ بَيْنَ الْعِلْمِ  
وَالنَّصُوفِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِينَ عَلَى  
أَنْفُسِهِمْ وَالْمُدَقِّقِينَ زِيَادَةً  
عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَصْحَبُ إِلَّا مَنْ  
اتَّصَفَ بِهَذِهِ الصِّفَاتِ -

اور ازاں جملہ یہ وصیت ہے کہ صحبت  
نہ اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان  
عبادت شعاری اور نہ فقیہوں کی جو زاہد  
ہیں اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت  
رکھتے ہیں اور نہ اصحاب معقول اور کلام کی جو  
منقول کو ذلیل سمجھ کر استدلال عقلی میں انحراف  
کرتے ہیں بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم  
صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اللہ کے دھیان  
میں حالات بلند میں ڈوبا سنت مصطفویہ  
میں راغب حدیث اور آثار صحابہ کرام کا  
متجسس حدیث اور آثار کی شرح اور  
بیان کا طلب کرنے والا ان فقیہان  
محققین کے کلام سے جو حدیث کی طرف  
مائل ہیں نظر سے اور ان اصحاب عقائد کے  
کلام سے جن کے عقائد ماخوذ ہیں سنت  
سے جو ناظر ہیں دلیل عقلی میں بطریق نزوع  
اور عدم لزوم کے ان اصحاب سلوک کے  
کلام سے جو جامع ہیں علم اور تصوف کے  
تشدد کرنے والے نہیں اپنے نفوس پر اور  
ندقت کرنے والے سنت نبویہ پر بڑھ کر  
اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اس شخص کی جو  
متصف بصفات مذکورہ ہے -

ف۔ مصنف قدس سرہ نے مرد حق پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان



کی صحبت سے منع فرمایا تا صحبت اُن اشخاص کی راہزن دین نہ ہو حافظ شیراز علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ شعر

نخست موعظت پر صحبت این سخن ست کہ از مصاحب نا جنس احتراز کنید  
صوفی جاہل اور عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کمتر خالی ہوتا ہے۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ شعر

خیالات نادان خلوت نشین بہم برکت عاقبت کفر و دین  
اور فقیہ زاہد خشک نور باطن اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم  
دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالبان اصحاب معقول اکثر عقائد اسلام میں متردیا  
منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ بخلاف اس مرد کامل الوجود کے جو  
کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار ہو کر وارث سیدالابرار  
ہے۔ ایسے فرد کامل کی صحبت کیمیائے سعادت ہے حق تعالیٰ اپنی رحمت بے غایت سے ہم  
کو نصیب کرے آمین ثم آمین۔

اور انا بخلہ یہ ہے کہ گفتگو نہ کرے  
فقہائے کبار کے مذاہب میں ایک کو دوسرے  
پر ترجیح دے کر بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو  
بالاجمال مقبول جانے اور ان میں سے اس  
پر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو  
سو اگر کسی صورت میں فقہاء کے دو قول ہوں  
اور دونوں ماخوذ اور مستنبط ہوں سنت  
سے تو اس قول پر چلے جس پر اکثر فقہاء ہیں  
اور اگر دونوں طرف کثرت فقہاء برابر ہیں  
تو وہ مختار ہے چاہے اس قول پر عمل کرے  
چاہے دوسرے پر اور ائمہ اربعہ کے مذاہب  
کو ایک مذہب جانے بدون تعصب کے۔

وَمِنْهَا أَنْ لَا يَتَكَلَّمُ فِي تَرْجِيحِ  
مَذْهَبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا عَلَى  
بَعْضٍ بَلْ يَضَعُهَا كُلَّهَا عَلَى  
الْقَبُولِ بِجُمْلَتِهَا وَيَتَّبِعُ مِنْهَا  
مَا دَافَقَ صَرِيحَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوفَهَا  
فَإِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ عِلَا هُمَا  
مُخْرَجَيْنِ اتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْأَكْثَرُونَ  
فَإِنْ كَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ  
وَيَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا مَذْهَبٍ  
وَاحِدٍ مِّنْ غَيْرِ تَعْصِبٍ۔



ف۔ چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذاہب اربعہ میں حق دائر ہے لہذا سب کو مجبلاً حق جانتے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اس واسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان میں مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہے چنانچہ اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہیں اور بعضے شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہیں اسی بھید سے افضل المخلوق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے مجھ کو افضل نہ کہو واللہ اعلم مصنف نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہے جس کا مطلب ماہرین لغت عرب کے اہتمام میں متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہے جو بخاری اور مسلم میں متفق علیہ ہو ترمذی اور ابوداؤد اور ان کے سوا اور ائمہ حدیث نے اس کی روایت اور تصحیح کی ہو اور سب مذاہب فقہ کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہے کہ اس کا اعتقاد کرے کہ فی ما بین شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہے جیسے بعضے حنفیوں کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس میں تو وہ شخص در صورت اختلاف مختار ہے یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور مخرب سے مراد وہ جس پر صریح نص نہ دلالت کرے لیکن نص اس کی نظیر میں وہ ہے سو فقہانے اس پر قیاس کر لیا ہے یا سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہے جس سے جواب اس مسئلے کا نکلتا ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ وہ نص دوسرے مقدمے کے ساتھ مل کر جواب مسئلے کی متقاضی ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ اس حکم کی طرف مشیر ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات عمل سے قرار ہو اس عالم محقق ماہر الحدیث کے حق میں ہے جو اسانید اور متون حدیث پر محیط اور معرفت صحیح اور غیر صحیح نسخ اور نسخہ موڈل اور غیر موڈل پر قادر ہو حدیث صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر علمائے محققین

لہ یہ بات اس لئے کفایہ میں لکھا ہے۔ العامی اذا سمع حدیثا لیس لہ ان یاخذ بظاہرہا بکون مصروفاً عن ظاہرہا او منسوخاً بخلاف الفتویٰ انتہی اور تقریر شرح تحریر (باقی ص ۱۶۱ پر)



تصانیف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہے اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا نہیں جو مشکوٰۃ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریاقت کر کے آپ کو محدث قرار دیتا ہے۔

## شعر

تمکیہ بر جائے بزرگاں نتواں زد بگزاف  
مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

اور ازاں جملہ یہ ہے کہ گفتگو نہ کرے  
صوفیوں کے طریقے میں بعض کو بعض پر  
ترجیح دے کر اور جو ان میں مغلوب الحال  
ہیں ان پر انکار نہ کرے اور نہ ان پر جو سماع  
وغیرہ میں تاویل کرتے ہیں اور خود پیروی  
نہ کرے مگر اس کی جو سنت سے ثابت ہے  
اور جس پر وہ اہل علم چلے ہیں اور جو منجملہ  
محققین راسخین ہیں اور حق تعالیٰ توفیق  
دینے والا ہے اور مددگار۔

وَمِنْهَا أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي  
تَرْجِيحِ طُرُقِ الصُّوفِيَّةِ بَعْضِهَا  
عَلَى بَعْضٍ وَلَا يُنْكَرُ عَلَى الْمَغْلُوبِينَ  
مِنْهُمْ وَلَا عَلَى السُّؤِّوِّ لِيُنَّ  
فِي السَّمَاعِ وَغَيْرِهِ وَلَا يَتَّبِعُ هُوَ  
نَفْسَهُ إِلَّا مَا هُوَ ثَابِتٌ فِي  
السُّنَنِ وَمَشَى عَلَيْهِ أَصْحَابُ  
الْعِلْمِ مِنَ الْمُحَقِّقِينَ الرَّاسِخِينَ  
وَاللَّهُ الْمُؤْتِقُ وَالْمُعِينُ۔

ف۔ اولیا طریقت کے طریقہ میں حصول نسبت اور وصول الی اللہ کے جامع  
ہیں پھر لوگوں کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل اور راجح ہے قادر یہ اور چشتیہ سے اور عکس  
اس کے کہنا بے فائدہ ہے جو سہل معلوم ہو اور پسند آوے وہ اس کو اختیار کرے  
اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب ہے الحال وغیرہ پر انکار نہ کرے سو بیان ہے خواجہ

(فقہ حاشیہ ص ۱۶۱) مولانا عبد العلی لکھتے ہیں دیس للعامی الاخذ بظاہر الحدیث لجواز  
کونہ مصروف عن ظاہرہ اذ منسوخ ابل علیہ الرجوع الی الفقہاء اور یہ بات  
ظاہر ہے کہ اس وقت کے علماء عامیوں میں داخل ہیں چہ جائے جہلا کمالا یخفی علی العقلاء ۱۲۴  
لہ ظاہر مغلوبین سے مجازیب و مغلوب الحال مراد ہیں اور مؤدین (باقی حاشیہ ص ۱۶۲ پر)



نقشبند کے قول کا کہ نہ انکار می کنم و نہ ایں کار می کنم یعنی مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اس واسطے نہیں کہ وہ تاویل سے یہ فعل کرتے ہیں تحلیل حرام صریحاً نہیں کرتے جو ان کا انکار واجب ہو اور پیروی ان کی اس واسطے منع فرمائی کہ یہ امر سنون نہیں چنانچہ حضرت مصنف نے دوسرے رسالے میں فرمایا خُذْ مَا صَفَا وَ دَعْ مَا كَدِرَ نسبت صوفیہ عنایت کبریٰ ست در سوم ایشاں یسح نمی ارزد۔

(بقیہ حاشیہ ص ۱۶۱) فی السماع سے وہ صوفی مراد ہیں کہ سماع میں اظہار شوق الہی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بعض احادیث سے سننا غنا کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے پس مجاذیب پر عدم انکار ظاہر ہے کہ وہ دائرہ تکلیف سے خارج ہیں اور موولین کی وجہ عدم انکار کی وہی ہے جو مترجم علیہ الرحمہ نے لکھی لیکن مقلدین مذہب حنفی کو بجز قائل ہونے حرمت کے کچھ نہیں بنتی کہ درالمختار اور نہایہ اور بحر وغیرہ سے صریح حرمت غنا کی ثابت ہے اگرچہ بعض نے اعراس و اعیاد میں مباح بھی لکھا ہے لیکن بحسب قاعدہ اذا اجتمع المحلل مع المحرام کے مباح کرنا درست نہیں ہے واللہ اعلم ۱۲۔



## دسویں فصل

## آدابِ ذکر اور وعظ گوئی کا بیان

اس فصل میں آدابِ تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہیں جس کے بیان کا مصنف قدس سرہ العزیز نے وعدہ کیا تھا۔

حق تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھایا بچھایا کر تو ہی مذکر اور واعظ ہے اور اپنے ہم کلام موسیٰ سے فرمایا کہ اُن کو یاد دلایا کرو قانع سابقہ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین میں رکنِ عظیم ہے اور ہم کو چاہیے کہ کلام کریں مذکر کی صفت میں اور تذکیر کی کیفیت میں اور اُس غایت میں جو مذکر کا مقصود اصلی ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہے اور تذکیر کے کیا ارکان ہیں اور وعظ سننے والوں کے کیا آداب ہیں اور کیا کیا آفتیں ہمارے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِرَسُولِهِ  
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرُهُ وَقَالَ  
لِكَلِيمِهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ  
ذَكِّرْهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَالْتَذَكُّ كَبِيرُ  
رُكْنٍ عَظِيمٍ وَلَنْتَكَلَّمَ فِي صِفَتِ  
الْمُذَكِّرِ وَكَيْفِيَّتِهِ التَّذَكُّ كَبِيرُ  
وَالْغَايَةِ الَّتِي يَلْمَحُهَا الْمُذَكِّرُ  
مِنْ آتِي عِلْمٍ بِاِسْتِمْدَادٍ لَأَوْ مَاذَا  
أَرْكَانُهُ وَمَا آدَابُ الْمُسْتَمْعِينَ  
وَمَا الْأَفَاتُ الَّتِي تَعْتَرِي فِي دُعَاظِ

۱۵ اور فرمایا و ذکر فان الذکری تنفع المومنین یعنی نصیحت کیا کر کہ نصیحت نفع دیتی ہے مومنوں کو ۱۲۔

۱۶ مذکر وعظ کہتے والا اور تذکیر وعظ کہتا اور نصیحت کرنی ۱۳۔



زَمَانِنَا وَمِنْ اللّٰهِ اِلٰهٌ سَتِعَانَتْهُ -

فَاَمَّا الْمَذْكُورُ فَلَا بُدَّ اَنْ  
يَكُوْنَ مُكَلَّفًا عَدْلًا كَمَا اشْتَرَطُوا  
فِي رَاوِي الْحَدِيثِ وَالشَّاهِدِ -

زمانے کے داعظوں کے وعظ میں پیش  
آتی ہیں اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہے  
سو مذکر اور واعظ کو ضرور ہے کہ مکلف  
یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی  
ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہد میں علمائے  
تکلیف اور عدالت شرط کی ہے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسے

شیعہ اور خارجی لائق تذکیر کے نہیں۔

مُحَدِّثًا مَّفْسِّرًا عَالِمًا بِجُمَّلَتِي  
كَافِيَتِي مِّنْ اَخْبَارِ السَّلَفِ  
الصَّالِحِيْنَ وَسِيَرَتِهِمْ -

اور واعظ کو ضرور ہے کہ محدث اور مفسر  
ہو اور سلف صالح یعنی صحابہؓ اور تابعینؒ  
اور تبع تابعین کے اخبار اور سیرت سے فی الجملہ  
بقدر کفایت کے واقف ہو۔

وَلَعْنِي بِالْمُحَدِّثِ الْمُشْتَغِلِ  
بِكُتُبِ الْحَدِيثِ اِنْ يَكُوْنَ قَرَأَ  
لَفْظَهَا وَفِيهِمْ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ  
صِحَّتَهَا وَسُقْمَهَا وَلَوْ بِاَخْبَارِ  
حَافِظٍ اَوْ اسْتِنْبَاطِ فَقِيْهِ وَكَذَلِكَ  
بِالْمُفْسِّرِ الْمُشْتَغِلِ بِشَرْحِ غَرِيْبِ  
كِتَابِ اللّٰهِ وَتَوْجِيْهِ مُشْكِلِهِ  
وَبِمَا رَوِيَ عَنِ السَّلَفِ فِي  
تَفْسِيْرِهِ -

اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ کتب  
حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہ سے مشغول رکھنے  
ہو اس طرح پر کہ حدیث کے الفاظ کو استاد  
پڑھ کر سند حاصل کر چکا ہو اور ان کے معانی کو  
بوجھا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف  
کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت اور سقم  
کی حافظ حدیث یا استنباط فقیر سے ثابت  
ہونگے ہو اور اسی طرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے  
ہیں کہ قرآن کی شرح غریب میں مشغول ہو اور  
آیات مشککہ کی توجیہ و تاویل سے واقف ہو اور  
سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی ہے اسکو جانتا ہوں



وَيَسْتَجِيبُ مَعَهُ ذَلِكَ أَنَّ يَكُونُ  
فَصِيحًا لَا يَتَكَلَّمُ مَعَ النَّاسِ إِلَّا قَدْرًا  
فَهُمْ وَانَّ يَكُونُ نَطِيفًا  
ذَا حَبِيٍّ وَمُرْوَةٍ -

اور اس کے ساتھ مستحب یہ ہے کہ  
فصیح یعنی صاف بیان ہونہ گفتگو کرتا ہو  
لوگوں کے ساتھ مگر بقدر ان کے فہم کے  
اور یہ کہ مہربان صاحب وجاہت اور مروت

ف۔ مولانا نے فرمایا بالاتر از فہم کی گفتگو اس واسطے منع ہوئی کہ علی مرتضیٰ کرم اللہ  
وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگوں سے اس قدر جتنا ان کی سمجھ میں آوے کیا تم یہ چاہتے  
ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب کریں یعنی جب لوگ ایسا کلام سنیں گے جو ان کی  
عقل میں نہیں آتا ہو تو اس کا انکار کریں گے۔

مترجم کہتا ہے پس معلوم ہوا کہ واعظ کو درحقیق تقدیر اور حقائق توحید اور  
مسائل مشکلہ فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہیں کہ اس میں ضلالت کا خوف ہے  
مولانا نے فرمایا کہ واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اس واسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگوں  
میں بے حقیقت ہے اس کا کلام اثر نہیں کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ میں مروت  
یعنی جو امر وی اور حسن سلوک کا عمل اس واسطے مطلوب ہوا کہ جس میں یہ صفت حاصل  
نہیں وہ ان لوگوں کے مشابہ ہے جن کا قول فعل کے موافق نہیں تو ایسے شخص کے  
وعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہیں۔

اور کیفیت وعظ گوئی کی یہ ہے کہ  
وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دے کر یعنی ہر روز یا  
ہر وقت نہ کہا کرے اور نہ کلام کرے اس  
حالت میں جب سامعین کو ملال اور افسردگی  
ہو بلکہ اس وقت وعظ شروع کرے جب لوگوں  
میں رغبت اور شوق کو دریافت کر لے اور قطع  
کلام کرے در صورتیکہ ان میں رغبت باقی ہو۔

وَأَمَّا كَيْفِيَّةُ التَّذْكِيرِ  
أَنَّ لَا يُذَكِّرُ إِلَّا غَبَاءً وَلَا يَتَكَلَّمُ  
وَفِيهِمْ مَلَالٌ كَيْلٌ إِذَا عَرَفَ  
فِيهِمُ السَّرْغَبَةَ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ  
وَفِيهِمْ رَغْبَةً -

ف۔ مترجم کہتا ہے اس واسطے کہ سماع بلا رغبت میں تاثیر نہیں ہوتی سعدی



## علیہ الرحمۃ نے فرمایا مصرع

ازان پیش لیں کن کہ گویند لیں

وَأَنْ يَجْلِسَ فِي مَكَانٍ  
طَاهِرٍ كَأَنَّ مَسْجِدًا وَأَنْ يَبْدَأَ  
الْكَلَامَ بِحَمْدِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَيَخْتِمَ بِهِمَا وَيَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِينَ  
عُمُومًا وَ لِلْحَاضِرِينَ خُصُوصًا -

وَلَا يَخْصَّ فِي التَّرغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ  
بَلْ هُوَ يَشُوبُ كَلَامَهُ مِنْ هَذَا  
وَمِنْ ذَلِكَ كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللَّهِ  
مِنْ إِرْدَاكِ الْوَعْدَةِ بِالْوَعِيدِ  
وَ الْبَشَارَةِ بِالْأَنْذَارِ -

اور یہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان میں  
بیٹھے چنانچہ مسجد میں اور یہ کہ حمد اور درود  
سے کلام کو شروع کرے اور ان ہی پر ختم بھی  
کرے اور دعا کرے اہل ایمان کے واسطے  
عموماً اور حاضر لوگوں کے واسطے خصوصاً۔

اور یہ کہ مخصوص نہ کرے کلام کو فقط  
خوشخبری سنانے اور شوق دلانے میں یا فقط  
خوف دلانے اور ڈرانے میں بلکہ کلام کو  
ملا تا جلاتا رہے کسی اس سے اور کبھی اس  
سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید  
میں وعدے کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت  
کے ساتھ انذار اور تخویف کو ملانا۔

ف۔ اس واسطے کہ فقط ترغیب سے آدمی بے باک ہو جاتا ہے اور فقط ترہیب  
سے یاس اور ناامیدی حاصل ہوتی ہے تو ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیے۔ مصرع  
چورگ زن کہ جراح و مرہم نہ است

وَأَنْ يَكُونَ مُبْتَدِئًا مُعْتَبِرًا  
وَيُعْتِمِدَ بِالْحُطَابِ وَلَا يَخْصَّ  
طَائِفَةً دُونَ طَائِفَةٍ وَ أَنْ  
لَا يُشَافِسَ بِذِمِّ قَوْمٍ أَوْ إِيَّاهُمْ  
عَلَى شَخْصٍ بَلْ يُعْرِضُ مِثْلَ أَنْ

اور واسطے کہ لازم ہے کہ آسانی کرنے  
والا ہونہ سختی کرنے والا اور یہ کہ خطاب کو عام  
کرے اور خاص نہ کرے ایک گروہ کیساتھ  
خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی  
قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معینہ



يَقُولَ مَا بَالَ أَقْوَامٍ يَفْعَلُونَ  
كَذًا وَكَذًا-

پرانکار یا المشافہہ نہ کرے بلکہ بطریق اشارہ  
کہے چنانچہ یوں کہے کہ کیا حال ہے لوگوں  
کا کہ ایسا ایسا کرتے ہیں۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہہ مذمت اور انکار و اعظ کی عداوت باطنی پر محمول  
ہوگا اس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعید نہیں ہے کہ بعضے سامعین کا دل منقبض ہو  
اور دلوں سے اس کی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہوگا۔  
وَلَا يَتَكَلَّمُ بِسِقْطٍ وَهَزَلٍ-

اور وعظ میں کلام ساقط الاعتبار اور

بیہودہ نہ بولے۔

ف۔ اس واسطے کہ کلام نحیف اور خوش طبعی کی بات رعب اور ہیبت کو کھودتی

ہے تو غرض تذکیر میں خلل واقع ہوگا۔

وَيُحَسِّنَ الْحُسْنَ وَيُقَيِّمُ  
الْقِيَمَةَ وَيَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ  
يَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا يَكُونُ  
إِمْعَةً-

اور خوبی بیان کرے نیک بات کی اور  
برائی کھول دے امر تبیح کی اور معروف شرعی  
کا امر کرے اور منکر سے نہی کرے اور مردہر جانی  
رکابی مذہب نہ ہو کہ جس محفل میں جاوے ان  
کی خواہش نفسانی کے موافق و عطا شروع کرے  
اور غایت و عظمیٰ جو مقصود ہے سو  
مناسب یوں ہے کہ اپنے دل میں تصور کرے  
مسلمان کی صفت کو اس کے اعمال میں اور  
اس کے حفظ لسان اور اخلاق میں اور اس  
کے حالات قلبی اور اس کے اذکار کی مداومت  
میں پھر چاہیے کہ اسی صفت متخیلہ کو علی  
وجہ الکمال سامعین میں ثابت اور مستحق کرے  
اندک اندک ان کے فہم کے موافق تو پہلے

وَأَمَّا الْغَايَةُ الَّتِي يَلْمَحُهَا  
فَيَنْبَغِي أَنْ يُزَوِّرَ فِي نَفْسِهِ صِفَةَ  
الْمُسْلِمِ فِي أَعْمَالِهِ وَحِفْظِ لِسَانِهِ  
وَإِخْلَاقِهِ وَأَخْوَالِهِ الْقَلْبِيَّةِ  
وَمُداوَمَتِهِ عَلَى الْأَذْكَارِ ثُمَّ  
يَتَحَقَّقُ فِيهِمْ تِلْكَ الصِّفَاتِ بِكَمَالِهَا  
بِالتَّدرِجِ عَلَى حَسَبِ فَهْمِهِمْ  
فِي أَمْرٍ أَوْ لَأَوْ قَضَائِلِ الْحَسَنَاتِ



وَمَسَاوِي السَّيِّئَاتِ فِي اللَّبَاسِ  
وَالرِّزْقِ وَالصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا  
فَإِذَا تَأَدَّبُوا فَلْيَا مُرَبِّ الْأَذْكَارِ  
فَإِذَا أَشْرَفِيهِمْ فَلْيُحَرِّضُهُمْ  
عَلَى صَبْطِ اللِّسَانِ وَالنُّقْطِ  
وَلْيَسْتَعِينُوا فِي تَأْثِيرِ هَذِهِ فِي  
قُلُوبِهِمْ بِذِكْرِ أَيَّامِ اللَّهِ وَ  
وَقَائِعِهِ مِنْ بَاهِرِ أَعْمَالِهِ  
وَتَضَرُّفِهِ وَتَعْدِيْبِهِ  
لِأَمْرِ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ  
بِهَوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ  
الْقَبْرِ وَشِدَّةِ يَوْمِ  
الْحِسَابِ وَعَذَابِ النَّاسِ  
وَكَذَلِكَ بِتَرْغِيْبَاتٍ  
عَلَى حَسْبِ مَا ذَكَرْنَا.

حسنات کی خوبیوں اور سیئات کی برائیوں  
کا امر کرے لباس اور شکل اور نماز وغیرہ  
میں پھر جب اس کے خوگر ہو جاویں تو  
اُن کو اذکار کی تلقین کرے پھر جب اُن  
میں ذکر کا اثر معلوم ہو تو اُن کو رغبت  
مشوق دلاوے زبان اور دل کے رشک  
پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اوج  
اُن کے دلوں میں ان امور کی تاثیر کرنے  
میں اعانت چاہے ایام سابقہ اور وقایع  
گذشتہ کے ذکر کرنے سے منجملہ حق تعالیٰ  
کے افعال ظاہرہ اور اُس کی تصرفیات  
تعذیب کے جو اگلی امتوں پر دنیا میں  
ہو چکی ہے پھر استعانت چاہے موت  
رہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم  
الحساب اور دوزخ کے عذاب ذکر کرنے  
سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سے استعانت  
چاہے اُس کے موافق جیسا ہم مذکور  
کر چکے ہیں۔

اور وعظ گوئی کی استمداد کو کتاب اللہ  
سے چاہے اُس کی ظاہر تاویل یعنی تفسیر  
موافق اور حدیث نبویؐ سے جو محدثین  
نزدیک معروف ہے اور صحابہؓ اور تابعین  
اور ان کے سوا اور مومنین صالحین کے

وَأَمَّا اسْتِمْدَادُكَ فَلْيَكُنْ  
مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَى تَأْوِيلِهِ  
الطَّاهِرِ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ  
الْمَعْرُوفِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِينَ  
وَأَقْوَابِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ



اقوال سے اور سیرت نبویؐ کے بیان کرنے سے۔

وغيرهم من صالح المؤمنين و  
بيان سيرة النبي صلى الله  
عليه وسلم.

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہے جو لفظ قرآن کے اندر سے مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطائف شاعرانہ کو مقام وعظ میں ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہیں اس واسطے کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارے میں فرق نہیں کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر محمول کریں گے اور گمراہ ہوں گے چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین میں سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معنی میں خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہاں تک اُس کی جہالت کی نوبت پہنچی کہ اُس نے ظہ کی تفسیر کی بحساب جمل کہ چودہ عدد ہوئے تو یہ خطاب ہے خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ اے چودھویں رات کے چاند تو غور کر کہ اس واعظ کی جہالت اور بے امتیازی اس کو کہاں کھینچ لے گئی اور یہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور ان احادیث کا ذکر کرنا جن کی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہیں ہے جائز نہیں۔

وَلَا يَذْكُرُ الْقَصَصَ الْمَجَازِفَةَ  
فَإِنَّ الصَّحَابَةَ أَنْكُرُوا عَلَى ذَلِكَ  
أَشَدَّ إِذْ نَكَرُوا وَأَخْرَجُوا أَوْلَادَهُمْ  
مِنَ الْمَسَاجِدِ وَضَرَبُوا هُمُومًا  
أَكْثَرَ مَا يَكُونُ هَذَا فِي الْأَمْثَلِ  
الَّتِي لَا يُعْرَفُ صِحَّتُهَا وَفِي السِّيَرَةِ  
وَشَانَ نَزُولِ الْقُرْآنِ۔

وَأَمَّا أَرْكَانُهَا فَالَّتِي غَيْبُ

اور واعظ کے ارکان تو ترغیب اور



ترہیب ہے اور مثال گذراننا کھلی مثالوں سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنے والے اور نکات منفعت بخش سو یہ طریقہ ہے تذکر اور شرح کا۔

اور جس مسئلے کو واعظ ذکر کرے چاہیے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے پس ظاہر قول یہ ہے کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ جس کو جانتا ہو اور اُس کے سکھانے کا طریق معلوم ہو۔

اور وعظ کی سماعت کرنے والوں کے آداب سو یہ ہیں کہ مذکر کے سامنے ہوں اور لہو و لعب نہ کریں اور شور نہ مچائیں اور آپس میں وعظ کے اندر باتیں نہ کریں اور ہر امر میں واعظ سے سوال نہ کریں بلکہ اگر سارع کو کوئی خطرہ عارض ہو تو اگر اُس کو مسئلہ مذکورہ کے ساتھ کوئی تعلق قوی نہ ہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جس کو عوام کی فہم نہیں اٹھا سکتی تو اس سوال سے سکوت اختیار کرے حاضرین مجلس میں پھر اگر چاہے تو اُس کو خلوت میں پوچھ لے اور اگر اُس کو مسئلے کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل

وَالْتَرَهَيْبُ وَالتَّمْنِيلُ بِالْأَمْثَالِ  
أَوْ اِضْحَاحًا وَالْقَصَصِ الْمُرَقِّقَةِ  
وَالنِّكَاتِ النَّافِعَةِ فَهَذَا  
طَرِيقُ التَّذْكِيرِ وَالشَّرْحِ -

وَالْمُسْئَلَةُ الَّتِي يَذْكَرُهَا  
إِمَامٌ مِنَ الْحَلَالِ أَوْ الْحَرَامِ أَوْ مِنْ  
بَابِ آدَابِ الصُّوفِيَّةِ أَوْ مِنْ  
بَابِ الدَّعَوَاتِ أَوْ مِنْ عَقَائِدِ  
الْإِسْلَامِ فَالْقَوْلُ الْجَيُّ أَنْ  
هُنَاكَ مَسْئَلَةٌ يَعْلَمُهَا وَ  
طَرِيقًا تَعْلِمُهَا -

وَأَمَّا آدَابُ الْمُسْتَمْعِينَ  
فَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْمَذْكَرَ وَلَا  
يَلْعَبُوا وَلَا يَلْغَطُوا وَلَا يَتَكَلَّمُوا  
فِي مَا بَيْنَهُمْ وَلَا يُكْثِرُوا السُّؤَالَ  
مِنَ الْمَذْكَرِ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ  
بَلْ إِذَا عَرَضَ خَاطِرٌ فَإِنْ كَانَ  
لَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَسْئَلَةِ تَعَلُّقًا  
قَوِيًّا أَوْ كَانَ دَقِيقًا لَا يَحْتَمِلُهُ  
فِيَوْمِ الْعَامَّةِ فَلْيَسْكُتْ عَنْهُ  
فِي الْمَجْلِسِ الْخَاصِّ فَإِنْ شَاءَ  
سَأَلَ فِي الْخُلُوتِ وَإِنْ كَانَ  
لَهُ تَعَلُّقٌ قَوِيٌّ كَتَفْصِيلِ



إِجْمَالٍ وَشَرْحٍ غَرِيبٍ فَلْيَنْتَظِرْ  
حَتَّى إِذَا انْقَضَى كَلَامُهُ سَأَلْنَا  
وَلْيُعِدِ الْمَذْكَرَ كَلَامَهُ  
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر  
رہے تا اینکه اس کا کلام آخر ہو تو دریافت کرے۔  
اور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے  
کلام کو تین بار اعادہ کرے۔

ف۔ بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و  
التسلیم جب کلام فرماتے تھے تو تین بار اعادہ فرماتے تھے تا خوب بوجھ میں آ جاوے۔

فَإِنْ كَانَ هُنَاكَ أَهْلٌ  
لُغَاتٍ شَتَّى وَالْمَذْكَرُ يَقْدِرُ  
أَنْ يَتَكَلَّمَ عَلَى السِّنِّهِمْ فَلْيَفْعَلْ  
ذَلِكَ وَيَجْتَنِبْ دِقَّةَ الْكَلَامِ  
وَاجْمَالًا

سو اگر مجلس میں کسی قسم کی بولی والے لوگ  
ہوں اور واعظ انکی زبان پر قادر ہو تو اسکو یہ کرنا  
چاہئے یعنی ہر زبان میں کلام کرے اور پرہیز کرنا چاہئے  
اور مجمل کلام سے یعنی اس واسطے کہ کلام باریک اور مجمل  
سے علی العموم فائدہ حاصل نہیں۔

وَأَمَّا الْأَفَاتُ الَّتِي تَعْتَرِي  
الْوَعَاظَ فِي زَمَانِنَا فِيهَا عَدَمُ  
تَمْيِيزِهِمْ بَيْنَ الْمَوْضُوعَاتِ  
وغيرها بَلْ غَالِبٌ كَلَامِهِمْ  
الْمَوْضُوعَاتِ الْمُحَرَّفَاتِ وَذِكْرُهُمْ  
الضَّلَوَاتِ وَالِدَّعْوَاتِ الَّتِي عَدَّهَا  
الْحَدِيثُ نُونًا مِنَ الْمَوْضُوعَاتِ

اور وہ آفتیں جو ہمارے زمانے کے  
واعظوں کو پیش آتی ہیں سو ان میں سے ایک  
عدم تمیز ہے درمیان موضوعات اور غیر موضوعات  
کے بلکہ غالب کلام ان کا موضوعات اور  
محرفات ہیں اور مذکور کرنا ان کا ان نمازوں  
اور دعاؤں کو جن کو اہل حدیث نے موضوعات  
میں شمار کیا ہے۔

ف سبب سبب یہ ہے کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سند نہیں کیا اور شوق ہوا و اعظاؤن  
کا جو روایت اور فقہ کسی کتاب میں عوام فریب پایا اسکو بے تمیزی سے ذکر کر دیا حالانکہ حدیث صحیح میں ثابت  
ہے کہ جو عمداً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھے گا وہ تہنی ہے۔

۱۵ لیکن شارحین حدیث نے یہ دکھا ہے کہ یہ تکرار کلام ہنتم الشان میں ہوتی تھی نہ ہر کلام  
میں ۱۲ نواب قطب الدین خان مرحوم۔



مترجم کہتا ہے کہ اہل ایمان پر واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت نہ کرے اور سوائے اہل حدیث کی کتابوں مشہور کے ہر کتاب سے حدیث نقل نہ کرے اس واسطے کہ خود بھوٹ باندھنا یا جھوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونوں برابر ہیں عذاب میں۔

اور ازاں جملہ بمبالغہ ذکر کرنا  
واعظوں کا کسی شے میں ترغیب اور  
ترہیب سے۔

وَمِنْهَا مَبَالِغُهُمْ  
فِي شَيْءٍ مِّنَ التَّرْغِيبِ  
وَالتَّرْهِيْبِ۔

ف۔ چنانچہ یوں کہنا کہ اگر دو رکعت فلانی فلانی سورۃ سے فلانے دن اور فلانی ساعت میں پڑھے تو تمام عمر کی قضاے نماز کا عذاب دور ہو جاتا ہے یا جو کوئی بھنگ پیے اُس نے گویا اپنی ماں سے کعبہ معظمہ میں فعل بد کیا حق تعالیٰ بے تمیزی اور بے احتیاطی اور افترا پر دازی سے اپنی پناہ میں رکھے آمین۔

اور ازاں جملہ قصہ کر بلا اور وفات کی قصہ خوانی  
اور اُس کے سوائے اور موسموں میں قصہ گوئی  
اور اُن میں خطبہ گوئی کرنا۔

وَمِنْهَا قَصَصُهُمْ قِصَّةَ  
كُرْبَلَاءٍ وَالتَّوْفَاةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ  
وَخَطْبُهُمْ فِيْهَا۔

ف۔ اس واسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ میں نہ تھا اور روایات موضوعہ اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہے بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ تیار ہوتا ہے تارقیت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا اٹا زمانہ ہو گیا ہے کہ اگر نماز نہ پڑھے اور فرائض ایمانیہ کو نہ ادا کرے اور مساجد میں جمعہ اور جماعت کے واسطے نہ حاضر ہو کوئی اُس پر طعن اور تشنیع نہیں کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری میں نہ جاوے اور ان کے بدعات میں نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہے بلکہ اُس کے ایمان میں حصر آتا ہے کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہلبیت ہے۔ شعر

بریدہ زاصل کار و پیوستہ بفرع  
کم معتقد خدا و بسیار بشرع



## گیارہویں فصل

## سلسلہ طریقت حضرت مصنف کا بیان

اس فصل میں مصنف قدس سرہ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہے۔

ہماری صحبت اور طریقت اور سلوک کے آداب کو سیکھنا متصل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح مشہور اور متصل سند کیسا یعنی مصنف سے تا مبدی رسالت بیچ میں کوئی واسطہ منقطع نہیں اگرچہ تعین ان آداب کا اور تقریر ان اشغال کا ثابت نہیں۔

صَحْبَتُنَا وَتَعَلُّمُنَا لِأَدَابِ الطَّرِيقَةِ  
وَالسُّلُوكِ مُتَّصِلَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ  
الصَّحِيحِ الْمُسْتَفِيزِ الْمُتَّصِلِ وَإِنْ  
لَمْ يُثَبِّتْ تَعَيُّنُ الْأَدَابِ وَلَا تِلْكَ  
الْأَشْغَالِ۔

یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کے اتصال تفصیلی نہیں بلکہ اجمالی ہے۔

تو بندہ ضعیف دلی اللہ نے کہ حق تعالیٰ اُس سے عفو کرے اور اُس کو اس کے سلف صالحین کے ساتھ ملادے زمانہ دراز صحبت رکھی اپنے والد شیخ اجل عبدالرحیم کی خدرا رضی ہو ان سے اور ان کو راضی کرے اور ان سے علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کے سیکھے اور ان سے کرامات دیکھے اور مشکلات پوچھے اور ان سے اکثر فوائد طریقت اور حقیقت کے سنے اور جو ان پر ان کے مرشدوں پر واقعات اور حالات اور کرامات گزرے ان سے سموع

فَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ وَبِإِذْنِ اللَّهِ عَفَا  
اللَّهُ عَنْهُ وَالْحَقُّ بِسَلْفِهِ الصَّالِحِينَ  
صَحِبَ أَبَا الشَّيْخِ الْأَجَلِّ عَبْدِ الرَّحِيمِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ دَهْرًا طَوِيلًا  
وَتَعَلَّمَ مِنْهُ الْعُلُومَ الظَّاهِرَةَ وَتَأَدَّبَ  
عَلَيْهِ بِأَدَابِ الطَّرِيقَةِ وَرَأَى مِنْهُ  
الْكَرَامَاتِ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمَشْكَالَاتِ  
وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِيرًا مِنْ فَوَائِدِ الطَّرِيقَةِ  
وَالْحَقِيقَةِ وَمَا جَزَى عَلَيْهِ وَعَلَى  
شُبُوحِهَا مِنَ الْوَاقِعَاتِ وَالْأَحْوَالِ



وَالْكَرَامَاتِ جَزَاةَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ عَنْهُ  
وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِيدِيهِ خَيْرًا -  
وَصَحْبٍ هُوَ شَيْخُ خَاكِشِيرًا  
أَجَلُهُمْ ثَلَاثَةٌ أَوْ لَهُمْ خُوجَاهُ  
خُرْدٌ صَحْبِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ السَّرْهَنْدِيِّ  
وَالشَّيْخِ الْهَدَاذِ وَخُوجَاهُ حُسَامَ  
الدِّينِ صَحْبِيُوا خُوجَاهُ مُحَمَّدَ بَاتِي  
وَتَانِيَهُمُ السَّيِّدُ عَبْدُ اللَّهِ صَحْبِ  
الشَّيْخِ آدَمَ ابْنِ نُورِيِّ صَحْبِ الشَّيْخِ  
أَحْمَدَ السَّرْهَنْدِيِّ صَحْبِ خُوجَاهُ  
مُحَمَّدُ بَاتِي وَتَالِيَهُمُ الْخَلِيفَةُ  
أَبُو الْقَاسِمِ صَحْبِ مُلَاوَلِي مُحَمَّدِ  
صَحْبِ الْأَمِيرِ أَبِي الْعَلَاءِ -

ہوئے اللہ سبحانہ مؤلف اور باقی ان کے  
مستفیدوں کی طرف سے ان کو نیک بدلہ دے۔  
اور شیخ عبدالرحیم بہت مرشدوں کی  
صحبت میں رہے بزرگ تران میں سے تین مرشد  
ہیں اول ان میں خواجہ خرد میں جو شیخ احمد  
سرنہندی اور شیخ الہداد اور خواجہ حسام الدین  
کی صحبت میں رہے اور تینوں خواجہ محمد باقی  
کی صحبت میں رہے اور دوسرے مرشد شیخ  
عبدالرحیم کے سید عبداللہ میں جو شیخ آدم بنوری  
کی صحبت میں رہے اور وہ شیخ احمد سرنہندی  
کی صحبت میں رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی  
صحبت میں رہے اور تیسرے خلیفہ ابوالقاسم ہیں وہ  
ملاولی محمد کی صحبت میں رہے۔

ف۔ سرنہ شہر لاہور کے قریب اور بنور بروزن تنور قصبہ ہے سرنہ کے توابع سے۔

پھر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنکی

کی صحبت میں رہے وہ اپنے باپ مولانا  
درولیش محمد کی صحبت میں رہے وہ مولانا  
محمد زاہد کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ  
احرار کی صحبت میں رہے اور امیر ابوالعلا  
امیر عبداللہ کی صحبت میں رہے وہ امیر بھٹی  
کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبدالحق کی  
صحبت میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور  
کی صحبت میں رہے۔

ثُمَّ الْخُوجَاهُ مُحَمَّدَ بَاتِي  
صَحْبِ خُوجَاهُ مُحَمَّدِ أَمْكَنِي  
صَحْبِ أَبِي آدَمَ ابْنِ نُورِيِّ  
صَحْبِ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ ذَرْوَيْشِ  
صَحْبِ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ زَاهِدِ  
صَحْبِ خُوجَاهِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَحْرَارِ  
وَالْأَمِيرِ أَبِي الْعَلَاءِ صَحْبِ الْأَمِيرِ  
عَبْدِ اللَّهِ صَحْبِ الْأَمِيرِ بَهْتِي صَحْبِ  
خُوجَاهِ عَبْدِ الْحَقِّ صَحْبِ خُوجَاهِ  
عَبِيدِ اللَّهِ الْأَحْرَارِ الْمَذْكُورِ -



اور خواجہ احرار نے بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی ان میں سے مولانا یعقوب چرخئی اور خواجہ علار الدین نجدوانی ہیں وہ دونوں خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب چرخئی خواجہ علار الدین عطار کی بھی صحبت میں رہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علار الدین خواجہ محمد پارسا کی صحبت میں رہے اور دونوں یعنی عطار اور پارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدوں سے ہیں۔

وَالْخُوَاَجَةُ اَحْرَارُ صَحْبِ  
تُشِيُوْخًا كَثِيْرِيْنَ مِنْهُمْ مَوْلَانَا  
يَعْقُوْبُ الْچِرْخِيْ وَخُوَاَجَةُ عَلَاءُ  
الدِّيْنِ الْعِجْدَاوَانِي صَحْبًا  
خُوَاَجَةُ نَقْشِبَنْدِ بِلَاوَا سَطِيْ  
صَحِيْحَتِ الْاَوَّلِ اَيْضًا خُوَاَجَةُ  
عَلَاءُ الدِّيْنِ عَطَّارُ وَالثَّانِي  
خُوَاَجَةُ مُحَمَّدٍ پَارِسَاوَهُمَا مِنْ  
كِبَارِ اصْحَابِ خُوَاَجَةِ نَقْشِبَنْدِ۔

ف۔ چرخ قریب ہے غزنی کے توابع سے اور نجدوان بکسرغین معجمہ ایک موضع ہے بخارا کے توابع سے اور نقشبند کخاب یاف کو کہتے ہیں خواجہ نقشبند اور ان کے والد یہی پیشہ کرتے تھے۔

اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت میں رہے بزرگتر ان میں خواجہ محمد بابا سماسی اور ان کے خلیفہ امیر سید کلال اور خواجہ محمد بابا سماسی خواجہ علی رامیتنی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عارف ریوگری کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبدالحق نجدوانی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت میں رہے۔

وَالْخُوَاَجَةُ نَقْشِبَنْدِ صَحْبِ  
تُشِيُوْخًا كَثِيْرِيْنَ اَجَلُّهُمْ خُوَاَجَةُ  
مُحَمَّدٍ بَابَا سَمَّاسِي وَخَلِيْفَتُهُ  
الْاَمِيْرُ سَيِّدُ كَلَالُ وَالْخُوَاَجَةُ  
مُحَمَّدُ صَحْبِ خُوَاَجَةُ عَلِي  
رَامِيْتِنِي صَحْبِ خُوَاَجَةُ مُحَمَّدِ  
اَبَا الْخَيْرِ الْفَغْنَوِي صَحْبِ خُوَاَجَةُ  
عَارِفِ رِيُوْكَرِي صَحْبِ خُوَاَجَةُ  
عَبْدِ الْحَقِّ الْعِجْدَاوَانِي صَحْبِ  
خُوَاَجَةُ يُوْسُفَ الْهَمْدَانِي



صَحْبِ عَلِيِّ بْنِ الْفَارُصِدِيِّ -

ف۔ ستماس بفتح سین و تشدید میم قریب ہے طوس کے توابع سے اور رامتین قصبہ ہے بخارا کے توابع سے اور فغنه بفتح فاد سکون غین معجمہ قریب ہے بخارا کے توابع سے اور ریوگر یکسر رائے مہملہ قریب ہے بخارا کے مضافات سے اور فارمد قریب ہے طوس کے توابع سے۔

علی فارمدی بہت مشائخ کی صحبت میں رہے بزرگتر ان میں سے دو ہیں ایک امام ابوالقاسم قشیری وہ ابوعلی دقاق کی صحبت میں رہے وہ ابوالقاسم نصر آبادی اور ابوالحسن حضرمی کی صحبت میں اور دونوں یعنی نصر آبادی اور حضرمی شبلی کی صحبت میں رہے وہ سید الطائفہ جنید بغدادی کی صحبت میں رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابوالقاسم کزکاتی ہیں جو ابوعثمان مغربی کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی کاتب کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی رودبار کی صحبت میں رہے وہ جنید بغدادی کی صحبت میں رہے۔

صَحْبِ شُبُوحًا كَثِيرِينَ  
أَجَلَّهُمْ اثْنَانِ أَحَدُهُمَا الْإِمَامُ  
أَبُو الْقَاسِمِ الْقَشِيرِيُّ صَحْبِ أَبِي  
عَلِيِّ بْنِ لَدَّاقٍ صَحْبِ أَبِي الْقَاسِمِ  
النَّصْرِ أَبِي دِيٍّ وَأَبُو الْحُسَيْنِ  
الْحَضْرَمِيِّ صَحْبِ الشُّبُلِيِّ صَحْبِ  
سَيِّدِ الطَّائِفَةِ الْجُنَيْدِ  
الْبَغْدَادِيِّ وَالثَّانِي خُوجَا  
أَبُو الْقَاسِمِ الْكُرْكَاتِيِّ صَحْبِ  
أَبِیْ عَثْمَانَ الْمَغْرِبِيِّ صَحْبِ أَبِي عَلِيٍّ  
بِالنُّكَاتِبِ صَحْبِ أَبِي عَلِيٍّ الرَّوْدُبَارِيِّ  
صَحْبِ جُنَيْدِ بْنِ الْبَغْدَادِيِّ -

ف۔ ابوالقاسم قشیری رسالہ قشیریہ کے مصنف ہیں جو حقیقت ولایت اور ادب اللہ کے بیان میں نہایت عمدہ کتاب ہے قشیر قبیلہ ہے عرب کا اور دقاق بفتح دال و تشدید قاف ہے اور کرگان بضم کاف عربی و تشدید رائے مہملہ و کاف عجمی ایک گانوں کا نام ہے اور رودباری منسوب بنا جیہ کہ ان کے آبار کا منشا تھا۔

اور جنید بغدادی اپنے ماموں لہ سری سقطی

وَالْجُنَيْدِ الْبَغْدَادِيِّ صَحْبِ

لہ سری بفتح اول و سرتانی و بایں تختانی مشدود بمعنی جو امر دوسرے دار و سقطی یعنی پارچہ فروش کہ جس کو پارچہ



خَالِئًا سِرِّي السَّقَطِيَّ صَحْبٍ  
 مَعْرُوفٍ الْكَرْخِيَّ صَحْبٍ شُبُوحًا  
 كَثِيرِينَ أَجَلَهُمْ اثْنَانِ أَحَدُهُمَا  
 الْإِمَامُ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرَّضِيِّ صَحْبٍ  
 أَبَاكَ الْإِمَامَ مُوسَى الْكَاطِمَ  
 صَحْبٍ أَبَاكَ الْإِمَامَ جَعْفَرَ  
 الصَّادِقَ صَحْبٍ أَبَاكَ الْإِمَامَ  
 مُحَمَّدَ بْنَ الْبَاقِرِ صَحْبٍ أَبَاكَ  
 الْإِمَامَ زَيْنَ الْعَابِدِ بْنِ صَحْبٍ  
 أَبَاكَ الْإِمَامَ حُسَيْنَ صَحْبٍ أَبَاكَ  
 أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي  
 طَالِبٍ صَحْبٍ سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
 تَابِعِيَهُمَا دَاوُدَ الطَّائِيَّ صَحْبٍ  
 فَضِيلًا وَجَيْبَ الْعَجْمِيِّ وَذَ النُّونِ  
 صَحْبًا شُبُوحًا كَثِيرِينَ مِنْ  
 التَّابِعِينَ وَتَبَعِيَهُمْ أَجَلَهُمْ  
 الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ صَحْبٍ أَهْلُ لَاءِ  
 أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَنَسُ خَادِمُ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَحَافِظُ سُنَّتِهِ فَهَذِهِ سِلْسِلَةُ  
 الصُّحْبَةِ لِأَنَّكَ فِي صَحَّتِهَا وَإِصَالِهَا-

کی صحبت میں رہے وہ معروف کرخی کی  
 صحبت میں رہے اور معروف کرخی بہت مشہور  
 کی صحبت میں رہے بزرگ تزان میں دو مشد  
 ہیں ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا ہیں وہ  
 اپنے والد امام موسیٰ کاظم کی صحبت میں رہے  
 وہ اپنے والد امام جعفر صادق کی صحبت میں  
 رہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت  
 میں رہے وہ اپنے والد امام زین العابدین  
 کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام حسین  
 کی صحبت میں رہے۔ وہ اپنے والد امیر المؤمنین  
 علی بن ابی طالب کی صحبت میں رہے وہ سید  
 المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں  
 رہے اور معروف کرخی کے دوسرے مشد  
 داؤد طائی ہیں جو فضیل عیاض اور حبیب  
 عجمی اور ذوالنون مصری کی صحبت میں رہے  
 اور تابعینوں حضرات تابعین اور تبع تابعین  
 میں سے بہت بزرگوں کی صحبت میں رہے  
 بزرگ تزان میں سے حسن بصری ہیں اور  
 یہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت میں رہے  
 ان میں سے انس بن مالک ہیں جو خادم تھے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے  
 احادیث کے حافظ تو یہ سلسلہ ہے صحبت کا اسکی  
 صحت اور اتصال میں کچھ شک نہیں۔



ف۔ مولانا نے فرمایا کہ میں نے حضرت ولی نعمت یعنی مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابوعلی فارمدی کو کہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں اس رسالے میں کیوں نہ ذکر کیا فرمایا کہ یہ نسبت ادبیت کی ہے یعنی روحی فیض ہے اور اس رسالے میں غرض یہ ہے کہ نسبت صحت کی من وعن عالم شہادت میں جو ثابت ہے مذکور ہو ولیکن ادبیت کی نسبت قوی اور صحیح ہے شیخ ابوعلی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہے ان کو بایزید بسطامی کی روحانیت سے اور ان کو امام جعفر صادقؑ کی روحانیت سے تربیت ہے چنانچہ رسالہ قدسیہ میں خواجہ محمد یار سا علیہ الرحمۃ نے مذکور کیا۔

اور امام جعفر صادقؑ کو انتساب ہے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیقؓ کی طرف بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہے سلمان قاری سے ان کو ابی بکر صدیقؓ سے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

اور ہمارے اور بھی سلاسل ہیں جن کے بعض میں بنا برصحت کے اتصال ہے اور بعض میں بنا بربعیت یا خرقہ پوشی کے تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ لیا اپنے والد شیخ عبدالرحیم سے انھوں نے سید عبداللہ سے انھوں نے شیخ آدم بنوری سے انھوں نے شیخ احمد سرہندی سے انھوں نے اپنے والد شیخ عبدالاحد سے انھوں نے شاہ کمال سے۔

وَلِلَّهِ مَا جَعَفَرِنَ لَصَادِقِ  
 اَيْضًا اِنْتِسَابُ اِلَى جَدِّهِ اَبِي اَمِيْرِ  
 الْقَاسِمِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ  
 عَنْ سَلْمَانَ الْقَارِيَّ عَنْ اَبِي  
 بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ -  
 وَمِنْهَا سَلَسِلٌ اٰخَرَى  
 الَّتِي تَصَالُ فِي طَرَفٍ مِنْهَا بِالصُّحْبَةِ  
 وَفِي طَرَفٍ بِالْبَيْعَةِ اَوْ الْخُرْقَةِ  
 وَاللّٰهُ اَعْلَمُ فَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ  
 وَاَلِيُّ اللّٰهِ اَخَذَ الطَّرِيقَةَ عَنْ  
 اَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنِ  
 السَّيِّدِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّيْخِ  
 اَدَمَ عَنِ الشَّيْخِ اَحْمَدَ السُّوَهَيْدِيِّ  
 عَنْ اَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنِ  
 شَاهِ كَمَالٍ -



سند سلسلہ قادریہ | اَوْ اَيْضًا عَنْ  
 شَيْخِ سَيِّدِ كَمَالٍ كَمَالٍ لِمَدْكَوْرٍ عَنِ السَّيِّدِ  
 فَضِيلٍ عَنِ السَّيِّدِ كَدَّارِ حَمْنٍ  
 عَنِ السَّيِّدِ شَمْسِ الدِّينِ عَارِفٍ  
 عَنِ السَّيِّدِ كَدَّارِ حَمْنِ بْنِ أَبِي  
 الْحَسَنِ عَنِ شَمْسِ الدِّينِ  
 الصَّخْرَائِيِّ عَنِ السَّيِّدِ عَقِيلٍ عَنِ  
 السَّيِّدِ بَهَاءِ الدِّينِ عَنِ السَّيِّدِ  
 عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنِ السَّيِّدِ شَرَفِ  
 الدِّينِ قَتَالٍ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ  
 عَنِ أَبِيهِ اِمَامِ الطَّرِيقِ أَبِي مُحَمَّدٍ  
 عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ عَنِ أَبِي سَعِيدٍ  
 الْمُخَرَّمِيِّ عَنِ أَبِي الْحَسَنِ الْقَرْنَبِيِّ  
 عَنِ أَبِي الْفَرَجِ الطَّرْطُوسِيِّ  
 عَنِ أَبِي الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ  
 التَّمِيمِيِّ عَنِ أَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
 التَّمِيمِيِّ عَنِ أَبِي بَكْرٍ الشَّيْبَانِيِّ  
 بِسَنَدِهِ الْمَذْكُورِ۔

اور شیخ احمد سرہندی کو شیخ سکندر  
 سے بھی طریقہ ملا اور ان کو اپنے دادا شیخ  
 کمال مذکور سے ان کو سید فضیل سے ان  
 کو سید گدار حمن سے ان کو سید شمس الدین  
 عارف سے ان کو سید گدار حمن بن ابوالحسن  
 سے ان کو شمس الدین صحرانی سے ان کو سید  
 عقیل سے ان کو سید بہار الدین سے ان  
 کو سید عبدالوہاب سے ان کو سید شرف الدین  
 قتال سے ان کو سید عبدالرزاق سے ان  
 کو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبدالقادر  
 جیلانی سے ان کو ابو سعید مخرمی سے ان  
 کو ابوالحسن قرشی سے ان کو ابوالفرح طرطوسی  
 سے ان کو ابوالفضل عبدالواحد تمیمی سے  
 ان کو اپنے باپ شیخ عبدالعزیز تمیمی سے  
 ان کو ابوبکر شبلی سے ان کو اس سند سے  
 جو قبل اس کے مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی  
 سے تا شاہ ولایت علی مرتضیٰ رض۔

ف۔ اور شرف الدین کا لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کی ریاضت کے محترم

بضم میم و تشدید رائے ہملہ مشدودہ مفتوحہ بغداد کا ایک کوچہ ہے۔

اور بھی ہمارے مرشد شاہ عبدالرحیم  
 ادب آسوز ہوئے اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد

وَ اَيْضًا تَادَبَ شَيْخُنَا  
 عَبْدُ الرَّحِيمِ عَلَى رُوحِ جَدِّهِ لِامِّهِ



الشَّيْخِ رَفِيعِ الدِّينِ مُحَمَّدٍ وَ  
 أَجَازَكَ قَبْلَ أَنْ يُؤَلَّدَ بِسِنِينَ  
 بِطَرِيقِ خَرَقِ الْعَادَةِ عَنْ أَبِيهَا  
 قُطْبِ الْعَالِمِ عَنْ نَجْمِ الْحَقِّ  
 جَائِدًا عَنْ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

کی روح سے اور انھوں نے اُن کو اجازت  
 طریقت دی اُن کے پیدا ہونے سے چند  
 سال کے پہلے بطریق کرامت کے اور شیخ  
 رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم  
 سے اور اُن کو نجم الحق چائیدہ سے اُن کو  
 شیخ عبدالعزیز سے۔

جو رسالہ عزیز یہ کے مصنف ہیں۔

وَلَمْ تُطْرُقْ أُخْرَى أَجَازَكَ  
 السَّيِّدُ عَظَمَتْهُ اللَّهُ الْأَكْبَرُ أَبَادِي  
 عَنْ أَنَايَسِ بْنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
 عَنْ قَاضِي خَانَ يَوْسُفَ النَّاصِحِي  
 عَنْ حَسَنِ بْنِ طَاهِرٍ عَنْ سَيِّدِ  
 رَاجِي حَامِدُ شَاهِ عَنْ الشَّيْخِ  
 حَسَامِ الدِّينِ الْمَانِكِ بُورِي  
 عَنْ خُوجَايَا نُورِ قُطْبِ الْعَالِمِ  
 عَنْ أَبِي عَلَاءِ الْحَقِّ بْنِ أَسْعَدَ  
 اللَّهُ هُوَرِيَّ الْبُنْكَالِيَّ عَنْ أَخِي  
 سِرَاجِ عُمَانَ الْأَوْدِي عَنِ  
 الشَّيْخِ نِظَامِ الدِّينِ أَوْلِيَا عَنِ  
 الشَّيْخِ فَرِيدِ الدِّينِ كَنْجِ شَكْرُ  
 عَنْ خُوجَايَا قُطْبِ الدِّينِ بَخْتِيَارِ  
 كَالِي عَنْ خُوجَايَا مُعِينِ الدِّينِ  
 اسْتَجْرِي عَنْ خُوجَايَا عُمَانَ هَارُونِي

اور شیخ عبدالرحیم کے اور بھی  
 طرق ہیں ان کو اجازت دی سید عظمت  
 اللہ اکبر آبادی نے ان کو سند حاصل ہے  
 اپنے باپ دادوں سے اُن کو شیخ عبدالعزیز  
 سے اُن کو قاضی خان یوسف ناصحی سے  
 اُن کو حسن بن طاہر سے اُن کو سید راجی  
 حامد شاہ سے اُن کو شیخ حسام الدین مانک  
 پوری سے اُن کو خواجہ نور قطب عالم سے  
 اُن کو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے  
 جو اصل میں لاہوری ہیں اور مسکن میں بنگالی  
 اُن کو اخئی سراج عثمان اودھی سے اُن کو  
 سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے  
 اُن کو شیخ فرید الدین گنج شکر سے اُن کو  
 خواجہ قطب الدین بختیار کالی سے اُن کو  
 خواجہ معین الدین سنجر یعنی سیستانی  
 سے اُن کو خواجہ عثمان ہارونی سے اُن کو



حاجی شریف زندی سے اُن کو خواجہ  
 موردِ چشتی سے اُن کو اپنے والد خواجہ محمد  
 بن سمعان چشتی سے اُن کو اپنے ماموں خواجہ  
 محمد چشتی سے اُن کو اپنے والد خواجہ ابوالحمزہ  
 چشتی سے اُن کو خواجہ ابواسحق شامی سے  
 اُن کو ممشاد علودینوری سے اُن کو ابوہبیرہ  
 بصری سے اُن کو حذیفہ مرعشی سے اُن کو  
 ابراہیم بن ادھم سے اُن کو فضیل بن  
 عیاض سے اُن کو عبدالواحد بن زید سے  
 اُن کو حسن بصری سے ان کو امیر المؤمنین  
 علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اُن کو  
 سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سے۔

عَنْ حَاجِي شَرِيفِ الزَّنْدِي عَنِ  
 خُوجَاةٍ مَوْرُوْدٍ چِشْتِي عَنِ اَبِيهِ  
 خُوجَاةٍ يُوْسُفِ بْنِ مُحَمَّدِ  
 بْنِ سَمْعَانَ چِشْتِي عَنِ خَالِهِ  
 خُوجَاةٍ مُحَمَّدِ چِشْتِي عَنِ  
 اَبِيهِ خُوجَاةٍ اَبِي اَحْمَدِ چِشْتِي  
 عَنِ خُوجَاةٍ اَبِي اسْحَقِ الشَّامِي  
 عَنِ مَمَشَادِ عَلُوْدِ يَنْوُرِي عَنِ  
 اَبِي هُبَيْرَةَ الْبَصْرِي عَنِ حَذِيْفَةَ  
 الْمُرْعَشِي عَنِ اِبْرَاهِيْمِ بْنِ اَدْهَمِ  
 عَنِ فَضِيْلِ بْنِ عِيَاضِ عَنِ  
 عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدِ عَنِ  
 الْحَسَنِ الْبَصْرِي عَنِ عَلِي رَاضِي  
 اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ سَيِّدِ  
 الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا مانک پور پورب میں ایک قصبہ ہے آلہ آباد کے قریب  
 اور اودھ ایک شہر ہے پورب میں جس کو اب قیض آباد کہتے ہیں اور سنجری بکسر سین  
 مہملہ و سکون جیم وزائے معجم منسوب ہے سجستان کی طرف جو معرب ہے سیستان کا  
 اور ہر چند اولیا جمع ہے ولی کی لیکن حضرت نظام الدین کا اس واسطے لقب ہو گیا  
 کہ ایک ولی اولیائے کثیر کے مانند ہے چنانچہ قرآن مجید میں ابراہیم علیہ السلام کو  
 اُمت فرمایا اور اس کی مثالیں بہت ہیں جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہے اور  
 کعب کا اجار اور زندہ ایک پرگنہ ہے بخارا کے سات پرگنوں میں سے اور



ہارون قریب ہے زندہ سے ادھ کو س پر اور چشت شہر ہے درہ کوہ میں واقع ہے  
دو منزل ہرات سے اور اب اُس کو شاقلان کہتے ہیں اور مرعش ایک شہر ہے شام  
کے توابع سے۔

اور میرے والد مرشد ادب آموز  
طریقیت کے ہوئے بحسب باطن کے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی باطن طریق کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں  
دیکھا سو ان سے بیعت کی اور آپ نے  
اُن کو نفی اور اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت  
ذکر یا پیغمبر سے بھی علیہ الصلوٰۃ والسلام  
ادب آموز ہوئے کہ اسم ذات کی اٹھوں نے  
تعلیم فرمائی۔

اور بھی والد مرشد نے فیض پایا ائمہ  
طریقیت کی ارواح سے یعنی شیخ ابو محمد  
عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہار الدین محمد  
نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن چشتی  
کی روح سے اور اُن کو خواب میں دیکھا اور  
اُن سے اجازت لی اور ہر بزرگ کی نسبت  
اُن سے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جس کا  
فیض ہوا اُن حضرات کی طرف سے اُن کے  
دل پر اور حضرت والد ہم سے اُس کی حکایت  
بیان فرماتے تھے حق تعالیٰ اُن سے اور اُن  
حضرات سب سے راضی ہو۔

وَنَادَى سَيِّدِي الْوَالِدَ اَيْضًا  
بِحَسْبِ الْبَاطِنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ  
ذٰلِكَ اَنَّكَ رَاَا كُنِي مُبَشِّرًا قَبَا لِعَمَّا  
وَعَلَّمَهُ النَّفِي وَاِلٰثْبَاتٍ وَّ  
اَيْضًا مِنْ زَكَرِيَّا النَّبِيِّ عَلَيْهِ  
الصَّلٰوَةُ وَاِسْلَامُ فَاِنَّهُ عَلَّمَهُ  
اَسْمَ الدَّاتِ۔

وَاَيْضًا مِنْ رُوْحِ الْاَيْمَتِ الشَّيْخِ  
اَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِي  
وَالْخَوَاجَةِ بَهَاءِ الدِّينِ مُحَمَّدٍ  
نَقْشِبَنْدٍ وَاَلْخَوَاجَةِ مُعِيْنِ الدِّينِ  
بْنِ الْحَسَنِ الْجُشْتِي وَاِنَّهُ رَاَهُمْ  
وَآخَذَ مِنْهُمْ الْاِجَازَةَ وَاَعْرَفَ  
نَسْبَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلٰى  
حِدِّ نَهَا مِمَّا فَاضَ مِنْهُمْ عَلٰى  
قَلْبِهَا وَاَنَّ يَحْكِي لَنَا حِكَايَتَهَا  
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ



وَأَمَّا الْعُلُومُ الظَّاهِرَةُ مِنَ  
التَّفْسِيرِ وَالْحَدِيثِ وَالفِقْهِ  
وَالْعَقَائِدِ وَالتَّحْوِ وَالصَّرْفِ  
وَالكَلَامِ وَالْأُصُولِ وَالمَنْطِقِ فَقَدْ  
تَعَلَّمْنَا مِنْ سَيِّدِي الْوَالِدِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ قَرَأَ صِغَارًا كُتِبَ  
عَلَى أَخِيهِ أَبِي الرِّضَى مُحَمَّدٍ  
وَالكِبَارَ مِنْهَا عَلَى أَمِيرِ زَاهِدِ  
النُّهْرِيِّ صَاحِبِ الْكُوشَى  
المَشْهُورَةِ عَنْ مِيرِزَا فَاضِلٍ  
عَنْ مَلَا يُوسُفَ الكُوشِيِّ عَنِ مِيرِزَا  
جَانٍ وَغَيْرِهِ عَنِ الْمُحَقِّقِ مَلَا جَلَالِ  
الدَّوَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ اسْعَدَ وَغَيْرِهِ  
عَنْ تَلَامِيذِهِ الْعُلَمَاءِ التَّفْتَالِي  
وَ الْعُلَمَاءِ الشَّرِيفِ الْجُرْجَانِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

اور علوم ظاہرہ منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ  
اور عقائد اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول  
اور منطق کے سوا ان کو ہم نے پڑھا اپنے مرشد  
والد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے چھوٹی کتابیں  
اپنے بھائی ابوالرضا محمد سے پڑھیں اور بڑی  
کتابیں امیرزا ہدیٰ ہروی سے پڑھیں جو مصنف  
ہیں حواشی مشہور درسیہ کے اور امیرزا ہدیٰ نے  
میرزا فاضل سے انھوں نے ملا یوسف کو بیج  
سے انھوں نے میرزا جان وغیرہ سے انھوں نے  
محقق ملا جلال روانی سے انھوں نے اپنے  
باپ اسعد وغیرہ تلامذہ علامہ تفتازانی اور  
علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ  
عنہم۔

ف۔ علامہ تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما میں مشہور اور معلوم  
ہے لہذا مصنف نے اس کو نہ ذکر فرمایا۔

اور مجھ کو اجازت دی مشکوٰۃ المصابیح  
اور صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی معتمد  
ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ  
عبدالاحد سے انھوں نے اپنے والد شیخ  
محمد سعید سے انھوں نے اپنے دادا شیخ

وَاجَازَتِي مِشْكُوٰةَ الْمُصَابِيحِ وَ  
صَحِيحَ الْبُخَارِيِّ وَغَيْرَهُ مِنَ الصَّحَاحِ  
السَّيِّدِ الثَّقَنِ الثَّبَاتِ حَاجِي مُحَمَّدِ  
أَفْضَلٍ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ  
أَبِي الشَّيْخِ مُحَمَّدِ سَعِيدٍ عَنِ



طریقیت شیخ احمد سرستدی سے اُن کی سند  
طویل مذکور ہے اُن کے مقامات اور تصانیف  
میں آدر یہ نامی ہے اُس مضمون کی جس کے  
لانے کا ہم نے اس رسالے میں ارادہ کیا  
تھا اور شکر ہے حق تعالیٰ کا ابتدا میں بھی  
اور انتہا میں بھی اور ظاہر میں بھی اور باطن  
میں بھی۔

جَدِّهِ شَيْخِ الطَّرِيقَةِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ  
السَّرْهِنْدِيِّ بِسِنْدِهِ الطَّوِيلِ  
الْمَذْكُورِ فِي مَقَامَاتِهِ وَهَذَا آخِرُ مَا  
أَرَدْنَا إِيْرَادَهُ فِي هَذِهِ الرَّسَالَةِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَوْلَاكَ وَآخِرًا وَظَاهِرًا  
وَبَاطِنًا۔

مترجم کہتا ہے الحمد للہ کہ اُس کے حسن توفیق سے ترجمہ قول الجلیل کا چوبیسویں  
ربیع الآخر ۱۲۶۱ھ ہجری (بارہ سو ساٹھ ہجری) میں پورا ہو گیا۔ حق تعالیٰ میری بھول چوک  
اور کج فہمی کو برکت ارواح طیبہ اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے اور اُن  
حضرات کے نور باطن سے میرے ظلمت کدرہ دل کو نورانی فرماوے آمین اور اہل اسلام  
کو اس ترجمے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ میں رکھے آمین ثم آمین۔

## خاتمة الطبع

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى نَوَالِهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَمَّا بَعْدُ يَهْ كِتَابِ  
فِيضِ انْتِسَابِ قَوْلِ الْجَمِيلِ تَصْنِيفِ طَيْفِ عَارِفِ كَامِلِ عَالِمِ فَاضِلِ مَوْلَانَا شَاهِ دَوْلِي النَّرِّ  
صَاحِبِ مَحْدَثِ دَهْلَوِي مَعَ تَرْجِمِهِ مَوْسُومِهِ بِشَفَارِ الْعَلِيلِ مَرْجَمِهِ مَوْلَوِي خَرَمِ عَلِي صَاحِبِ  
بَلْهَوَرِي مَرْحُومِ وَفَوَائِدِ مَوْلَانَا شَاهِ عِيدِ الْعَزِيزِي صَاحِبِ دَهْلَوِي وَحِوَاثِي مَوْلَاتَانِوَابِ قَطْبِ  
الدِّينِ خَالِ صَاحِبِ دَهْلَوِي۔

ایجوکیشنل پریس کراچی میں ۱۳۹۵ھ میں طبع ہوئی۔



حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے  
عالات، کرامات، ارشادات، تجربات اور عملیات کا نامدرمجوعہ

# کمالاتِ غزنی

(مجیدی)

مترجم مولوی طہیر الدین تیدا احمد

نبیرہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکی دنیاوی و آخروی حاجات پوری ہوں،  
تمام پریشانیوں سے نجات ملے، رزق میں برکت ہو اور اس زندگی میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو تو اس مشہور و معروف  
کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔

عکس طباعت، خوبصورت سرورق، قیمت

— ناشر: —

ایچ ایم سعید کمپنی اربنل پاکستان چوک کراچی